الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 20

جمعۃ المبارک 29/مارچ 2013ء

17/جمادی الاول 1434 ہجری قمری ۞ 29/امان 1392 ہجری شمسی

شمارہ 13

سجدہ میں دعا کی اہمیت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: انسان اپنے ربّ سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہو۔ اس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب ما یقول فی الرکوع و السجود)

پہلے تو صرف قادیان میں یہ جلسہ سالانہ ہوا کرتے تھے، لیکن آج دنیا کے ہر ملک میں یہ ٹریننگ کیمپ لگتا ہے جس میں مسیح محمدی کے ماننے والے اپنے اصلاحِ نفس کے لئے جمع ہوتے ہیں، اپنی اصلاح کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور آج یہ جلسہ یہاں فرانس میں اور قادیان میں دونوں جگہ ہو رہا ہے۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کا تذکرہ اور شاملین جلسہ کو اہم نصائح)

یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ احمدیت نے بڑھنا ہے اور پھولنا ہے اور پھلنا ہے انشاء اللہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے۔

آج جو ان ملکوں میں غیر پاکستانی احمدی ہیں یا مختلف قومیتوں کے احمدی ہیں، یہ آئندہ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہونے والوں کے لئے نمونہ بننے والے ہیں۔

اس لئے اُن کی نیک تربیت کریں، اُن سے تعلق بڑھائیں، اُن سے پیار و محبت کا سلوک کریں۔ اُن کے لئے نمونہ بنیں۔

ہندوستان میں بھی جو نئے احمدی ہوئے ہیں، گو وہ مالی لحاظ سے غریب لوگ ہیں لیکن اُن کے دل امیروں سے زیادہ روشن ہیں۔ اُن میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت کا جذبہ دوسروں سے زیادہ ہے، تبھی تو انہوں نے مسیح و مہدی کو مانا ہے، اُس پر ایمان لائے ہیں۔ اس لئے جو پرانے احمدی ہیں وہ اُن لوگوں سے بھی پیار اور محبت کا سلوک کریں۔

احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور حقیقی مسلمان ہیں اور اسلام کے جتنے بھی ارکان ہیں اُن پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل بھی کرتے ہیں، یقین بھی رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن آئے گا جب حج کیلئے بھی ایک احمدی امن سے سفر کر سکے گا۔

جماعت احمدیہ فرانس کے 13ویں جلسہ سالانہ اور قادیان کے 113ویں جلسہ سالانہ سے 26/دسمبر 2004ء کو احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام فرانس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست نشر ہوا۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک پاک جماعت کے قیام کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ ایسی جماعت جو حقوق اللہ کی ادائیگی کرنے والی بھی ہو اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والی بھی ہو۔ آپ مسلمانوں کے لئے بھی مسیح و مہدی بن کر آئے اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تاکہ تمام دنیا کے نیک فطرت لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیں جن کی تعلیم بھی صرف ایسی تعلیم ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی تعلیم بھی مکمل فرما دی ہے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی تعلیم کی بھی تکمیل فرما دی۔ گویا اب اس کے بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آئے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اور اب اس تعلیم کی تکمیل بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کے ذریعہ ہی دنیا میں ہونی ہے۔ اور آپ کی جماعت میں شامل لوگوں نے، احمدیوں نے ہی حقیقی عباد الرحمٰن بننا ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو متعدد بار مختلف رنگوں میں تلقین فرمائی کہ اپنے یہ معیار کس طرح بلند کرنے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہے یا اپنے مقامات میں بودوباش رکھتے ہیں، اس وصیّت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں، اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی اُن کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنج وقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔ اور کوئی زہریلا خمیر اُن کے وجود میں نہ رہے“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 220 اشتہار نمبر 191 اشتہار ”اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار“۔ شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

یعنی آپ نے اپنے ماننے والوں اور اپنی بیعت میں شامل لوگوں کو فرمایا کہ نری بیعت کر لینا یا بیعت کرنے کا دعویٰ کر دینا ہی کافی نہیں ہے۔ اگر تمہیں حقیقت میں مجھ سے تعلق ہے اور میری بیعت میں شامل ہوئے ہو تو یاد رکھو کہ بیعت کی غرض اور اس کا مقصد نیکیوں پر قائم رہنا، اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بننا اور پھر ان نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے میں ہے۔ یہی مقصد ہے۔ کسی بھی قسم کا فساد، دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش، بیہودہ کام تمہارے دماغ میں بھی نہ آئیں۔ نمازوں کی پابندی ہو۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض عبادت کرنا بتایا ہے تو اس عبادت کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں تبھی تم میری جماعت میں شامل ہونے والے کہلا سکتے ہو۔ کبھی تمہارے منہ سے غلط اور جھوٹی بات نہ نکلے۔ جھوٹ ایک ایسی بیماری ہے جو آہستہ آہستہ تمہیں دوسری بیماریوں میں، دوسرے گناہوں میں بھی مبتلا کر دے گی۔ بلکہ جھوٹ بولنے والے اور شرک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ پر رکھا ہے۔ اور ایک جگہ پر رکھ کر یہ بتا دیا کہ جھوٹ بولنے والے پھر اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ وہ پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بھی نہیں رہتے۔ اُس کے بھی شریک ٹھہرانے شروع کر دیتے ہیں۔ وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے بندوں میں شامل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہ اُس شرک کی وجہ سے شیطان کے بندوں میں شامل ہو جائیں گے۔ تو یہ ایک بہت بڑی بیماری ہے جس سے ہر احمدی کو پاک ہونا چاہئے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ذرا سی غلط بیانی سے کام لینا جھوٹ نہیں ہے۔ یہ اُن کی غلط فہمی ہے۔ ذرا سی بھی غلط بیانی کرنے کا مطلب یہی ہے کہ کیونکہ مجھے اپنے خدا پر ایمان نہیں ہے، مکمل یقین نہیں ہے اس لئے میں نے اپنے سر سے بلا ٹالنے کے لئے، مشکل کو ٹالنے کے لئے اس غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ تو یہی شرک کی طرف پہلا قدم ہے۔

پھر فرمایا کہ کسی کو برا بھلا بھی نہیں کہنا۔ کسی کو بھی اپنی زبان سے تکلیف نہیں پہنچانی۔ ہاتھ سے یا کسی عمل سے کسی کو نقصان نہیں پہنچانا۔ بلکہ ہاتھ سے نقصان پہنچانا تو دُور کی بات ہے، جیسا کہ مَیں نے کہا، اپنی زبان سے بھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچانی۔ ہر وقت تمہارے منہ سے خیر کا کلمہ ہی نکلنا چاہئے۔ اچھی بات ہی تمہارے منہ سے نکلنی چاہئے۔ کیونکہ تمہارا کسی بھی صورت میں کسی ایک شخص کو بھی تکلیف پہنچانا پوری انسانیت کو تکلیف پہنچانے کے برابر ہے۔ اس لئے اگر تمہیں میری بیعت کا دعویٰ ہے تو مکمل طور پر اپنے آپ کو ان باتوں سے پاک کرو۔

پھر فرمایا کہ کبھی بھی کسی قسم کی برائی تمہاری طرف سے کسی کے لئے نہیں ہونی چاہئے۔ تمہاری زندگی اتنی پاک اور صاف ہو کہ ہر کوئی یہ کہہ اُٹھے کہ یہ وہ پاک لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دعوی کے مطابق مسیح و مہدی کی بیعت کی اور واقعی ان میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔ یہ جو بڑی بڑی برائیاں کرنے والے تھے، ان میں تو اب چھوٹی چھوٹی برائیاں بھی نظر نہیں آتیں۔ اور پھر یہ نہیں کہ کسی کو تکلیف نہیں دینی، کسی کے خلاف کسی شرارت میں حصہ نہیں لینا، کسی پر ظلم نہیں کرنا، کسی فتنہ والی جگہ میں اُٹھنا بیٹھنا نہیں، ہر قسم کی ایسی سوسائٹی سے بچ کر رہنا ہے، بلکہ اعلیٰ معیار تب قائم ہوں گے جب کبھی یہ خیال بھی دل میں نہ آئے۔ اور اُس وقت بھی ایسی شرارتوں اور تکلیفوں کے کرنے کا خیال نہ آئے جب تمہیں کسی کی طرف سے یہ تکلیفیں پہنچیں اور تمہارے خلاف کوئی شرارت کرے تب بھی تمہیں بدلے کے طور پر اُن سے ویسی حرکتیں کرنے کا خیال نہ آئے اور ان تمام برائیوں کے کرنے یا اُن کا خیال آنے سے اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا ہے تاکہ تم حقیقت میں پاک دل کہلا سکو۔ ہر قسم کے شر سے پاک کہلا سکو، عاجز بندے کہلا سکو جو خدا تعالیٰ کی خاطر تمام برائیوں سے نہ صرف بچتے ہیں بلکہ برائی کا نیکی سے جواب دیتے ہیں۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے بلکہ اللہ کے حضور جھک کر فریاد کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے ماننے والوں سے اتنی بلند توقعات رکھی ہیں کہ فرمایا کہ بعض دفعہ صبر کر کر کے، تکلیفوں کو برداشت کر کے انسان تھک جاتا ہے اور پھر اُس برائی کا اُسی طرح جواب دینا چاہتا ہے۔ کبھی خیال آ ہی جاتا ہے کہ بدلہ لیا جائے۔ لیکن یاد رکھیں کہ قانون کو ہاتھ میں لینے کی تمہیں اجازت نہیں۔ ان خیالات کا معمولی سا ذرّہ بھی تمہارے اندر نہیں رہنا چاہئے جو تمہارے خیالات کو گندہ کر دے۔

تو یہ تعلیم ہے جو آپ نے بیشمار جگہوں پر دی اور اس پر سختی سے عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ لیکن انسانی نفسیات یہ ہے کہ صرف پڑھ کر یا اپنے ماحول میں رہ کر بعض دفعہ یہ باتیں سن کر بھی اُتنا اثر نہیں ہوتا، اس لئے ایک خاص قسم کی تربیت کے لئے ایک خاص ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جہاں مختلف جگہوں سے لوگ اکٹھے ہوں اور اپنے آپ کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کے لئے، عمل کرنے کے لئے، کوشش کرنے کے لئے جمع ہوں، مختلف طبقات کے لوگ ہوں، مختلف قومیتوں کے لوگ ہوں، مختلف قابلیت کے لوگ ہوں اور ہر ایک اس عزم سے اس جگہ جمع ہو کہ ہم نے اپنی تربیت کرنی ہے اور خدا تعالیٰ کے احکامات کو سننا ہے تو اُس ماحول کا زیادہ عرصے تک اثر رہتا ہے اور انسان اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ وقفے وقفے سے اُس کی یاد دہانی بھی ضروری ہے۔ اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے کہ یاد دہانی کرواتے رہو۔ بہرحال اس یاد دہانی کے لئے اور ایک پاکیزہ ماحول چند دن کے لئے پیدا کرنے کے لئے آپ نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا الٰہی منشاء کے تحت فیصلہ فرمایا۔ پہلے تو صرف قادیان میں یہ جلسہ سالانہ ہوا کرتے تھے، لیکن آج دنیا کے ہر ملک میں یہ ٹریننگ کیمپ لگتا ہے جس میں مسیح محمدی کے ماننے والے اپنے اصلاحِ نفس کے لئے جمع ہوتے ہیں، اپنی اصلاح کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور آج یہ جلسہ یہاں فرانس میں اور قادیان میں دونوں جگہ ہو رہا ہے۔ جماعت فرانس نے بڑی ہمت کی ہے کہ اس سردی کے موسم میں جلسہ کا انعقاد کروایا تاکہ اُن تاریخوں کے قریب ہو جائیں یا اُن تاریخوں میں جلسہ کر لیں جو ایک بڑے عرصہ سے جماعتی روایت کے مطابق قادیان اور ربوہ میں ہوتے تھے۔ تو بہرحال آپ کا مقصد اس جلسہ سے یہ تھا کہ ایک روحانی ماحول میں لوگ تربیت حاصل کریں اور پاک دل ہو کر ان جلسوں سے جائیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

”یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خوانخواہ التزام اس کا لازم ہے“۔ (یعنی میلوں کی طرح باقاعدگی رکھی جائے) ”بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیت اور حُسنِ ثمرات پر موقوف ہے“۔ (اگر تو اچھے پھل ملنے ہیں تو پھر ٹھیک ہے) ورنہ بغیر اس کے ہیچ“۔ (اس کے بغیر کوئی فائدہ نہیں) ”اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے، تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد کہ اس اجتماع سے نیک نتائج پیدا نہیں ہوتے، ایک معصیت اور طریقِ ضلالت اور بدعتِ شنیعہ ہے“۔ یعنی اس طرح اکٹھے ہونے سے اگر نیک نتیجے پیدا نہیں ہوتے تو پھر یہ گناہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا ”مَیں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبایعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ عِلّتِ غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں، اصلاحِ خلق اللہ ہے“۔ (یعنی میرا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی اصلاح ہے)۔ (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

تو آپ یہ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی شوق نہیں ہے کہ ضرور جلسہ ہو اور لوگ یہاں اکٹھے ہو جائیں۔ یہ کوئی میلہ تو نہیں ہے جس میں لوگ شور شرابے کے لئے، کھیل کود کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ یاد رکھو جو میری آمد کا مقصد ہے اگر جلسوں میں آ کر وہ نہیں سیکھتے اور اُس تعلیم پر عمل نہیں کرتے جو مَیں تمہیں دے رہا ہوں تو پھر یہاں آنا فضول ہے۔ جلسوں میں شامل ہونا فضول ہے۔ یہاں آنے کا تو تبھی فائدہ ہے جب اچھے اخلاق اور دینی تعلیم سیکھو۔ اگر یہ نہیں سیکھتے تو پھر جلسہ پر آنا سوائے گناہ اور گمراہی کے کچھ نہیں ہے۔ اور ایک فضول بدعت کے سوا کچھ بھی چیز نہیں۔ اس لئے مَیں نہیں چاہتا کہ جس طرح پیروں کی گدیوں پر لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یہاں قادیان میں اکٹھے ہوں۔

تو آج بھی جو یہاں فرانس کے جلسہ میں یا قادیان کے جلسہ میں جمع ہوئے ہیں، بڑی دُور دُور سے آئے ہیں، اس مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ اس تین دن کے ٹریننگ کیمپ سے فائدہ اُٹھانا ہے اور اپنی حالتوں کو تبدیل کرنا ہے۔ اگر نہیں تو جلسہ پر تمہارے آنے کا مقصد لاحاصل ہے۔ اُس کا کوئی فائدہ نہیں۔

پھر جلسہ کے بارے میں آپ ایک جگہ مزید فرماتے ہیں کہ:

”حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتہ توڈّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اِس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اُس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور اُن کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزّت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے“۔

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352-351)

یعنی اللہ کی خاطر، اللہ کی طرف سے آئی ہوئی تعلیم کی باتوں کو سننے کے لئے جلسوں پر آنا چاہئے اور یہی مقصد ہو۔ کیونکہ اکٹھے کرنے کا جو مقصد ہے وہ تو یہی ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم اور اللہ تعالیٰ کی صحیح پہچان کرنے کے طریقے تمہیں سکھائے جائیں جس سے تمہارا ایمان بھی بڑھے اور اُس کی پہچان کی صلاحیت بھی تم میں پیدا ہو۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے حق میں جو دعائیں ہیں اُن کے جماعت کے حق میں پورا ہونے کے لئے اور شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں آپ نے کی ہیں، اُن کے پورا ہونے کے لئے دعاؤں کی طرف بھی توجہ ہو گی۔ اب یہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کی باتیں تھیں، بلکہ اب تو یہ ہے کہ ان دعاؤں کے لئے خلیفہ وقت بھی دعائیں کر رہا ہوتا ہے اور جو جلسے میں شامل احباب ہوتے ہیں وہ بھی دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ بھی ان دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنے حق میں اور دوسروں کے حق میں دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے جو دعائیں کی جائیں گی وہ یقیناً اُس کی رحمت کو کھینچنے والی ہوں گی۔ پھر احمدیت میں نئے داخل ہونے والوں اور پہلی دفعہ ایسے جلسوں میں شامل ہونے والوں سے محبت اور پیار اور بھائی چارے کا تعلق اور رشتہ قائم ہو گا۔ اور یہ بھی جلسہ سالانہ کا ایک مقصد ہے کہ یہ رشتہ قائم ہو اور اس کے مطابق ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔

یہاں بھی فرانس میں مختلف قومیتوں سے جو لوگ جماعت میں شامل ہوئے ہیں، اُنہیں اپنے ساتھ چمٹائیں۔ وہ اپنے عزیزوں، اپنے رشتہ داروں، اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ یہ اُن کی نیک فطرت اور پاک فطرت ہی ہے جس نے اُنہیں احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اُن میں یہ کبھی احساس نہ ہو کہ یہ پاکستانی اپنے پاکستانیوں میں اُٹھتے بیٹھتے ہیں اور ہمارا خیال نہیں رکھتے یا ہمیں اپنے اندر مکمل طور پر سمونا نہیں چاہتے یا جذب کرنا نہیں چاہتے۔ یاد رکھیں آج یہاں پاکستانی احمدی زیادہ ہیں۔ یہ صورتحال مستقل نہیں رہنی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ احمدیت نے بڑھنا ہے اور پھولنا ہے اور پھلنا ہے انشاء اللہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے۔ آج جو ان ملکوں میں غیر پاکستانی احمدی ہیں یا مختلف قومیتوں کے احمدی ہیں، یہ آئندہ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہونے والوں کے لئے نمونہ بننے والے ہیں۔ اس لئے اُن کی نیک تربیت کریں، اُن سے تعلق بڑھائیں، اُن سے پیار و محبت کا سلوک کریں۔ اُن کے لئے نمونہ بنیں تاکہ یہی محبت اور پیار کے جذبات وہ اپنے زیرِ تربیت لوگوں کو بھی پہنچا سکیں۔

اسی طرح ہندوستان میں بھی جو نئے احمدی ہوئے ہیں، گو وہ مالی لحاظ سے غریب لوگ ہیں لیکن اُن کے دل امیروں سے زیادہ روشن ہیں۔ اُن میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت کا جذبہ دوسروں سے زیادہ ہے۔ تبھی تو انہوں نے مسیح و مہدی کو مانا ہے، اُس پر ایمان لائے ہیں، اس لئے جو پرانے احمدی ہیں وہ اُن لوگوں سے بھی پیار اور محبت کا سلوک کریں، اُن کا خیال رکھیں، اُن کو سینے سے لگائیں۔ اُن کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی محبت اور بھائی چارے کی تعلیم سے آگاہ کریں۔ بڑی دُور دُور سے سفر کر کے آئے ہیں، بڑی مشکلات میں سے گزر کر آئے ہیں اُن کو ملیں۔ یہ نہ ہو کہ غریب اپنی ٹولیوں میں پھر رہے ہوں اور اپنے آپ کو اس سے اونچا سمجھنے والے ایک طرف سے ہو کر گزر جائیں اور اپنی ٹولیوں اور گروہوں میں پھر رہے ہوں اور ایک دوسرے کو سلام کرنے کے بھی روادار نہ ہوں۔ تو اس ماحول میں سلام کو بھی رواج دینے کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ بھی ایک دعا ہے، یہ بھی اس دعا کے ماحول کو بڑھانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس وقت عہدیداروں کا بھی کام ہے کہ اُن نئے آنے والوں کی تربیت کی خاطر اُن کے قریب ہوں اور بھائی چارے کا تعلق پیدا کرنے کے لئے بھی اُن کے قریب ہوں۔ اسی طرح جو پرانے احمدی دوسرے ملکوں سے وہاں جلسہ پہ قادیان گئے ہوئے ہیں، وہ بھی ان نئے احمدیوں کو ملیں۔ یہ ایک اہم مقصد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کا بیان فرمایا ہے۔ اور آپ نے فرمایا اس محبت کے جذبات اور عبادتوں کے اور بھی بہت سارے فوائد ہوں گے جو وقت پر ظاہر ہوتے رہیں گے اور ہوتے رہے ہیں اور ہر جلسہ میں ہو رہے ہیں۔ نو مبائعین کو، نئے شامل ہونے والوں کو، جن کو جماعت میں شامل ہوئے بعضوں کو اب کافی عرصہ بھی ہو گیا ہے، لیکن وہ ابھی بھی اپنے آپ کو نیا احمدی سمجھتے ہیں، شاید یہ بھی پرانوں کا قصور ہے کہ اُن کو صحیح طرح اپنے آپ میں جذب نہیں کر سکے۔

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر240

مکرمہ غصون احمد المعضمانی صاحبہ(3)

پچھلی قسط میں ہم نے مکرمہ غصون المعضمانی صاحبہ کے قبول احمدیت سے پہلے کے بعض حالات میں ان کے معجزانہ طور پرعمرہ کا موقعہ ملنے کا ذکر کیا تھا۔مکرمہ غصون صاحبہ اس عمرہ کے بارہ میں وہ بیان کرتی ہیں کہ:

عمرہ اور تبدیلی

بچپن سے لے کر جوانی کی ابتداء تک دین اسلام اور اسکے شعائر او راحکامات سے دور رہنے کی وجہ سے میرے لئے عمرہ محض ایک سفر ہی تھا۔ہاں ایک روحانی سفر ہونے کی وجہ سے طبیعت پراس کا اثر ضرور تھا تاہم یہ معلوم نہ تھا کہ اس میں میرے لئے کئی اہم اور فیصلہ کن موڑ آنے والے ہیں۔

ہمارے امیر قافلہ نے خانہ کعبہ پہنچنے سے قبل ایک عجیب لیکن نہایت پُراثر حکم یہ دیا کہ سب لوگ اپنی اپنی آنکھیں بند کرلیں اور دعاؤں میں وقت گزاریں اور اس وقت تک آنکھیں نہ کھولیں جب تک میں نہ کہوں۔میں نے بھی آنکھیں موند لیں اور جب امیر قافلہ کے کہنے پر آنکھیں کھولیں تو خانہ کعبہ خدا تعالیٰ کی عظمت وجلال اور ہیبت کے نشان کے طور پر میری آنکھوں کے سامنے تھا۔یہ خانہ کعبہ اوراسکے قرب وجوار میں الٰہی تجلیات کی تاثیر ہی تھی جس کی وجہ سے مجھے پہلی مرتبہ یہ احساس ہوا کہ انسان کس قدر حقیر اوراسکا عظیم خدا کتنا سخی، کریم اور رحیم ہے۔یہ سوچ کر میری طبیعت بکثرت استغفار کی طرف مائل ہوگئی اور مجھے اس عظیم منظر کو دیکھ کر اپنی محرومی کا بھی خیال آیا اور ناسپاسی کا بھی۔میں نے کہا وائے افسوس! بیت اللہ کی دہلیز پر بھی پہنچ کر مجھ میں اتنی سکت نہیں کہ خود چل کر اس در کی قربتوں کو محسوس کرسکوں، لیکن شاید اس سے زیادہ مجھے رونا اپنی ناسپاسی پر آیا کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے دیا ہے میں نے اسکا حق اور شکر بھی ادا کرنے کی کوشش نہیں کی۔میں تو ہمیشہ سے ہی اس سے دور رہی ہوں، اپنی خواہشوں کو ہی فوقیت دی ہے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی پابندی کو ہمیشہ پس پشت ڈالے رکھا ہے۔اس وقت مجھے میری خطائیں یاد آنے لگیں۔احساسِ گناہ اس قدر شدت اختیار کرگیا کہ میں اندر سے پسپا ہونے لگی اور طوافِ زیارت بھی مکمل نہ کرسکی۔میرے ساتھیوں نے میری یہ حالت دیکھی تو یہی سمجھا کہ میں اپنی صحت کے پیش نظر شاید تھک گئی ہوں لہذا انہوں نے مجھے ایک طرف لے جا کر لٹا دیا۔لیکن وہ میری دلی کیفیت سے ناواقف تھے۔میں نے آج سے قبل خدا تعالیٰ کے بارہ میں اس طرح نہ سوچا تھا۔شاید کبھی محبت کا دعویٰ تو کیا ہو لیکن اس دعویٰ کی حیثیت ہی کیا ہے جس کے ساتھ معصیت بھی جاری رہے۔ان تمام خیالات کا اثر یہ ہوا کہ میں اس سفر میں اپنی جسمانی صحت اورشفاء کے لئے دعا کرنے کی بجائے توبہ واستغفار کے ساتھ اپنی روحانیت اور نیک عاقبت کے لئے دعا کرتی رہی۔اس وقت مجھے وہ خاندان بھی یاد آیا جس کے ساتھ چند ایام کے تعلق میں ہی میں نے نماز وغیرہ کی پابندی شروع کردی تھی۔میں نے دعا کی کہ خدایا مجھے اس خاندان سے بھی بہتر اور نیک لوگوں سے متعارف کرادے اور ایسے راستوں کی طرف ہدایت دے جو تیری طرف لے کے جانے والے ہوں۔

تلاش حق اور استجابت دعا

عمرہ سے واپسی پر میں نے مختلف اسلامی چینلز دیکھنے شروع کردیئے۔کبھی کسی مولوی کی کوئی بات اچھی لگتی تو میں اسکے پروگرام شوق سے دیکھنے لگ جاتی لیکن جب وہ جنوں اور خلافِ فطرت باتوں کا ذکر کرنے لگتا تو میں اسے چھوڑ کر کسی دوسرے چینل کو دیکھنا شروع کردیتی۔کئی ماہ تک یہی حال رہا اور میں خدا تعالیٰ سے صراط مستقیم کی طرف ہدایت کے لئے دعا کرتی رہی، یہاں تک کہ وہ دن آگیا جب برادرم ذوالفقار اورفلی صاحب ہمارے گھر تشریف لائے۔ وہ بھی میری طرح معذور ہیں او رمیرا ان سے تعارف ہمارے درمیان اسی قدر مشترک کی وجہ سے بچپن میں ہوا تھا جس کے بعد ہم معذوروں کا کسی نہ کسی ادارے یا مقام یا موقعہ پر آپس میں رابطہ ہو ہی جاتا تھا۔میں نہایت ترش طبیعت کی تھی اور عمرہ پر جانے سے پہلے میری ذوالفقار صاحب سے کسی بات پر سخت کلامی ہوگئی تھی۔عمرہ سے واپسی پر جہاں میں نے اپنی روحانی حالت کی طرف توجہ کی وہاں اپنی اخلاقی حالت کو بھی درست کرنے کا خیال رکھا۔ چنانچہ ذوالفقار صاحب جب تشریف لائے تو میں نے ان کے ساتھ بہت نرمی سے بات کی۔وہ عمر میں مجھ سے کافی بڑے ہیں اس لئے میں نے بڑے احترام سے ان کا استقبال کیا۔ مجھے ان کے آنے کا سبب معلوم نہ تھا، پھر جب انہوں نے جب میرے چچا یوسف المعضمانی کے بچوں کے بارہ میں پوچھا تو مجھے تعجب ہوا اور میں نے حیرت سے کہا: کیا آپ ان کو جانتے ہیں؟

ذوالفقار اورفلی: تمہارے مرحوم چچا تو میرے دوست تھے۔

غصون: لیکن کیسے؟

ذوالفقار اورفلی: کیونکہ میں احمدی ہوں اور آپ کے چچا بھی احمدی تھے۔

غصون: احمدی کون ہوتے ہیں؟ میں ان کے بارہ میں جاننا چاہتی ہوں آپ مجھے ان کے بارہ میں کوئی کتاب لاکردیں۔

اگر میں مسلمان ہوں تو یقیناً احمدی ہوں

ذوالفقار صاحب نے مجھے کتاب دینے کا وعدہ تو کیا لیکن کافی عرصہ گزر گیا او ربار بار میری درخواست کے باوجود مجھے کوئی کتاب نہ ملی ۔لگتا ہے کہ مکرم ذوالفقار صاحب دراصل دیکھنا چاہتے تھے کہ میں اس بارہ میں کس حد تک سنجیدہ ہوں۔ جب ان کو اس بارہ میں یقین ہوگیا تو انہوں نے کسی کے ہاتھ مجھے مرحوم نذیر المرادنی صاحب کی کتاب ''حقائق ونبوءات اسلامیہ'' بھجوادی ۔ جب میں نے یہ کتاب پڑھی تو مجھے یاد آیا کہ مسیح علیہ السلام کے بارہ میں جماعت کا عقیدہ میں پہلے بھی پڑھ چکی ہوں۔ ہوا یوں کہ ایک روز میرے مرحوم چچا کا بیٹا ایک کتاب لے کر آیا جس کا عنوان تھا:''هَلْ مَاتَ الْمَسِيْحُ عَلَى الصَّلِيْبِ؟''یعنی کیا مسیح صلیب پرفوت ہوگئے تھے؟!اس وقت مجھے احمدیت کے بارہ میں کچھ علم نہ تھا تاہم اس کتاب کو پڑھ کر میں اس بات کی قائل ہوگئی تھی کہ مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچ گئے تھے۔اب مرحوم المرادنی صاحب کی مذکورہ کتاب میں مسیح کی صلیبی موت سے نجات اور بعض دیگر امور خصوصًا ناسخ ومنسوخ کے بارہ میں پڑھا تو سوچ میں پڑ گئی۔منطقی دلائل اور مثبت سوچ نے مجھے اسی نتیجہ پر پہنچایا کہ اگر میں مسلمان ہوں تو یقیناً احمدی ہی ہوں کیونکہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

اپنے ماحول میں میں نے جب احمدیت کا ذکر کیا تو طرح طرح کے شبہات او راعتراضات کا سامنا کرنا پڑا لیکن میں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی کیونکہ جماعت احمدیہ کے مضبوط دلائل اور عقل ومنطق کے عین مطابق تفاسیر نے حق اور یقین سے میرا دل معمور کردیا تھا۔

میں تو ایک دو کتب ہی پڑھ کے بیعت کے لئے تیار تھی، جب اس کا اظہار برادرم ذوالفقار اورفلی صاحب سے کیا تو انہوں نے مجھے مزید جماعتی کتب پڑھنے کا مشورہ دیا۔لہٰذا انہوں نے مجھے ''فلسفة تعاليم الإسلام'' (اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ) اور دجال کے بارہ میں مکرم منیر ادلبی صاحب کی کتاب دی۔

میں تو پہلی کتاب پڑھنے کے بعد ہی صداقتِ احمدیت کی قائل ہوگئی تھی اور بار بار مکرم ذوالفقار صاحب سے بیعت فارم پر کرنے کے لئے کہہ رہی تھی۔لیکن ان کا اصرار تھا کہ مجھے پہلے استخارہ بھی کرلینا چاہئے۔ چنانچہ میں نے استخارہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح رؤیا کے ذریعہ میری تسکین کا سامان کردیا۔

میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ پر کھڑی ہوں جو زمین کا نقشہ معلوم ہوتی ہے۔میں لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ اس نقشہ پر شام کی سرزمین پر کھڑی ہوں۔ ہمارا منہ مشرق کی طرف ہے۔اور شمال مشرق کی جانب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے عربوں کو مخاطب کر کے اپنی شہادت والی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے بڑے جلال کے ساتھ فرما رہے ہیں: ''أَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُودُ أَحْمَدُ وَلاَ كَذِب''یعنی میں احمد مسیح موعود ہوں اور اس میں کچھ جھوٹ نہیں ہے۔جب حضور علیہ السلام یہ جملہ بولتے ہیں تو میں اپنے دائیں جانب کھڑے ہوئے ایک شخص کو اس جم غفیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہوں کہ یقیناً یہی وہ ناجی فرقہ ہے جس کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ذکر آیا ہے۔

میں تو پہلے ہی مطمئن تھی لیکن اس رؤیا کے بعد تو مجھے یقین ہوگیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے سچے فرستادہ ہیں اور آپ کی ہی جماعت میں شامل ہوکر نجات مل سکتی ہے۔

اس رؤیا میں میں نے یہ بھی دیکھا کہ حضور علیہ السلام کے شانۂ مبارک پر ایک نشان ہے اور رؤیا میں ہی مجھے سمجھایا گیا کہ امت کا بوجھ اٹھانے کی وجہ سے یہ نشان پڑ گیا ہے۔

خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ

جن دنوں میں مَیں اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھ رہی تھی ان دنوں میں میری ایک کزن کا خاوند آیا جو کہ احمدیت کا شدید مخالف تھا۔اس نے آتے ہی مجھ سے پوچھا: کیا تم احمدی ہو؟ میں نے جواب دیا: جی خدا کے فضل سے میں اب احمدی ہوں۔ یہ سن کر وہ میرے سامنے جماعت کے بارہ میں الٹی سیدھی باتیں کرنے لگا، اور مختلف اعتراضات وفتاویٰ کا ذکر کر کے کہنے لگا کہ یہ کافروں کی جماعت ہے لہٰذا بہتر ہوگا کہ اس راستے سے واپس لوٹ آؤ۔ میں نے اسکی سب باتوں کا ایک ہی فیصلہ کن جواب دیا کہ میں بفضلہ تعالیٰ احمدیت کی صداقت سے مطمئن ہوں اور مجھے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے۔گو میں خود تو دل کی گہرائیوں سے احمدیت کی صداقت کی قائل ہوچکی تھی لیکن ابھی علومِ جماعت اور مختلف اعتراضات کے جوابات او ردلائل کا علم نہ تھا۔اس لئے میں اپنے اس مذکورہ رشتہ دار کو کوئی مسکت او رمدلل جواب نہ دے پائی جس کا میری طبیعت پر بھی بہت اثر رہا۔لہذا میں نے تہجد کے وقت رورو کر دعا کی اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ کیا کوئی ایسی دلیل نہیں ہے کہ جو اتنی مضبوط ہو جس کا مخالفین کے پاس کوئی توڑ نہ ہو اور ہم اس کے ذریعہ ان کا منہ بند کردیں۔

اس دعا کے بعد سوئی تو رؤیا میں دیکھا کہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بستی میں پھر رہی ہوں۔اس بستی کے کسی گھر سے ایک شخص نکلتا ہے جس کے سر پر سفید رنگ کا خوبصورت اور اتنا بڑا عمامہ ہے جو اپنے حجم میں کندھوں کے برابر چوڑا ہے۔میں زمین پر بیٹھ جاتی ہوں اور یہ شخص بھی میرے سامنے زمین پر بیٹھ جاتا ہے او راپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ کر میری طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر سر ہلا کر اشارہ کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اب جو سوال کرنا ہے کرلو۔شدت جذبات سے میری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں او رمیں اس سے پوچھتی ہوں کہ کیا کوئی ایسی دلیل نہیں ہے کہ جس کو پیش کر کے ہم مخالفین کے منہ بند کرسکیں۔وہ کسی خاص جہت میں اشارہ کر کے کہتا ہے کہ اگر مخالفین یہ بھی دیکھ لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسدِ خاکی فوت ہونے کے بعد اسی طرح صحیح سلامت ہے جیسے زندگی کی حالت میں تھا تب بھی ایمان نہیں لائیں گے۔مَیں خواب میں ہی یہ سن کر بہت خوش ہوتی ہوں او رمجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد آجاتی ہے جس میں آپؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء اور شہداء کے جسم حرام قرار دیئے ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس رؤیا میں شاید دو اہم امور کی طرف راہنمائی کی گئی تھی۔ایک تو یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیگر انبیاء کی طرح خدا کے نبی ہیں اور آپ کی صداقت بھی ویسے ہی ثابت ہوسکتی ہے جیسے دیگر انبیاء کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو منہاج نبوت پر پرکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔اور یہ وہ بات ہے جس کی طرف حضورؑ نے بار بار بلایا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بعض معاندین اپنے عناد اور مخالفت میں اس حد تک آگے بڑھ چکے ہوتے ہیں کہ اگر ان کے سامنے واضح دلائل بھی رکھ دیں تب بھی وہ ایمان سے کوسوں دور رہتے ہیں۔لہذا ایسے لوگوں کے لئے دعا تو کرنی چاہئے کہ اللہ ان کا دل نرم کرے اور قبول حق کی توفیق عطا فرمائے لیکن ان کے ساتھ بحث میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنی تبلیغ کے لئے ایسی زمین تلاش کرنی چاہئے جس میں قبولیت کا عنصر نمایاں ہو۔یعنی ایسے لوگ جو سننے والے اور پھر اس پر غور کرنے والے ہوں۔

اس رؤیا کو دیکھے تقریبًا ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ کی شکل میں خلیفہ خامس عطا فرمائے۔ میں نے حضور انور کی پہلے کبھی کوئی تصویر نہ دیکھی تھی۔ جب آپ کو ٹی وی پر دیکھا تو فورًا مجھے اپنا رؤیا یاد آگیا کیونکہ رؤیا میں عمامے والی شخصیت بعینہٖ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تھی۔الحمدللہ۔ **(باقی آئندہ)**

گزشتہ شمارہ میں شائع ہونے والی مصالح العرب کی قسط کا نمبر 239 ہونا چاہئے تھا۔غلطی سے اس پر 238 لکھا گیا ہے۔ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

پوپ کا استعفیٰ اور رومن کلیسیا کو درپیش چیلنج

عیسائیت دنیا کا سب سے بڑا لیکن رُو بہ زوال مذہب

(انیس احمد ندیم ۔ مبلغ انچارج جاپان)

ویٹی کن کے سسٹین چیپل میں بند دروازوں میں ہونے والی مشاورت اور نئے پوپ کا انتخاب رومن کیتھولک عیسائیوں کے لیے غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ گوکہ انتخاب کی کارروائی خفیہ رکھی جائے گی اور کارڈینلز انتخاب میں شمولیت سے قبل تمام کارروائی کو خفیہ رکھنے کا حلف اٹھائیں گے لیکن مختلف ذرائع سے ملنے والی مسلسل خبریں اور تجزیئے کلیسیا کو درپیش مسائل سے پردہ اٹھا رہے ہیں۔

700ء سال کے بعد کسی پوپ کے استعفیٰ نے رومن کلیسیا کے پالیسی سازوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اور اغلب قیاس ہے کہ مستعفی ہونے والے پوپ درپیش چیلنجز اور اختلاف رائے رکھنے والے مضبوط کارڈینلز سے نبرد آزمانہ ہو سکے اور انہوں نے خاموش ہو کر گوشہ نشین ہو جانے کو ترجیح دی ہے۔ 266ویں پوپ کے لیے جمع ہونے والے 118 کارڈینلز میں سے 67 کارڈینلز اگرچہ وہ ہیں جنہیں پوپ بینیڈکٹ نے نامزد کیا تھا لیکن کارڈینلز کی اندرونی گروہ بندی بھی ایک کھلا ہوا راز ہے۔ پچاس کے قریب کارڈینلز یورپ سے اور بیس سے زائد لاطینی امریکہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ان میں conservative اور reformist کی تفریق بہت واضح اور گہری ہے۔

انتخاب سے قبل مستعفی ہونے والے پوپ بینیڈکٹ کے حوالہ سے بھی مختلف آراء کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ گوکہ ویٹیکن کے ذرائع اس بات کی تردید کر رہے ہیں کہ پوپ بینیڈکٹ کا کوئی بھی اثر ونفوذ انتخاب کی کارروائی پر اثر انداز ہو سکتا ہے لیکن آزاد ذرائع کے بقول 118 کارڈینلز کے الیکٹرول کالج میں سے 67 کارڈینلز وہ ہیں جنہیں گزشتہ آٹھ سالوں میں پوپ بینیڈکٹ نے مقرر کیا تھا، ان کی آراء اور فیصلہ جات کسی نہ کسی طرح پوپ بینیڈکٹ کے اثر ونفوذ کی عکاسی کریں گے۔

ویٹیکن کے ایک ہفتہ وار اخبار انٹرنیشنل کیتھولک ویکلی نیوز پیپر نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ ’’پوپ بینیڈکٹ نے مستعفی ہو کر اس بات کو یقینی بنا دیا ہے کہ نئے پوپ کا انتخاب ان کی مرضی کے مطابق منعقد ہوگا، کیونکہ یہ پہلا موقع ہوگا جب انتخاب کے موقع پر گزشتہ پوپ بھی زندہ موجود ہوں گے اور ووٹ دیتے وقت کارڈینلز پر ایک نفسیاتی دباؤ ہوگا اور کسی ایسے شخص کو منتخب کرنا یا سوچنا بھی محال ہوگا جو پوپ بینیڈکٹ کی رائے یا پالیسیوں کے برعکس کوئی سوچ رکھتا ہو‘‘۔

اسی طرح کارڈینلز میں قدامت پسند گروپ چرچ کو مذہبی روایات کے قریب ترین رکھنا چاہتا ہے اور ایسی تبدیلیوں کا سخت مخالف ہے جو بنیادی مذہبی تعلیم سے متصادم ہیں ۔ ہم جنس پرستی کی ممانعت اور مانع حمل ادویات سے دُور رہنا ان کے نزدیک مذہبی تعلیم کی وجہ سے ضروری ہے۔ اسلام اور یہودیت سے بھی اچھے تعلقات کے خواہاں ہیں۔ لیکن اصلاح پسند گروپ کا خیال ہے کہ عیسائی تعلیمات کو موجودہ زمانے سے ہم آہنگ رکھتے ہوئے لوگوں کی دلچسپی قائم رکھنے کی خاطر مختلف کاوشیں کرتے رہنا چاہیے۔

انتخاب کی کارروائی اگرچہ خفیہ ہوتی ہے، وسیع پیمانہ پر تبادلہ خیال کیا جاتا ہے اور نئے منتخب ہونے والے پوپ کی خصوصیات اور موجودہ زمانہ کی ضروریات سے ہم آہنگی پر سیر حاصل بحثیں ہوتی ہیں لیکن روم کے کارڈینلز ان تمام آراء پر حاوی رہتے ہیں کہ صرف ان کی تعداد 23 ہے اور منتخب ہونے والا پوپ Bishop of Rome کہلاتا ہے۔ ماضی کی سنگین چپقلش اور پاپائیت کے فرانس چلے جانے اور پھر خونی تصادم اور اس کے بعد پیش آنے والے کئی ماہ کے ڈیڈ لاک نے بھی رومن کلیسیا کے پالیسی سازوں نے پاپائے روم کے انتخاب میں روم کے پادریوں کے اثر ونفوذ کو خاموشی سے تسلیم کر لیا ہے۔

اس سے قبل مستعفی ہونے والے واحد پوپ Celestine V تھے جنہوں نے 1294ء میں اپنے انتخاب کے چند ماہ بعد یہ کہہ کر اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا تھا کہ وہ رومن کلیسیا کی اندرونی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے خود کو اہل نہیں سمجھتے ۔ سات سو سال بعد دہرائے جانے والے اس واقعہ کے پس پردہ محرکات اس سے بھی زیادہ خوفناک اور سنگین ہیں۔ آج کے کلیسیا کو درپیش شدید ترین مشکلات کا جائزہ لیں تو درج ذیل چند رجحان سامنے آتے ہیں۔

ویران ہوتے ہوئے چرچ

گیلپ پول کے ایک حالیہ سروے کے مطابق بڑے عیسائی ممالک میں ہفتہ وار چرچ جانے والے عیسائیوں کا تناسب کچھ یوں ہے:۔

آسٹریا 18%	فرانس 12%
برطانیہ 12 %	ڈنمارک 3%
فن لینڈ 5%	ناروے 3%
کینیڈا 20 %	سپین 21%

لیکن تمام سروے اس بات پر متفق ہیں کہ رومن کلیسیا روز بروز رُو بہ زوال ہے لیکن پروٹسٹنٹ ممالک میں چرچ جانے والوں کا رجحان نسبتاً زیادہ ہے۔

(The Truth About Men & Church On the Importance of Fathers to Churchgoing By Robbie Low)

والدین کی مذہب میں عدم دلچسپی

سن 2000ء میں سوئٹزرلینڈ میں ہونے والے ایک سروے کے مطابق والد یا فیملی کے سربراہ کی چرچ سے لاتعلقی بچوں کی عدم دلچسپی پر منتج ہو رہی ہے اور جہاں والد اور والدہ دونوں باقاعدہ چرچ جاتے ہیں، ایسے خاندانوں کے صرف 33 فیصد بچے اپنے والدین کے مذہب پر قائم رہتے ہیں اور جہاں والد یا والدہ میں سے ایک چرچ جاتا ہے وہاں یہ تناسب غیر معمولی کم ہے۔

(CHURCH ATTENDANCE: The family, feminism and the declining role of fatherhood By Richard Egan)

مغربی ممالک میں عیسائیت کا انحطاط

مذہب میں عدم دلچسپی، لادینیت کا رجحان اور شرح پیدائش میں کمی کی وجہ سے مغربی ممالک میں عیسائیت رو بہ زوال ہے اور اکثر تجزیوں کے مطابق اسلام اور بدھ ازم عیسائیت کے مقابل پر تیزی سے پھیلتے ہوئے مذاہب ہیں۔ ایک سروے کے مطابق دنیا کے تیزی سے پھیلتے مذاہب کی ترتیب کچھ یوں ہے:۔

1۔اسلام	1.84%
2۔سکھ ازم	1.62%
3۔جین و بدھ مت	1.57%
4۔ہندوازم	1.52%
5۔عیسائیت	1.32%

(http://www.religioustolerance.org/growth_isl_chr.htm)

ایمانیات میں کمی کا رجحان

گوکہ رومن کلیسیا صدیوں پہلے ہی توحید کو چھوڑ کر تثلیث کا پیرو ہو چکا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مصنوعی خدائی کو قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش میں مصروف ہے لیکن یہ رجحان بھی پریشان کن حد تک ترقی پذیر ہے کہ امریکہ اور دیگر عیسائی ممالک میں خدا پر ایمان لانے کا بچا کھچا تصور روز بروز کمزور پڑتا جا رہا ہے۔ ایک سروے کے مطابق 2006ء سے 2010ء تک امریکہ میں خدا پر ایمان لانے والوں کی تعداد میں سات فیصد کمی دیکھی گئی ہے۔ یہی حال دیگر مغربی ممالک میں ہے کہ لادینیت اور سیکولرزم روز بروز فروغ پا رہی ہے اور بپتسمہ لینے کے بعد چرچ چھوڑنے والے نوجوانوں کی تعداد میں بھی روز بروز اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔

عیسائیت کی غیر فطری تعلیم کے خلاف صدائے احتجاج

گوکہ عیسائیت دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے لیکن ایسے عیسائی بہت کم ہیں جو بائبل میں بیان شدہ تعلیم کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں یا ایسا کرنا چاہتے ہیں ۔ یہی بات عیسائیت کی غیر فطری تعلیم کے مقابل پر کھلم کھلا اعلان بغاوت ہے لیکن ایسی آوازوں کی بھی کمی نہیں جو وقتاً فوقتاً اٹھتی اور واضح بے چینی کا اظہار کرتی ہیں ۔ اس سلسلہ میں عوام الناس نہیں بلکہ کیتھولک پادریوں کا وہ مطالبہ قابل غور ہے جس میں آسٹریلیا کے پادریوں نے پادری بننے کے لیے شرط تجرّد (شادی نہ کرنے کی شرط) کے خلاف اعلان بغاوت کیا ہے۔ اس سلسلہ میں سڈنی مارننگ ہیرالڈ نے 28 جنوری 2005ء کے ادارتی کالم میں پادریوں کی حمایت کرتے ہوئے لکھا کہ ’’آج 15 فیصد سے بھی کم لوگ چرچ جاتے ہیں اور پادری ہیں کہ اپنے مذہبی اداروں کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں اور نئے لوگ ان کی جگہ لینے کے لیے آگے نہیں آ رہے‘‘۔

ان چیلنجز کی موجودگی میں پوپ بینیڈکٹ کا استعفیٰ رومن کلیسیا میں پائی جانے والی بے چینی کا ایک اظہار ہے اور نئے پوپ کا انتخاب عالم عیسائیت کے لیے غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا ہے کہ آیا کلیسیا ایسا راہنما منتخب کر پائے گا جو مغربی نوجوانوں کو عیسائیت کی طرف راغب کر سکے ۔ اور مقلّد عیسائیوں کو چرچ کے ساتھ وابستہ رکھنے میں ممد و معاون ہو سکے اور عیسائیت کی تعلیم کو ایسی فطری بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے کوئی ایسا عملی قدم اٹھا سکے کہ کیتھولک عیسائی دلی اطمینان سے مذہبی اقدار پر عمل پیرا رہیں۔

جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کا ایک اعزاز

مؤرخہ یکم مارچ 2013ء کو اسلامی یونیورسٹی کالج گھانا (ICUG) میں آل گھانا ’’مقابلہ حفظ قرآن کریم و حسن قراءت‘‘ کا انعقاد کیا گیا جس میں گھانا بھر سے تقریباً ڈیڑھ صد (150) طلبہ مختلف یونیورسٹیز اور مدرسوں سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ یونیورسٹی کی طرف سے دعوت نامہ ملنے پر جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا کے چار طلبہ کو بھی مختلف مقابلہ جات میں شرکت کرنے کے لئے بھجوایا گیا ۔ یہ مقابلہ جات مورخہ یکم مارچ 2013ء بروز جمعہ کی صبح سے شروع ہو کر ہفتہ کی دوپہر تک جاری رہے۔ تجویز کردہ مقابلوں میں سے چار مقابلہ جات میں طلبہ جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل نے حصہ لیا جن میں حفظ قرآن کریم مکمل, حفظ قرآن کریم نصف, اور تلاوت قرآن کریم طریقہ تنغیم اور تلاوت قرآن کریم طریقہ ترتیل شامل تھے۔

طلبہ جامعہ کے ہمراہ مکرم حافظ عبد المجید طاہر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا بطور نگران تشریف لے گئے تھے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ تلاوت قرآن کریم طریقہ تنغیم میں عزیزم حافظ اسماعیل ایڈوسائی متعلم جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل (گھانا) اوّل قرار پائے۔ مقابلہ حفظ قرآن کریم مکمل میں عزیزم حافظ نکوٹو اظہر صاحب (یوگنڈا) نے دوم پوزیشن حاصل کی جبکہ مقابلہ حفظ قرآن کریم نصف میں عزیزم نورالدین اکوبینا (نائیجیریا) کو دوم قرار دیا گیا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ عزیزم نکوٹو اظہر صاحب اور عزیزم نورالدین صاحب نے ذاتی طور پر قرآن کریم حفظ کیا ہے۔ عزیزم نکوٹو اظہر صاحب مکمل قرآن کریم حفظ کر چکے ہیں جبکہ عزیزم نورالدین صاحب نصف قرآن کریم حفظ کر چکے ہیں اور باقی حفظ کر رہے ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل اور جماعت احمدیہ کے لئے مبارک کرے، طلباء جامعہ احمدیہ کو علم و عمل کے میدانوں میں آگے سے آگے قدم بڑھانے کی توفیق دے اور تمام طلبہ و اساتذہ کرام جامعہ کو تقویٰ و طہارت اور علم و معرفت میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

آپ کے ملک میں ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) اورسورۃ البقرہ کی آیت 287 میں مذکور دعاؤں اوراسی طرح حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی الہامی دعا رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ ان دنوں میں خاص طور پر کثرت کے ساتھ پڑھنے کی تحریک۔

دعا کی حقیقت اور فلاسفی کا بیان اور مذکورہ بالا قرآنی دعاؤں کی پُر معارف تشریح اور حالات حاضرہ میں ان دعاؤں کی اہمیت کا تذکرہ

اپنی نمازوں میں ان دعاؤں کو خاص جگہ دیں۔ اور ہر احمدی دعاؤں کی وہ روح اپنے اندر پیدا کرے جوجیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے دعا کو کمال تک پہنچا دے۔

مکرم مبشراحمد عباسی صاحب آف کراچی کی شہادت اور مکرم ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب (ربوہ) کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 8/مارچ 2013ء بمطابق 8/امان 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔

وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202)

لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَااکْتَسَبَتْ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ۔ وَاعْفُ عَنَّا۔ وَاغْفِرْلَنَا۔ وَارْحَمْنَا۔ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْن (البقرہ:287)

پہلی آیت جومَیں نے تلاوت کی ہے اُس کا ترجمہ ہے: اور انہی میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

دوسری آیت کا ترجمہ ہے کہ: اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اُس کے لئے ہے جو اُس نے کمایا اور اُس کا وبال بھی اسی پر ہے جو اس نے بدی کا اکتساب کیا۔ اے ہمارے رب! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ان کے گناہوں کے نتیجہ میں تُو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

یہ دو قرآنی دعائیں ہیں جن کے بارے میں مَیں کچھ کہوں گا لیکن اس سے پہلے دعا کی حقیقت کیا ہے؟ اُس کی فلاسفی کیا ہے؟ اِس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا ہے اور اس سے حلِّ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچا دے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلّی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے۔ اور ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا۔ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف مونہہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور اندھا مرتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’ہماری اس تقریر میں اُن نادانوں کا جواب کافی طور پر ہے جو اپنی نظرِ خطا کار کی وجہ سے‘‘ (یعنی غلط سوچ رکھنے اور ظاہری طور پر دیکھنے کی وجہ سے) ’’یہ اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ بہتیرے ایسے آدمی نظر آتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ اپنے حال اور قال سے دعا میں فنا ہوتے ہیں‘‘ (یعنی اُن کی اپنی حالت بھی یہ ہوتی ہے، اور کہتے بھی یہی ہیں کہ دعا کر رہے ہیں اور دعا کی کیفیت بھی ہوتی ہے، اُس میں فنا ہوتے ہیں) ’’پھر بھی اپنے مقاصد میں نامراد رہتے اور نامراد مرتے ہیں۔‘‘ (یعنی اُن کے مقاصد، جو وہ چاہتے ہیں، اُن کو نہیں ملتے) ’’اور بمقابل ان کے ایک اور شخص ہوتا ہے کہ نہ دعا کا قائل نہ خدا کا قائل وہ ان پر فتح پاتا ہے۔‘‘ (یعنی اُس کو سب کچھ مل جاتا ہے) ’’اور بڑی بڑی کامیابیاں اس کو حاصل ہوتی ہیں۔ سو جیسا کہ ابھی میں نے اشارہ کیا ہے۔ اصل مطلب دعا سے اطمینان اور تسلی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے۔ ظاہر بین تو یہ دیکھتا ہے کہ ایک شخص جس مقصد کے لئے دعا کر رہا تھا اُس کو حاصل نہیں ہوئی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک تو پہلی شرط یہ رکھی ہے، دعا کو کمال تک پہنچانا۔ اور جو حقیقت میں دعا کرتا ہے وہ صرف ظاہری چیز کو نہیں دیکھتا۔ جو مومن ہے، جس میں مومنانہ فراست ہے جو خدا تعالیٰ کے تعلق کو جانتا ہے وہ صرف یہ نہیں دیکھتا کہ میں جو مانگ رہا ہوں مجھے مل گیا بلکہ فرمایا کہ اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔

فرمایا: ’’اور یہ ہرگز صحیح نہیں کہ ہماری حقیقی خوشحالی صرف اُسی امر میں میسر آ سکتی ہے جس کو ہم بذریعہ دعا چاہتے ہیں۔ بلکہ وہ خدا جانتا ہے کہ ہماری حقیقی خوشحالی کس امر میں ہے؟ وہ کامل دعا کے بعد ہمیں عنایت کر دیتا ہے۔‘‘ (اگر دعا کامل ہو، صحیح ہو، حقیقی رنگ میں ہو، اللہ تعالیٰ کے کہنے کے مطابق ہو تو اللہ تعالیٰ جو سمجھتا ہے کہ حقیقی خوشحالی کس چیز میں ہے، وہ عطا فرما دیتا ہے) فرمایا کہ ’’جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تختِ شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔‘‘ (ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 237)

دعا کرنے والے کو جو لذت ملتی ہے وہ مشکل کے وقت میں ہی مل سکتی ہے۔ فرمایا کہ جو ایک بادشاہ کو نہیں مل سکتی۔

پس یہ دعا کی حقیقت ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ اس کی مختصر فلاسفی ہے۔ یہ دعا کی روح ہے اور ایک حقیقی مومن کی یہ سوچ ہے اور ہونی چاہئے اور ہمیں اسے ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔

پس جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ دعا کی قبولیت کے لئے دعا کو کمال تک پہنچانا ضروری ہے۔ اور اس مقام تک پہنچ کر یا تو دعا قبول ہو جاتی ہے جو انسان اللہ تعالیٰ سے مانگ رہا ہے، اُس کی قبولیت کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں یا پھر دل کی ایسی تسلّی اور سکینت ہوتی ہے کہ انسان کا جو غم ہے جس وجہ سے دعا مانگ رہا ہے، وہ ختم ہو جاتا ہے، وہ دور ہو جاتا ہے۔ ایک خاص قسم کا سکون ملتا ہے کہ اب جو بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک میرے لئے بہتر ہو گا وہ ظاہر ہو گا۔ یہ سوچ ہے جو ایک حقیقی مومن کی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ مقام

حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ توفیق بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے۔ اس لئے اس کے حصول کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔

اس وقت میں دو قرآنی دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جیسا کہ میں نے کہا یہ دعائیں ان آیات میں ہیں۔ ہم پڑھتے بھی ہیں۔ بہت سے جانتے بھی ہیں۔ ان میں سے ایک دعا ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اس دنیا میں بھی حسنہ عطا فرما اور آخرت میں بھی۔

یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاص طور پر پڑھا کرتے تھے۔

(صحيح البخاري كتاب الدعوات باب قول النبي ﷺ ربنا اتنا في الدنيا حسنة حديث 6389)

اور صحابہ کو بھی اس طرف توجہ دلائی اور صحابہ بھی خاص توجہ سے پڑھا کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 52 کتاب الدعا باب من کان یحب...... حدیث 3 مطبوعہ دارالفکر بیروت)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک وقت میں جماعت کے افراد کو یہ کہا تھا کہ خاص طور پر ہر نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد جب کھڑے ہوتے ہیں تو اس میں یہ دعا پڑھا کریں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 6 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی خاص طور پر اس دعا کی طرف اپنے ایک خطبہ میں بلکہ مختلف خطبات میں توجہ دلائی اور جماعت کو پڑھنے کی تلقین فرمائی اور اس کی تفسیر بھی بیان فرمائی۔ پس اس دعا کی بہت اہمیت ہے۔

ویسے تو ہر دَور اور ہر وقت کے لئے یہ دعا ہے لیکن آجکل خاص طور پر جب دنیا میں ہر طرف فتنہ و فساد کا دَور دَورہ ہے یہ دعا خاص طور پر ہمیں پڑھنی چاہئے۔ حَسَنَہ کا مطلب ہے کہ نیکی اور اچھائی، فائدہ جس میں کوئی برائی اور نقصان نہ ہو، ایسا کام ہو جس کا ہر پہلو سے اچھا نتیجہ نکلتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو۔ احمدیوں کے لئے تو بعض مسلمان ملکوں میں بحیثیت احمدی بھی ایسے حالات ہیں کہ اس دعا کے پڑھنے کی خاص طور پر ضرورت ہے۔ مخالفینِ احمدیت چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ہر نعمت سے احمدی کو محروم کر دیا جائے۔ حتی کہ اُسے اُس کے جینے کے حق سے بھی محروم کر دیا جائے۔ ایسے میں یہ دعا کہ اے اللہ! ہمیں دنیاداروں کے سارے منصوبوں کے مقابلے میں اس طرح سنبھال لے کہ یہ جو تیری ہر قسم کی حَسَنَہ سے ہمیں محروم کرنا چاہتے ہیں، ہم ان کو تیرے فضلوں کی وجہ سے حاصل کرنے والے بن جائیں۔ ہمارے دنیا کے اعمال بھی تیری رضا کے حصول کی وجہ سے ہمیں آخرت کی حَسَنَہ سے بھی نوازنے والے ہوں۔ اور ہر عمل جو ہم یہاں دنیا میں کرتے ہیں وہ تیری رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ دشمن ہمارے کاروباروں کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو ہمیں ایسے طریق پر حَسَنَہ سے نواز کہ دشمن کے تمام منصوبے ناکام ہو جائیں۔ وہ ہمیں ایمان سے پھیرنے کے لئے ہمارے رزق ہمیں نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو ہمیں ایسے طریق سے حَسَنَہ سے نواز کہ پہلے سے بڑھ کر طیب اور حلال رزق میں حاصل ہو۔ ہمارے ہمسائے ایسے ہوں جو ہمیں دکھ دینے والے نہ ہوں۔ ہمارے محلّہ دار ایسے ہوں جو ہمیں دکھ دینے والے نہ ہوں۔ ہمارے شہروں کو ہمارے لئے حَسَنَہ بنا دے۔ ہمارے ملک کو ہمارے لئے حَسَنَہ بنا دے۔ ہمارے خلاف کارروائیاں کرنے والوں کے شرور جو ہیں اُن کی طرف پلٹ جائیں۔ ہمارے حاکموں کو ایسا بنا دے جو رحم دل ہوں، تقویٰ سے کام لینے والے ہوں، انصاف کرنے والے ہوں۔ بعض ملکوں میں، مسلمان ملکوں میں آجکل ہم دیکھ رہے ہیں کئی جگہ حاکم ہی ہیں، حکمران ہی ہیں جو عوام کے لئے عذاب بنے ہوئے ہیں۔ ماتحتوں کے حق ادا کرنے والے حاکم ہوں، افسر ہوں۔ اور پھر موجودہ حاکم تیرے نزدیک اصلاح کے قابل نہیں تو ایسے حاکم دے جو ان خوبیوں کے مالک ہوں تا کہ اُن کے ذریعہ سے ہمیں جو دنیا کے فوائد ملنے ہیں وہ حَسَنَہ ہوں۔ ہر فائدہ ایسا ہو جو تیری رضا حاصل کرنے والا ہو۔ پھر دوست ہوں تو ایسے ہوں جو خیر خواہ ہوں، محبت کرنے والے ہوں، دکھوں میں کام آنے والے ہوں، نیکیوں کا جواب نیکیوں سے دینے والے ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اس بارے میں بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔

پاکستان میں آجکل بیشک ایک طبقہ مولویوں کے پیچھے لگ کر احمدیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے لیکن ایک بہت بڑا حصہ ایسا بھی ہے جو دوستی کا حق نبھانے والے بھی ہیں۔ ہم ہر پاکستانی کو برا نہیں کہہ سکتے۔ یا مختلف ملکوں میں جہاں جماعت کی مخالفت ہے ہر شخص کو بُرا نہیں کہہ سکتے۔ ایسے لوگ ہیں جیسا کہ میں نے کہا جو دوستی کا حق نبھانے والے ہیں، ہمدرد ہیں، خیر خواہ ہیں، مشکل اور مصیبت میں کام آنے والے ہیں۔

گزشتہ دنوں ایک احمدی نے جو پاکستان میں اغوا ہو گئے تھے، مجھے خط میں بتایا کہ اغوا کرنے والوں نے اُن سے ایک بڑی رقم کا مطالبہ کیا اور جس کا انتظام فوری طور پر ممکن نہیں تھا۔ اُن کے بھائی کوشش کرتے رہے لیکن جتنی رقم اغوا کرنے والے مانگ رہے تھے وہ انتظام نہیں ہو رہا تھا اور اُن میں جرأت اتنی ہے، اُن کو پتہ ہے قانون ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ انہوں نے کہا اچھا ایک خاص رقم اتنی ہمیں ادا کر دو، باقی کی ضمانت دو۔ اور ضمانت بھی کسی احمدی کی نہیں ہو سکتی۔ تو ان کے غیر احمدی دوست نے ان کی ضمانت دی جس کی وجہ سے اُن کی رہائی عمل میں آئی۔ اب اس غیر احمدی دوست نے بھی اپنی زندگی کو داؤ پر لگا لیا۔ اُن اغوا کنندگان نے اب جو رقم لینی ہے ان کے ذریعہ سے لینی ہے۔ تو ایسے بھی لوگ ہیں جو احمدیوں کی خاطر قربانیاں کرنے والے ہیں۔ اس ماحول میں رہنے کے باوجود جو آجکل وہاں بنا ہوا ہے، نیکی کرنے والے لوگ ہیں، دوستی کا حق نبھانے والے ہیں۔ دہشت گردوں اور مُلّاؤں کے خلاف ہیں۔ دنیا کی حَسَنَہ میں سے یہ بھی ایک حَسَنَہ ہے کہ اچھے دوست مل جائیں۔

اسی طرح مشنز کی جو رپورٹس آتی ہیں میں ان میں ایک رپورٹ دیکھ رہا تھا۔ مالی میں ہمارے ریڈیو اسٹیشنز نئے قائم ہوئے ہیں، اُن کی وجہ سے بڑے وسیع پیمانے پر تبلیغ ہو رہی ہے۔ اس کو سن کر بعض مخالف مولوی جو ہیں، جو مسلمان ملکوں سے عرب ملکوں سے مدد لیتے ہیں، تا کہ احمدیت کی تبلیغ کو روکیں اور اُنہیں جس حد تک ہو سکتا ہے دنیاوی نقصان پہنچانے کی بھی کوشش کریں۔ تو ایسے مولویوں نے ہمارے مبلغین کو دھمکیاں بھی دیں، دیتے بھی رہتے ہیں، فون بھی کرتے رہتے ہیں۔ ہم یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے۔ ہمارے خلاف پراپیگنڈہ بھی کرتے ہیں کہ ان کی باتیں نہ سنو، یہ کافر ہیں اور فلاں ہیں اور فلاں ہیں۔ بعض اپنی انتہا کو بھی پہنچ جاتے ہیں تو وہاں ایک ایسی صورتحال پیدا ہو گئی جو بے انتہا تھی یعنی مخالفت اور دشمنی بہت زیادہ بڑھی ہوئی تھی۔ اُس پر وہاں کے بعض اچھے، سلجھے ہوئے، اثر و رسوخ رکھنے والے غیر از جماعت لوگوں کو جب پتہ لگا تو انہوں نے ہمارے مبلغ کو پیغام بھیجا کہ بالکل فکر نہ کرو اور اپنا کام کئے چلے جاؤ۔ یہی اسلام حقیقی اسلام ہے جو تم لوگ پھیلا رہے ہو اور کوئی تمہیں اس سے روک نہیں سکتا۔ تو یہ اچھے دوست اللہ تعالیٰ ہر جگہ عطا بھی فرماتا رہتا ہے جو گو خود احمدی نہ بھی ہوں تو احمدیت کے پھیلانے میں، پیغام پہنچانے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ بھی حَسَنَہ ہے۔

پس حَسَنَہ کو جتنی وسعت دیتے جائیں اُتنا ہی یہ کھلتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس دنیاوی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہونے کے لئے اُس کے جتنے فضل اور بہتر انجام والی چیزیں مانگتے جائیں یہ سب حَسَنَہ میں آتے چلے جاتے ہیں۔ ذاتی زندگی میں اچھی بیوی ہے، اچھا خاوند ہے، نیک بچے ہیں، بیماریوں سے محفوظ زندگی ہے۔ غرض کہ ہر چیز جس میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارے لئے بہتری اور فائدہ ہے، وہی دنیا کی حَسَنَہ ہے۔ اور یہی ایک مومن کا منشاء اور خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے ہر وہ چیز دے جو اُس کی ضرورت ہے۔ ہر لحاظ سے اچھی ہو، ظاہری بھی اور باطنی لحاظ سے بھی۔ کیونکہ غیب اور حاضر کا تمام علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اس لئے وہی بہتر فیصلہ کر سکتا ہے کہ ہمارے لئے ظاہری اور باطنی لحاظ سے کیا چیز بہتر ہے۔ ہم تو کسی چیز کے چناؤ میں غلطی کھا سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ تو کسی قسم کی غلطی نہیں کھا سکتا۔ ظاہر طور پر ہم کسی کو اچھا دوست سمجھتے ہیں لیکن وہی نقصان پہنچانے والا بن جاتا ہے۔ کئی ایسے معاملات آتے ہیں جہاں لوگوں نے اپنے دوستوں پر بڑا اعتبار کیا، کاروباروں میں شریک بنایا، لیکن وہی اُن کو نقصان پہنچانے والے بن گئے۔ ہم کسی کو حاکم بنا دیتے ہیں وہی نقصان پہنچانے والا بن جاتا ہے۔ علاوہ جماعتی رنگ کی پریشانیوں کے روزمرّہ کے معاملات میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ بعض باتیں ایسی کرتے ہیں جو پریشانی اور مشکل کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس صحیح رنگ میں رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً کی دعا ہے جو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے تو جماعتی بھی اور ذاتی پریشانیوں سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔ نہ صرف بچ سکتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا بھی وارث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بھی بن سکتا ہے۔

پھر فرمایا کہ وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً کہ آخرت میں بھی ہمیں ہر وہ چیز دے جو حَسَنَہ ہو۔ یعنی وہاں بھی ظاہر و باطن کی اچھی چیز دے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی وضاحت ایک جگہ اس طرح فرمائی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آخرت میں تو حَسَنَہ ہی ہے۔ جب انسان آخرت کی دعا مانگ رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اگر قبول کر لی تو حَسَنَہ ہے۔ تو وہاں کی ظاہر و باطن کی اچھائی سے کیا مراد ہے۔ اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ آخرت میں تو سب چیزیں گو اچھی ہیں لیکن آخرت میں بھی بعض چیزیں ایسی ہیں جو باطن میں اچھی ہیں مگر ظاہر میں بری ہیں۔ مثلاً دوزخ ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ انسان کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ ایک لحاظ سے وہ بری چیز بھی ہے۔ پس جب آخرت کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے حَسَنَہ کا لفظ رکھا تو اس لئے کہ تم یہ دعا کرو کہ الٰہی! ہماری اصلاح دوزخ سے نہ ہو بلکہ تیرے فضل سے ہو۔ اور آخرت میں ہمیں وہ چیز نہ دے جو صرف باطن میں ہی اچھی ہے۔ جیسے دوزخ باطن میں اچھا ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ مگر ظاہر میں برا ہے کیونکہ وہ عذاب ہے۔ آخرت میں حَسَنَہ صرف جنت ہے جس کا ظاہر بھی اچھا ہے اور باطن بھی اچھا ہے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 446)

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس دنیا کی حَسَنَہ آخرت کی حَسَنَہ کا بھی باعث بنتی ہے۔ اگر اس دنیا میں ہر چیز جس کا ظاہر بھی اچھا ہے اور باطن بھی اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا دلانے والا ہے تو آخرت میں بھی ایسی حَسَنَہ ملے گی جس کا ظاہر بھی اچھا ہو اور باطن بھی اچھا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب، شدائد، ابتلاء وغیرہ اسے پیش آتے ہیں ان سے امن میں رہے۔ دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اُسے خدا تعالیٰ سے دور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے۔تو دنیا کا حَسَنَہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی طور پر یہ ہر ایک بلا اور گندی زندگی اور ذلت سے محفوظ رہے۔خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا (النساء: 29)۔‘‘(یعنی انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے)۔فرمایا کہ’’ایک ناخن ہی میں درد ہو تو زندگی بیزار ہو جاتی ہے‘‘۔فرمایا:’’اسی طرح جب انسان کی زندگی خراب ہوتی ہے۔ (مثلاً) جیسے بازاری عورتوں کا گروہ (ہے) کہ اُن کی زندگی کیسے ظلمت سے بھری ہوئی (ہے) اور بہائم کی طرح ہے‘‘(جانوروں کی طرح کی زندگی ہے)’’کہ خدا اور آخرت کی کوئی خبر نہیں۔دنیا کا حَسَنَہ یہی ہے کہ خدا ہر ایک پہلو سے خواہ وہ دنیا کا ہو، خواہ آخرت کا، ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔اور فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً میں جو آخرت کا پہلو ہے، وہ بھی دنیا کی حَسَنَہ کا ثمرہ ہے۔‘‘(اُسی کا پھل ہے۔)’’اگر دنیا کا حَسَنَہ انسان کو مل جاوے تو وہ فال نیک آخرت کے واسطے ہے۔ یہ غلط ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ دنیا کا حَسَنَہ کیا مانگنا ہے۔آخرت کی بھلائی ہی مانگو‘‘۔فرمایا کہ’’صحت جسمانی وغیرہ ایسے امور ہیں جس سے انسان کو آرام ملتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے وہ آخرت کے لئے کچھ کر سکتا ہے اور اس لئے ہی دنیا کو آخرت کا مَزْرَعَۃ کہتے ہیں (یعنی آخرت کی کھیتی کہتے ہیں۔دنیا میں جو بوؤ گے وہی وہاں جا کے کاٹو گے۔) اور درحقیقت جسے خدا دنیا میں صحت، عزت، اولاد اور عافیت دیوے اور عمدہ عمدہ اعمالِ صالح اُس کے ہوویں تو امید ہوتی ہے کہ اُس کی آخرت بھی اچھی ہوگی۔‘‘

(ملفوظات جلد2 صفحہ 600 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اسی آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔یہ دعا کرو کہ ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔اس میں صرف آخرت کے عذاب نار کی طرف ہی توجہ نہیں دلائی گئی بلکہ اس سے بچنے کی دعا کرو جو اس دنیا کی بھی آگ ہے۔اس دنیا میں بھی آگ کا عذاب ہوتا ہے۔پس اس دعا میں دنیا اور آخرت دونوں کے عذابِ نار سے بچنے کے لئے دعا سکھائی گئی ہے۔دنیا کے عذابِ نار جو ہیں وہ بھی قسما قسم کے ہیں، مصیبتیں ہیں اور دکھ ہیں جو اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو عذاب کے بجائے حَسَنَہ بن جاتے ہیں۔اس دنیا میں عذابِ نار کی ایک مثال جیسا کہ میں نے ذکر کیا آجکل بعض ملکوں کے جو حالات ہیں وہ بھی ہیں۔کوئی پتہ نہیں کہ گھر بیٹھے یا بازار میں پھرتے ہوئے کہاں سے بندوق کی گولی آئے اور کوئی گولہ پھٹے اور انسان کو لہو لہان کر دے یا اُس کی زندگی لے لے۔کئی جانیں اسی طرح ضائع ہو جاتی ہیں۔ جہاں ایسی باتیں ہو رہی ہوں، عمل ہو رہے ہوں، اس طرح کی زندگی ہو تو وہاں جب کوئی عذابِ نار سے بچاؤ کی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتے ہوئے ان چیزوں سے بچا لیتا ہے۔آجکل کے شرور جو دہشت گردوں نے پیدا کئے ہوئے ہیں، اُن سے بچنے کے لئے بھی یہ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دعا ہے۔

گزشتہ دنوں کراچی میں ہمارے ایک احمدی جوان آدمی، چالیس پینتالیس سال کی عمر تھی، سودا لینے کے لئے گھر سے نکلے اور دو چار منٹ کے بعد ہی وہاں بم دھماکہ ہوا جس میں پچھلے دنوں میں پچاس آدمیوں کی جان ضائع ہوئی ہے اُس میں وہ بھی شہید ہو گئے۔

پس آجکل تو جگہ جگہ آگ کے پھندے ان دہشت گردوں نے لگائے ہوئے ہیں۔ان کے عذاب سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ کس وقت کہاں کیا ہونا ہے۔اس لئے انسان اُس سے مانگے کہ میرا گھر میں رہنا اور میرا باہر نکلنا تیرے فضل سے میرے لئے حَسَنَہ کا باعث بن جائے اور ان عذابوں سے مجھے بچا لے۔اسی طرح آخرت کے عذاب سے بھی مجھے بچا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور اقتباس پڑھتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں کہ:

’’دعا کی حاجت تو اُسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اُس کے دَر کے نہ ہو۔اُسی کے دل سے دعا نکلتی ہے......‘‘۔

گزشتہ سے پہلے خطبہ میں مَیں نے اس کی حضرت مصلح موعود کے حوالے سے تھوڑی وضاحت بھی کی تھی۔تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ فرما رہے ہیں کہ دعا کی حاجت تو اُسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اُس دَر کے نہ ہو، اُسی کے دل سے دعا نکلتی ہے۔’’غرض رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا۔الخ ایسی دعا کرنا صرف اُنہیں لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا رب جان چکے ہیں۔اور اُن کو یقین ہے کہ اُن کے ربّ کے سامنے اَور سارے اربابِ باطلہ ہیچ ہیں‘‘۔فرمایا کہ’’آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی۔ بلکہ دنیا میں بھی جو شخص ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہیں۔ تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔طرح طرح کے عذاب، خوف، خون، فقرو فاقے، امراض، ناکامیاں، ذلت وادبار کے اندیشے، ہزاروں قسم کے دکھ، اولاد، بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں الجھن۔غرض یہ سب آگ ہیں۔تو مومن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔ جب ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ان سب عوارض سے جو انسانی زندگی کو تلخ کرنے والے ہیں اور انسان کے لئے بمنزلہ آگ ہیں، بچائے رکھ‘‘۔(ملفوظات جلد3 صفحہ 145 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

دوسری دعا جس کی ہمیں بہت ضرورت ہے اس کی بھی بڑی اہمیت ہے، وہ سورۃ بقرۃ کی آخری آیت ہے جس کی میں نے تلاوت کی ہے جس میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ یہ دعا مانگو کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ کہ اے ہمارے رب! ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھول جائیں یا ہمارے سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے۔

بھول جانے کے معنی ہیں کہ کوئی کام کرنا ضروری ہے لیکن نہ کیا جائے۔ایک تو یہ کہ جان بوجھ کر نہیں چھوڑا بلکہ بھول گئے۔ دوسرے یہ کہ ہمیں اندازہ ہی نہیں تھا کہ اگر اس کو نہ کیا اور وقت پر نہ کیا تو اس کی ہمارے لئے کتنی اہمیت ہے۔ اور اس خیال میں رہیں کہ کوئی بات نہیں۔نہیں کیا تو کیا ہوا، معمولی سا کام ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ ہمیں بھولنے اور خطا کرنے سے بچا۔لیکن یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک اہم کام ہے، انسان کو تو علم نہیں کہ کونسا اہم ہے اور کونسا نہیں، اس کے نہ کرنے سے ہماری روحانی ترقی میں فرق آ سکتا ہے، ہمارے خدا تعالیٰ سے تعلق میں فرق آ سکتا ہے۔پس اے اللہ تُو ہمیں ایک تو ایسی غلطیاں کرنے سے بچا۔دوسرے اگر غلطیاں ہو گئی ہیں تو اس پر پکڑ نہ کر۔اسی طرح کسی کام کے غلط طریق سے کرنے سے یا ایسا کام کرنے سے جو ہمیں نہیں کرنا چاہئے، ہمیں پکڑ میں نہ لے۔ہمارا مؤاخذہ نہ کر۔ بلکہ ہماری خطاؤں کو معاف فرما اور معاف فرماتے ہوئے اُن کے بداثرات سے اور اپنی ناراضگی سے ہمیں بچا لے۔لیکن اگر ہم جان بوجھ کر ایک غلط کام کرتے جائیں یا غلط طریق پر کرتے چلے جائیں۔اپنی اصلاح کی طرف کوشش نہ کریں اور پھر یہ دعا بھی مانگتے ہیں تو پھر یہ دعا نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ اور دعا کے ساتھ ایک مذاق بن جائے گا۔پس دعائیں بہتر نتائج کے لئے ہوتی ہیں نہ کہ خدا تعالیٰ کو آزمانے کے لئے۔اس لئے جہاں اپنے عمل ہوں گے وہیں دعا بھی حقیقی دعا بنے گی۔اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اُس پر اُس کو کمال تک پہنچاؤ۔

پھر آتا ہے: رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔یعنی ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو پہلوں پر ڈالا گیا اور اُس کی وجہ سے اُنہیں سزا ملی۔

یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس کا نمازیں پڑھنے یا قرآنِ کریم کے جو احکامات ہیں ان سے اس کا تعلق نہیں۔اس میں یہ نہیں کہا کہ یہ ہمارے غیر معمولی بوجھ ہیں۔خدا تعالیٰ نے تو پہلے ہی فرما دیا۔لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکامات انسان کی طاقت اور وسعت کے مطابق دیتا ہے۔اس بوجھ نہ ڈالنے کے یہ معنی ہیں کہ بعض جرموں کی وجہ سے پہلے لوگوں کو سزائیں دی گئیں، وہ سزائیں ہم پر نازل نہ ہوں۔اور ہم سے وہ غلطیاں سرزد نہ ہوں جو پہلے لوگوں سے سرزد ہوئیں اور وہ تباہ ہو گئے۔اگر ہم غلطیاں بھی کرتے رہیں اور پھر کہیں کہ ہمیں سزا بھی نہ ملے جو پہلوں کو ملی تو یہ تو نہیں ہو سکتا۔یہ اللہ کے عمومی قانون کے خلاف ہے۔پس یہ دعا اور ساتھ برے اعمال سے بچنے کی کوشش ہی انسان کو اُس سزا سے بچاتی ہے۔ پہلے لوگوں کی خطاؤں کی وجہ سے اُن پر ایسی حکومتیں مسلّط کر دی گئیں جو اُن کے حقوق کا خیال نہیں رکھتی تھیں۔پس ہمیں ایسے حکمرانوں سے بچا جو ہمارے لئے سزا بن گئے ہیں اور تیری ناراضگی کی وجہ سے یہ سزا ہم پر مسلّط ہے۔اگر تو ناراضگی کی وجہ سے ہے تو بہت زیادہ درد سے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ صرف امتحان ہے تو اس امتحان کو بھی ہم سے ہلکا کر دے۔

پھر یہ دعا سکھائی کہ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ۔بعض دفعہ دوسروں کی سزا کا بھی اثر انسان پر پڑتا ہے۔یا کسی نہ کسی طریقے سے اثر پہنچ رہا ہوتا ہے۔اس لئے اس سے بچنے کی بھی دعا سکھائی کہ اللہ تعالیٰ دوسروں کے قصور کی سزا کے اثرات سے بھی بچائے رکھے۔لڑائی اور جنگ میں دہشت گردی کے حملوں میں جن کو مارنا مقصود نہیں ہوتا، وہ بھی مارے جاتے ہیں۔جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے، کسی خاص گروپ کو مارنا چاہتے تھے لیکن وہاں جو بھی گیا وہ مر گیا۔معصوم بچے بھی مر جاتے ہیں۔حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا ہے کہ مَالَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ کی شرط اس لئے ہے کہ یہاں ناراضگی کا سوال نہیں، بلکہ دنیاوی مسائل اور ابتلاؤں کا ذکر ہے۔ناراضگی تو خدا تعالیٰ کی چھوٹی بھی برداشت نہیں ہوتی لیکن چھوٹی تکلیف برداشت کر لی جاتی ہے۔ پس روحانی سزا میں یہ دعا ہے کہ ہمیں تیری کسی ناراضگی کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں۔مگر جب دنیاوی تکالیف کا ذکر آیا تو وہاں یہ دعا سکھائی کہ مجھے چھوٹے موٹے ابتلاؤں پر اعتراض نہیں۔مَیں یہ نہیں کہتا کہ ہمیشہ پھولوں کی سیج پر چلتا رہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی آزمائش کے لئے فرمایا ہے کہ میں امتحان لوں

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

گا۔البتہ وہ ابتلاء جو دنیا میں تیری ناراضگی کا موجب نہیں ہیں اور دنیا میں آتے رہتے ہیں، اُن کے بارے میں میری یہ دعا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ ابتلا میری طاقت سے بالا ہو۔ مومن ابتلاؤں کی خواہش نہیں کرتا۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں مومن کو آزماتا ہوں، اس لئے آزمائش کو آسان کرنے کی دعا بھی سکھا دی۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 659)

اور پھر فرمایا کہ یہ دعا کرو کہ وَاعْفُ عَنَّا۔ مجھ سے عفو کر اور بد نتائج سے مجھے بچا لے وَاغْفِرْلَنَا جو غلط کام میرے سے ہو گئے ہیں اُن کے نتائج اور اثرات سے مجھے بچا لے۔ میرے غلط کاموں پر پردہ ڈال دے اور یوں ہو جائے جیسے میں نے غلط کام کیا ہی نہیں۔

عفو کے معنی رحم کے بھی ہوتے ہیں اور جو چیز کسی انسان سے رہ جائے، اُس کا ازالہ اسی صورت میں ہوتا ہے کہ وہ مہیا کر دی جائے۔ پس وَاعْفُ عَنَّا میں یہ فرمایا کہ میرے عمل میں سے جو چیز رہ گئی ہے، یا میرے کام میں جو چیز رہ گئی ہے، تُو اُسے اپنے رحم اور فضل سے مہیا فرما دے۔ وَارْحَمْنَا۔ یعنی جو بھی میرے سے غلطیاں ہوئی ہیں اور میری ترقی کے راستے میں روک ہیں یا میری وجہ سے جماعتی ترقی پر اثر انداز ہو سکتی ہیں اُن غلطیوں کے متعلق مجھ پر رحم کر اور ترقیات کے راستے میں تمام روکوں کو دور فرما دے۔

اَنْتَ مَوْلٰنَا۔ کہ تو ہمارا مولیٰ ہے۔ ہمارا آقا ہے۔ لوگوں نے ہماری کمزوریاں تیری طرف منسوب کرنی ہیں۔ آج دنیا میں ایک ہی جماعت ہے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم جماعت ہیں۔ کوئی فردِ جماعت بھی جب کوئی حرکت کرتا ہے تو اُس کا اثر مجموعی طور پر بعض دفعہ جماعت پر ہی پڑ جاتا ہے۔ پس اے خدا! جب لوگوں نے کمزوریاں تیری طرف منسوب کرنی ہیں، لوگوں نے یہ کہنا ہے کہ یہ الٰہی جماعت کہلاتی ہے، دعویٰ کرتی ہے، اُسے بھی دوسروں کی طرح تکلیفیں پہنچ رہی ہیں اور سزائیں بھی مل رہی ہیں۔ پس اے مولیٰ! تُو ہمارا آقا ہے، ہم تیرے خادم ہیں۔ تُو ہم پر رحم کر۔ ہماری کمزوریاں تیری طرف منسوب ہوں گی، لوگ سمجھیں گے کہ یہ صرف ان کے دعوے ہیں ورنہ خدا تعالیٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور جو ہدایت اور تبلیغ کا کام ہم کر رہے ہیں اُس میں روکیں پیدا ہوں گی، اُس پر اثر پڑے گا اور لوگ ہدایت سے محروم ہو جائیں گے۔ پس ہم رحم کی بھیک مانگتے ہیں۔ اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا اقرار کرتے ہیں۔ تیرے سے عفو اور بخشش کے طلبگار ہیں۔

فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْن۔ پس اپنی خاص نظر ہم پر ڈالتے ہوئے ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔ اور جو لوگ ایسے کام کر رہے ہیں جس سے اسلام کی ترقی میں روک واقع ہو رہی ہے اُن پر تُو ہمیں غالب کر۔ اور تیرے نام اور تیری تبلیغ کو ہم دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔ آجکل صرف غیر مسلم ہی نہیں یا وہ لوگ جو خدا کو نہیں مان رہے وہی اسلام کے خلاف باتیں نہیں کر رہے بلکہ مسلمانوں میں سے بھی ایک طبقہ ایسا ہے جو اسلام کی تبلیغ کے راستے میں روک بن رہا ہے۔ بلکہ مسلمانوں میں سے زیادہ ایسے ہیں جو اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور غیر مسلم دنیا میں ہماری تبلیغ میں روک بن رہے ہیں۔ اسلام کے نام پر جو بعض شدت پسند گروہ بنے ہوئے ہیں، یہ لوگ شدت پسندی والا اسلام پیش کر رہے ہیں، اُس کا اثر ہماری تبلیغ پر بھی ہوتا ہے، ہو رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے خاص شدت کے ساتھ اس لحاظ سے بھی دعا کی ضرورت ہے۔

پھر دعاؤں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا جو الہامی دعا ہے کہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ (تذکرہ صفحہ 363 ایڈیشن چہارم شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ) کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ ہماری مدد فرمائے اور ہم پر رحم فرمائے۔ دنیا و آخرت کے حَسَنَہ سے ہمیں نوازتا رہے۔ یہ دعا بھی آجکل بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ مجھے بھی اس دعا کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ اس لئے یہ دعا خاص طور پر ہر احمدی کو پڑھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ دین اور دنیا اور آخرت کی حَسَنَہ سے ہمیں نوازے۔ نیکیوں پر قائم فرمائے۔ لغزشوں اور گناہوں کو معاف فرمائے اور آئندہ اُن سے ہمیشہ بچائے۔

پاکستان کے احمدیوں کو بھی خاص طور پر کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف خاص توجہ دیں۔ اپنی نمازوں میں ان دعاؤں کو خاص جگہ دیں۔ اور ہر احمدی دعاؤں کی وہ روح اپنے اندر پیدا کرے جو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے دعا کو کمال تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ کراچی میں ایک بم دھماکے سے ایک احمدی شہید ہو گئے۔ اسی طرح پاکستان میں ایک اور وفات بھی ہوئی ہے جو ہمارے ایک دیرینہ خادمِ سلسلہ تھے۔ تو ان دونوں کے جنازہ غائب میں نمازوں کے بعد پڑھاؤں گا۔ ان کے مختصر کوائف پیش کر دیتا ہوں۔

جو شہید ہوئے ہیں اُن کا نام مکرم و محترم مبشر احمد عباسی صاحب ابن مکرم نادر بخش عباسی صاحب ہے۔ 3/مارچ 2013ء کو ان کی شہادت ہوئی۔ مبشر احمد عباسی صاحب مرحوم کے خاندان میں آپ کے پڑدادا مکرم و محترم تونگر علی عباسی صاحب کے ذریعہ احمدیت آئی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ ان کا خاندان کا تعلق علی پور کھیڑا یا کھیڑا یوپی انڈیا سے تھا۔ آپ کے خاندان میں آپ کے دو پھوپھا محمد صادق عارف صاحب اور مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی درویش قادیان تھے۔ آپ کے دادا انڈین پولیس میں تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے زندگی وقف کر دی اور قادیان میں بطور انسپکٹر بیت المال کے خدمت کی توفیق پائی۔ مبشر احمد عباسی صاحب جو شہید ہیں، 1968ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ 45 سال کی ان کی عمر تھی۔ ملازمت کی غرض سے 1982ء میں کراچی چلے گئے۔ شہادت کے وقت کراچی کی ایک گارمنٹ فیکٹری میں ملازمت کر رہے تھے۔ 3/مارچ 2013ء کی شام نماز مغرب کے وقت عباس ٹاؤن کراچی میں ایک بم دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں 50 سے زائد افراد جاں بحق ہوئے اور متعدد افراد زخمی ہوئے۔ ان کی رہائش بھی عباس ٹاؤن میں ہی تھی۔ واقعہ سے پانچ منٹ پہلے کچھ ادویات وغیرہ لینے کے لئے گھر سے نکلے اور دھماکے کی زد میں آ گئے۔ شُنید ہے کہ مبشر عباسی صاحب دھماکے کی جگہ کے بہت قریب تھے اور موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ ابتدائی طور پر آپ کے لاپتہ ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ بعد میں ٹیلی فون پر اطلاع کے ذریعہ سے ہسپتال جا کر آپ کی شناخت ہوئی۔ مبشر عباسی صاحب انتہائی اچھی اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ بچوں اور اہلیہ کے ساتھ اور بہن بھائیوں کے ساتھ اچھا تعلق تھا۔ ان کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی خدیجہ مبشر بارہ سال کی اور ایک بیٹا نادر بخش دس سال کی عمر کے ہیں۔ ان کے علاوہ تین بہن بھائی ہیں۔

دوسرا جنازہ جو ہے وہ جماعت کے ایک دیرینہ خادم مکرم ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب کا ہے جن کی 3/مارچ 2013ء کو نوّے سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ آپ 16/اکتوبر 1923ء کو شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ اور ان کے والد حضرت سید سردار احمد شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ انہوں نے آپ کو پیدائش سے پہلے ہی وقف کر دیا تھا۔ آپ نے اسلامیہ کالج لاہور سے بی ایس سی کرنے کے بعد 1946ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایم ایس سی کیمسٹری کا امتحان پاس کیا۔ ایم ایس سی کرنے کے فوراً بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت مصلح موعود نے کیمسٹری کے لیکچرار کے طور پر تعلیم الاسلام کالج قادیان میں ان کا تقرر کر دیا۔ اور ان کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ کالج کے ابتدائی اساتذہ میں سے تھے۔ ہجرت کے بعد یہ پہلے لاہور اور پھر جب ٹی آئی کالج ربوہ منتقل ہوا ہے تو وہاں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔ 1956ء میں آپ یہاں لندن آئے اور 1958ء میں یونیورسٹی آف لندن سے آرگینک کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

ربوہ واپسی پر ٹی آئی کالج ربوہ میں 1963ء تک کیمسٹری پڑھاتے رہے۔ 1963ء میں پھر آپ لندن آئے اور 1964ء میں لندن یونیورسٹی سے پوسٹ ڈاکٹریٹ کیا۔ رائل انسٹیٹیوٹ آف کیمیکل سوسائٹی کے فیلو بنے اور اسی طرح 64ء سے 78ء تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پروفیسر، ہیڈ آف کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ اور کچھ عرصہ تک انچارج پرنسپل کے طور پر کام کیا۔ 1972ء میں جب کالج اور جماعت کے تعلیمی ادارے حکومت نے زبردستی لے لئے تو پھر ان کی وہاں سے گورنمنٹ کالج راولپنڈی ٹرانسفر کر دی گئی۔ پھر دوسرے دو کالجوں میں پرنسپل رہے۔ بہرحال 1986ء میں یہ ریٹائر ہوئے۔ اس کے بعد انہوں نے ربوہ کے تعلیمی اداروں کی حالت دیکھتے ہوئے اپنے سکول کھولے، پرائمری سکول بھی اور نرسری سکول بھی اور ہائی سکول بھی۔ اور کافی دیر تک جب تک کہ جماعت کے سکول دوبارہ وہاں نہیں کھلے ان کے سکول بڑا اچھا کام کرتے رہے اور بچوں کو سنبھالتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب انتہائی سادہ ہمدرد طبیعت کے مالک تھے ضرورتمندوں کی خدمت کرنے والے، اُن کی مدد کرنے والے تھے۔ جو تعلیم نہیں حاصل کر سکتے تھے اُن کی تعلیم میں مدد کرتے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ بڑا پیار و محبت کا سلوک تھا۔ مشورے بڑے مخلصانہ اور بڑے صائب ہوتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وقت میں جامعہ نصرت کالج برائے خواتین ربوہ میں سائنس بلاک کی تعمیر بھی آپ نے فرمایا تھا تو شاہ صاحب نے ہی کروائی تھی۔ قیامِ پاکستان کے بعد آپ سیکرٹری اصلاح و ارشاد لاہور مقرر ہوئے۔ 56ء تا 58ء لندن میں خدام الاحمدیہ کے قائد بھی رہے ہیں۔ اسی دوران سیکرٹری مال جماعت لندن کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ خلافت سے ان کا بڑا گہرا تعلق تھا۔ ان کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ ان کا پڑھانے کا طریقہ بھی بڑا سادہ تھا۔ میں نے بھی کچھ دن ان سے پڑھا ہوا ہے، طلباء کو دوست بنا کر پڑھاتے تھے۔ بڑی سادگی تھی۔ ان کے بارہ میں مجیب اصغر صاحب نے مجھے لکھا ہے کہ لنگر خانے میں پاکستان میں ڈیوٹیاں تھیں تو ایک دفعہ یہ لنگر خانے میں آئے۔ ان کے کچھ مہمان آ گئے تھے۔ روٹی لینی تھی۔ تو انہوں نے کہا کہ اچھا۔ اور گرم گرم روٹیاں وہ دینے لگے تو انہوں نے کہا کپڑا لائیں۔ کپڑے میں روٹی ڈال دوں۔ تو انہوں نے کہا کپڑا تو میں لایا نہیں، شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی، قمیض کا پلّو آگے کر دیا کہ اس میں ڈال دو اور لے کے چلے گئے۔ کوئی کسی قسم کا عار نہیں تھا کہ میں اس طرح روٹی اُٹھا کے جا رہا ہوں کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کو کھلانی تھی اور اس لحاظ سے بڑی سادگی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ اسی طرح شہید کے بھی درجات بلند فرمائے۔ ان کے بچوں کو صبر، ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔

بقیہ: **خطاب حضورِانور** از صفحہ 2

اُن کو بھی مَیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے زمانے کے امام کو اس لئے مانا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے والے بنیں۔ انہوں نے کسی شخص کی خاطر یا کسی عہدیدار کی خاطر امام الزمان کی بیعت نہیں کی۔ اُس کی پاکیزہ جماعت میں کسی کی خاطر شامل نہیں ہوئے۔ جب خدا تعالیٰ کی خاطر ہی تمام کام ہیں اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے ہی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے تو پھر کسی کے ذاتی رویّہ پر دل برداشتہ نہ ہوں اور مایوس نہ ہوں۔ آپ اُس پاکیزہ تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اگر ان باتوں کو نظر انداز کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی خاطر آپ کا ان برائیوں سے بچنے کا بدلہ اللہ تعالیٰ خود دے گا۔

پس ہمیشہ خدا اور اُس کے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ پیار، تعلق اور اطاعت کی تلاش میں رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے ایمانوں کو مضبوطی عطا کرتا چلا جائے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا، کئی دفعہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ ہر احمدی کو اپنے ایمان کی مضبوطی کی خاطر اور ثابت قدم رہنے کے لئے یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (آل عمران :9)۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے دل کو ہمیشہ سیدھا رکھے اور جس سچائی کو وہ احمدی ایک دفعہ حاصل کر چکا ہے اُس میں کبھی ٹیڑھا پن نہ آئے۔

اب میں دوبارہ عبادات و دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جلسہ کی غرض عبادات، نیکی کی باتیں سننا اور کرنا اور آپس میں محبت اور پیار پیدا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی مقصد نہیں ہونا چاہئے۔ آپ سب جو یہاں جلسہ پر اکٹھے ہوئے ہیں اور قادیان کے جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہو رہے ہیں، اس بات کو یاد رکھیں کہ یہ تین دن صرف اور صرف عبادات، دعاؤں، نیک کاموں کے سننے اور کرنے میں گزارنے ہیں۔ جلسہ پر مختلف علماء کی تقاریر ہوں گی اُن کو سنیں۔ کوئی نہ کوئی نئی بات علم میں آ جاتی ہے جو نیکیوں میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ اس لئے چاہے پڑھے لکھے عالم ہوں یا عام کم علم رکھنے والے جلسہ کی پوری کارروائی کو سنیں اور خاموشی سے اس ساری کارروائی کو سنیں اور اس دوران زیرِ لب دعائیں اور درود پڑھتے چلے جائیں۔ پھر جلسہ کے اوقات کے علاوہ بھی جو وقت ہے، وہ بھی دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزاریں۔ یہ ذکرِ الٰہی آپ کو اللہ تعالیٰ کے اور قریب کرنے کا باعث بنے گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ جلسہ پر آنے والوں کو یہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ:

"مجھے ایک اور خیال آیا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جلسہ کے ایام میں ذکرِ الٰہی کرو۔ اس کا فائدہ خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اُذْکُرُوْا اللّٰهَ یَذْکُرْکُمْ کہ اگر تم ذکرِ الٰہی کرو گے تو خدا تمہارا ذکر کرنا شروع کر دے گا۔ بھلا اُس بندے جیسا خوش قسمت کون ہے جس کو اپنا آقا یاد کرے اور بلائے۔ ذکرِ الٰہی تو ہے ہی بڑی نعمت خواہ اُس کے عوض انعام ملے یا نہ ملے۔ پس تم ذکرِ الٰہی میں مشغول رہو"۔ (خطبات محمود جلد چہارم صفحہ 258 زیر اہتمام فضل عمر فاؤنڈیشن)

پھر یہ ہے کہ ذکرِ الٰہی جب کریں گے تو غیر ضروری باتوں سے بھی بچیں گے اور ان سے بچنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔ ان سے پرہیز کریں کیونکہ جب تمام ماحول دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو گا تو یہ اجتماعی دعائیں جو دل سے نکل رہی ہوں گی جب اکٹھی ہو کر عرش پر پہنچیں گی تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے والی ہوں گی، یقیناً ہمیں دشمن کے ہر حملے سے محفوظ رکھنے والی ہوں گی۔

مخالفین مختلف رنگوں میں اعتراض کرتے رہتے ہیں اور احمدیوں کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔ جو احمدی پریشانی میں ہیں وہ لکھتے بھی رہتے ہیں۔ تو ایک اعتراض جو ہمیشہ سے مخالفین جلسہ کے بارہ میں کرتے رہے ہیں۔ پہلے قادیان اور ربوہ کے جلسہ کے بارے میں کہتے تھے، پھر خلیفۂ وقت کی شمولیت کی وجہ سے لندن کے جلسہ کے بارے میں بھی کہنے لگ گئے کہ احمدی اپنے جلسہ سالانہ کو حج کے برابر سمجھتے ہیں۔ اس بارے میں ایک بات واضح کر دوں کہ حج اسلام کے رُکنوں میں سے ایک رکن ہے اور احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور حقیقی مسلمان ہیں اور اسلام کے جتنے بھی ارکان ہیں اُن پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل بھی کرتے ہیں، یقین بھی رکھتے ہیں۔ اُن کو مانتے ہیں۔ لیکن ان اعتراض کرنے والوں سے کوئی پوچھے کہ جو تعلیم اور جلسے کے مقاصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں اُن میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نیکیاں بجا لانے کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ شک پڑا تھا کہ جلسہ کا جو مقصد تھا وہ پورا نہیں ہوا اور لوگوں نے جس طرح آپ کی خواہش تھی، جس طرح آپ چاہتے تھے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا نہیں کی تو آپ نے ایک سال جلسہ ملتوی کر دیا تھا۔ جب یہ سوچ آپ کی تھی اور خالصةً للہ ایک اجتماع آپ چاہتے تھے تو اس اجتماع کو جو اللہ کی خاطر اللہ کی عبادت کرنے والوں اور اللہ کی مخلوق سے ہمدردی اور پیار کو فروغ دینے والوں کا ہو، اگر کسی اجتماع سے تشبیہ دی جا سکتی ہے، اُس کی مشابہت اگر بتائی جا سکتی ہے تو اُس کے قریب ترین کی جو مشابہت ہے وہ حج کی ہے۔ ایسا دینی اجتماع صرف حج ہی ہے۔ اور یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں ہے ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا جواب بھی دیا ہوا ہے۔ حج کے حکم کے بارے میں (وضاحت) فرمانے کے بعد آپ نے فرمایا کہ "حج میں رَفَث، فُسُوق اور جِدَال نہ کرے۔ یہ اُس کے لئے جائز نہیں ہے (کہ وہ یہ چیزیں کرے۔) ہر وہ شخص جو حج کے لئے جاتا ہے اُس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج میں رَفَث، فُسُوق اور جِدَال نہ کرے۔ رَفَث کیا ہے؟" فرمایا کہ "جماع کو کہتے ہیں۔ یہ بھی حج میں منع ہے۔ لیکن اس کے معنی اور بھی ہیں جو یہاں چسپاں ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں (کہ) بدکلامی، گالیاں دینا، گندی باتیں کرنا، گندے قصے سنانا، لغو اور بیہودہ باتیں کرنا جسے پنجابی میں گپیں مارنا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی حج کو جاتا ہے تو اُسے کسی قسم کی بدکلامی نہیں کرنی چاہئے۔ گندے قصے نہ بیان کرنے چاہئیں۔ گپیں نہ ہانکنی چاہئیں۔ (اور) فُسُوق کے معنی ہیں اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نکل جانا۔ حاجیوں کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری سے باہر نہ نکلیں اور تمام احکام کو بجا لائیں۔ پھر جہاں لوگوں کا مجمع ہوتا ہے وہاں لڑائیاں بھی ہوا کرتی ہیں کیونکہ لوگوں کی مختلف طبائع ہوتی ہیں اور بعض تو ضدی واقعہ ہوتی ہیں۔ اس لئے ان میں ذرا ذرا سی بات پر لڑائی ہو جاتی ہے۔ مثلاً یہی کہ اُس نے میری جگہ لے لی، مجھے دھکا دے دیا وغیرہ۔ اس لئے فرمایا کہ لڑائی نہ کرنا۔ اس میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو بتایا ہے کہ جب تم حج کے لئے نکلو تو یہ تین باتیں یاد رکھو"۔ پھر آپ نے آگے فرمایا کہ "حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لئے مقرر کیا تھا۔ آج احمدیوں کے لئے دینی لحاظ سے حج تو مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی، وہ اُنہیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ ہمارے آدمیوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے حج کرتے ہیں۔ مگر وہ فائدہ جو حج سے مقصود ہے وہ سالانہ جلسہ پر ہی آ کر اُٹھاتے ہیں"۔ (یعنی اپنی تربیت جو کرنا مقصود ہے تو اپنے اندر صبر اور حوصلہ اور برداشت اور عبادت کا ذوق پیدا کرنا چاہئے۔" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اس غرض کے لئے نکلے وہ گندی اور لغو باتیں نہ کرے۔ خدا کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرے اور لڑائی جھگڑا بھی نہ کرے۔ پس مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اگر یہاں آ کر فائدہ اُٹھانا ہے تو ان احکام پر عمل کرو۔ ایک دوسرے سے فضول باتیں کرنا، گپیں ہانکنا، لغو اور بیہودہ قصے سننا سنانا اور بہت جگہ بھی ہوتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہی باتوں کو نابود کرنے کے لئے تلوار کھینچی ہے اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ان کو مٹا کر یہ اجتماع قائم کیا ہے۔ تو جس طرح اُس شخص کے لئے وہ حج بے فائدہ اور غیر مفید ہے جو رَفَث، فُسُوق اور جِدَال کو حج کے ایام میں نہیں چھوڑتا۔ اسی طرح اس جلسہ پر آنے والا وہ شخص بھی ثواب اور فائدہ سے محروم رہتا ہے جو ان باتوں کو نہیں چھوڑتا"۔ (خطبات محمود۔ جلد چہارم۔ صفحہ 254 تا 255۔ زیر اہتمام فضل عمر فاؤنڈیشن)

پس یہ حقیقت ہے۔ اب پاکستان میں بھی دیکھ لیں، احمدی اگر حج کرنا چاہے تو شور مچا دیتے ہیں۔ گزشتہ دنوں میں انہوں نے نیا پاسپورٹ ڈیزائن کیا تو اُس میں ایک مذہب کا خانہ نہیں تھا تو ایک شور پڑ گیا کہ مذہب کا خانہ کیوں نہیں رکھا گیا؟ ہیں یہ کیا ہو گیا؟ اتنا بڑا ظلم ہو گیا ہے۔ اس سے تو احمدی لوگوں کا پتہ نہیں لگے گا کہ یہ احمدی ہیں اور یہ حج کرنا شروع کر دیں گے۔ ایک طرف تو یہ اعتراض ہے کہ یہ احمدی حج پر نہیں جاتے۔ دوسری طرف یہ فکر کہ اگر مذہب کا خانہ نہ لکھا گیا تو یہ حج کرنا شروع کر دیں گے۔ اور پاکستان کی حکومت نے بھی جو کہ بیچاری مجبور حکومت ہے، اور 74ء کے بعد سے ہمیشہ رہی ہے، انہوں نے گھٹنے ٹیک دیئے پہلے ضد پر قائم رہے پھر کہہ دیا نہیں نہیں۔ ہم خانہ رکھ دیں گے۔ ان لوگوں سے میں کہتا ہوں کہ اگر آج بھی یہ لوگ امن کی ضمانت دیں کہ حج پر اگر احمدی جائیں گے تو شر نہیں پھیلے گا تو پھر دیکھیں کہ احمدی کس طرح حج کرتے ہیں۔ دنیا کے بہت سے ممالک سے جہاں یہ مذہب کے خانے نہیں رکھے ہوتے، اللہ کے فضل سے احمدی حج پر جاتے ہیں اور حج کرتے ہیں۔ پس اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کی باتیں کر کے مخالف اپنی طرف سے جماعت کے افراد میں بے چینی پھیلانا چاہتے ہیں۔ اُن کو پتہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کوئی دنیاوی جماعت نہیں ہے۔ یہ ایک الٰہی جماعت ہے، اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس میں شامل ہر احمدی، بچے، بوڑھے، جوان، مرد، عورت کا خدا تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین ہے اور وہ اس بات پر پختہ ایمان رکھتا ہے کہ یہ جماعت اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان رکھتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن آئے گا جب حج کے لئے بھی ایک احمدی امن سے سفر کر سکے گا۔ ہمیں یہ تو نہیں پتہ کہ تمہاری حرکتوں اور فتنہ و فساد کے خیالات رکھنے کی وجہ سے تمہارے حج قبول ہوتے ہیں کہ نہیں لیکن احمدی کو اللہ تعالیٰ ایمان مضبوط کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔ اور اُن میں سے ایک نشان جلسہ سالانہ بھی ہے جس میں پہلے صرف قادیان میں مختلف جگہوں سے لوگ اکٹھے ہوتے تھے۔ پھر اُس کے ساتھ پارٹیشن کے بعد ربوہ میں جلسہ ہونا شروع ہوا تو وہاں دنیا کے مختلف ممالک سے احمدی اکٹھے ہونا شروع ہوئے، ایک جگہ پر جمع ہونے شروع ہوئے۔ اور جب ظالمانہ قانون نے احمدیوں کو نیکیاں بجا لانے کے لئے اکٹھے ہونے کے اس ذریعہ کو بھی بند کر دیا تو پھر لندن

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0092 47 6212515
0044 20 3609 4712

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

میں خلیفۂ وقت کی موجودگی میں جلسے ہونے لگے اور احمدیت کے پروانے دنیا کے کونے کونے سے لندن اکٹھے ہونے شروع ہوگئے۔ پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے تمام دنیا اس جلسہ میں شامل ہونے لگ گئی اور ہر شہر، ہر محلّہ اور ہر گھر میں جلسہ کا ماحول بننا شروع ہوگیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے بہت سے ممالک میں جماعت کے اپنے سالانہ جلسے بھی ہوتے ہیں۔ مختلف ممالک میں براہِ راست خلیفۂ وقت کی موجودگی میں جلسے ہوتے ہیں۔ اور مَیں یہ بتا رہا ہوں کہ آج اس وقت یہ جلسہ جو یہاں فرانس میں ہو رہا ہے یہ اس سال کا کسی ملک کا نواں جلسہ سالانہ ہے جس میں براہِ راست مَیں نے شمولیت کی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف جگہوں اور مختلف دوروں میں اَور بہت سارے چھوٹے چھوٹے جلسے بھی ہوتے رہے۔ تو جلسہ سالانہ کی جن برکتوں کو سمیٹنے اور دعاؤں کی طرف توجہ کرنے اور وہ ماحول پیدا کرنے کے لئے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی تھی، یہ جلسے ہوتے ہیں۔ ہر جگہ چھوٹے اور بڑے پیمانے پر ہوتے ہیں۔ اور ہر جگہ احمدی ان جلسوں میں شامل ہو کے اللہ کے فضل سے اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کر رہا ہے۔

آج یورپ میں جہاں کرسمس اور چند دنوں بعد نئے سال کے منانے کی خوشی میں چھٹیاں ہیں، رخصتیں ہیں اور آج اس ماحول کی اکثریت اللہ کو یاد کرنے کی بجائے اس خوشی میں شرابیں پی کر مدہوش پڑی ہوئی ہے، ایک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہے جو یورپ کے اس دنیا دار اور فیشن میں سب سے زیادہ بڑھے ہوئے ملک اور اس شہر میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مزہ لینے کے لئے اور اُس کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے، اُس کا قرب پانے کے لئے اکٹھی ہوئی ہے اور جلسہ کر رہی ہے۔ جس کو اس ماحول کے لہو و لعب سے کوئی غرض نہیں ہے۔ کھیل کود سے کوئی غرض نہیں ہے۔ غرض ہے تو صرف یہ کہ اللہ کا ذکر بلند ہو اور اُس کے احکامات پر عمل ہو۔ اُس کی مخلوق سے پیار و محبت کا تعلق قائم ہو۔ اور یہ پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچے جس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ پھر اس وقت مسیح الزمان کی جماعت کے پروانے قادیان کی بستی میں ایسا ہی ماحول پیدا کرنے کے لئے دنیا کے مختلف ممالک سے بھی اور ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے بھی اکٹھے ہوئے ہیں۔ ایسے علاقوں سے جہاں سردی نہیں ہوتی جبکہ قادیان میں ان دنوں میں بے انتہا سردی ہوتی ہے۔ اور یہاں کی طرح ہیٹنگ کا انتظام بھی نہیں ہے۔ اتنے ہی ٹمپریچر میں کھلے میدان میں بیٹھے ہوں گے جبکہ آپ نے مارکی کے اندر بھی ہیٹنگ کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اور ان کے اپنے علاقوں میں جو دور سے آئے ہوئے ہیں بعض جگہوں پہ سردی نہ ہونے کی وجہ سے وہ گرم کپڑے بھی نہیں رکھتے اور نہ ہی رکھ سکتے ہیں کیونکہ غربت اُس کی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن ایمانوں کی گرمی نے اس ظاہری سردی کو پس پشت ڈال دیا ہے اور پیچھے کر دیا ہے۔ اب بتاؤ کوئی ہے جو ان ایمان والوں کا مقابلہ کر سکے۔ یہ ہیں جو مسیح موعود کے ماننے والے ہیں، جن کو اللہ اور اُس کے رسول کا صحیح فہم اور اِدراک حاصل ہے اور اسی وجہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جُوا اپنی گردن پر ڈالے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ پر مکمل ایمان رکھنے والے ہیں۔ ان میں سے قادیان کا مَیں ذکر کر رہا تھا، گزشتہ دنوں ہندوستان کے بعض علاقوں میں سے بعض قافلے جو جلسے پر آ رہے تھے تو ٹرین چلنے سے پہلے یا کہیں ٹرین سٹیشن پر رکی ہے تو اُس وقت مخالفین نے انہیں جلسہ پر جانے سے روکنے کی کوشش کی۔ ہمارے مبلغ اور معلم کو جو سفر کر رہے تھے اغوا بھی کر لیا۔ ایک جگہ پر ان کا ٹکٹ بھی چھین لیا اور اُس کی وجہ سے وہ سفر نہیں کر سکے۔ لیکن یہ مخالفین جانتے نہیں۔ یہ دنیا دار لوگ ہیں ناں، ایمان کو بھی دنیا کے ترازو میں تولتے ہیں۔ ان اوچھے ہتھکنڈوں سے ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو یاد رکھو تمہاری یہ گیدڑ بھبھکیاں، یہ ڈراوے ایمان کی حرارت والوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ تم ایک ٹرین کیا ہزار ٹرینوں پر حملے کرو، اُن کو روکو لیکن یاد رکھو کہ یہ گاڑی جو اَب چل چکی ہے، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلاموں کی گاڑی ہے جس کے مسافروں کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ یہ اب تم لوگوں سے ٹھہرنے والی نہیں ہے۔ اب جو بھی اس کے رستے میں آئے گا اُس کو یہ روندتی چلی جائے گی۔ یہ الٰہی تقدیر ہے۔ یہ اٹل تقدیر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ اس نے غالب آنا ہے۔

پس اے ایمان کی حرارت والو! اس نیک مقصد کے لئے سفر کرنے والو! ان مخالفتوں کی وجہ سے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو۔ دعاؤں پر زور دو۔ اپنی عبادتوں کو مزید سجاؤ اور ان دنوں میں قادیان کی فضا کو ذکرِ الٰہی سے معطر کر دو، بھر دو۔ ہر طرف ذکرِ الٰہی کی خوشبوئیں پھیلا دو۔ اللہ توفیق دے۔

اسی طرح جو یہاں فرانس میں شامل ہونے والے ہیں۔ اُن کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ یہ جلسہ کے جو تین دن ہیں انہیں دعاؤں میں صَرف کریں اور اپنی دعاؤں میں قادیان والے بھی اور یہاں یہ بھی اپنے ساتھ دوسرے احمدیوں کو بھی شامل کریں۔ واقفینِ نو کے لئے بھی دعائیں کریں کہ یہ بھی اللہ کی خاطر قربانیاں کرنے والوں کی فوج ہے، انشاء اللہ تعالیٰ، جس نے بڑے ہو کر امن اور محبت کا پیغام دنیا میں پھیلانا ہے۔ تمام واقفینِ زندگی کے لئے، کارکنوں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ احمدیت کے جلد تر غلبہ کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جو جلسہ میں شامل ہوئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا بھی وارث بنائے۔

اب دعا کر لیں۔ (دعا)

حکومت جاپان کی طرف سے جماعت احمدیہ کا خصوصی اظہار تشکر

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحبؓ جاپان کے محسن۔

(رپورٹ: انیس احمد ندیم۔ مبلغ انچارج جاپان)

11 مارچ 2011ء کے زلزلہ کے بعد جماعت احمدیہ جاپان فوری طور پر متاثرہ علاقہ میں پہنچی اور مسلسل چھ ماہ تک زلزلہ اور تسونامی کی تکالیف کا شکار اپنے جاپانی بھائیوں کی خدمت کی توفیق پاتی رہی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بے لوث خدمت پر جاپانی قوم نے غیر معمولی تشکر کا اظہار کیا۔ حکومت جاپان نے 12 مارچ 2012ء کو زلزلہ کی پہلی برسی کے موقع پر ٹوکیو میں ایک تقریب کا اہتمام کیا اور جماعت احمدیہ جاپان کے دو نمائندوں کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی۔ اس تقریب میں مختلف ممالک کے سفراء اور متعدد ممبران پارلیمنٹ شریک تھے۔ خدمت کرنے والوں میں سے صرف دو نمائندہ تنظیموں کو مدعو کیا گیا جس میں ایک جماعت احمدیہ جاپان تھی۔ خاکسار انیس احمد ندیم (نیشنل صدر و مبلغ انچارج) کے ساتھ مکرم مبشر احمد زاہد صاحب صدر جماعت ٹوکیو اس تقریب میں شریک ہوئے۔

جاپانی وزیر خارجہ Mr. Koichiro Genmba اور وزارت خارجہ کے دیگر اعلیٰ عہدیداران نیز ممبران پارلیمنٹ نے جماعت احمدیہ جاپان کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور مخصوص جاپانی انداز میں بار بار جھک کر شکریہ ادا کرتے رہے۔ جاپانی وزیر خارجہ کے ساتھ اس عرصہ میں دو دفعہ ملاقات کا موقع ملا اور تفصیل کے ساتھ جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کا موقع بھی ملا۔

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحبؓ جاپان کے محسن

جاپانی وزارت خارجہ کے نمائندوں کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے جب خاکسار نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ذکر کیا کہ وہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے اور احمدی تھے تو وزارت خارجہ کے افسران کی عقیدت دیدنی تھی۔ حضرت چوہدری صاحب کا نام آتے ہی وزارت خارجہ کا ہر عہدیدار نہایت محبت اور احترام سے حضرت چوہدری صاحب کا ذکر کرتا۔

جاپانی وزارت خارجہ کے جنوبی ایشیائی امور کے ڈائریکٹر مکرم ہیروشی تاجیما صاحب نے خاکسار سے بیان کیا کہ جنگ عظیم دوم میں شکست کے بعد 1951ء میں سان فرانسسکو میں ایک عالمی کانفرنس منعقد ہوئی۔ ایشین ریجن میں سے ہندوستان کو مدعو نہ کیا گیا اور چین ابھی مکمل ممبر نہیں بنا تھا اور اس سارے ریجن کی نمائندگی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کر رہے تھے۔

اس کانفرنس میں جنگ میں شکست کے بعد جاپان کو ایک معاہدہ کا پابند کرنا تھا اور جنگ کے حوالہ سے تاوان وغیرہ کے مسائل کے لیے ایک حل پیش کیا جانا تھا۔ ہیروشی تاجیما صاحب نے خاکسار سے بیان کیا کہ امریکہ اور اتحادیوں کی طرف سے ایک کانفرنس میں ایک اعلامیہ پیش کیا گیا جس میں جاپان کو کھربوں ڈالر تاوان کا پابند کیا گیا اور دیگر بہت سی ایسی شرائط پیش کی گئیں جو شکست خوردہ جاپانی قوم کے لیے ذلّت آمیز تھیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب یہ معاہدہ کانفرنس میں پیش ہوا تو چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات درست ہے کہ جاپان جنگ ہار چکا ہے، اور یہ بھی درست ہے کہ جاپان کو کسی معاہدہ کا پابند کرنا ضروری ہے، لیکن یہ اعلامیہ جو پیش کیا گیا ہے یہ جاپانی قوم کے لیے ذلّت آمیز ہے اور اس میں ان کی عزت نفس کا بھی خیال نہیں رکھا گیا۔ لہٰذا اس میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت چوہدری صاحب کے بیان فرمودہ مؤقف کو ایسی پذیرائی ملی کہ کانفرنس کے شرکاء بھی آپ کے ہم خیال ہوگئے اور ایک نیا معاہدہ طے پایا۔

جاپانی وزیر خارجہ اور دیگر افسران کے بقول حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا یہ ایک ایسا احسان ہے جسے ہم ساری عمر نہیں بھول سکتے، بلکہ یہی وہ احسان ہے جس وجہ سے جاپانی قوم معاشی طور پر بھی دوبارہ اٹھنے کے قابل ہوسکی۔

اسی طرح انہوں نے بیان کیا کہ اس کے بعد حضرت چوہدری صاحب کے ساتھ جاپانیوں کے مراسم بڑھے اور دراصل آپ ہی پاکستان اور جاپان کے تعلقات کے بانی ہیں اور حضرت چوہدری صاحب کی ذاتی دلچسپی سے کراچی میں پہلا جاپانی قونصل خانہ قائم ہوا اور صدر ایوب خان نے جاپان کا اور جاپانی وزیر اعظم نے پاکستان کا دورہ کیا۔ بلکہ اس وقت پاکستان کی معاشی حالت چونکہ جاپان سے بہتر تھی لہٰذا معاشی میدان میں بھی آپ نے جاپان کی مدد کی۔

مکرم ہیروشی تاجیما صاحب اور وزارت خارجہ کے دیگر افسران نے خاکسار سے بیان کیا کہ وہ کئی سالوں سے حکومت پاکستان اور جاپان میں پاکستانی سفارت خانہ سے اس کانفرنس کے مزید ریکارڈ کے بارہ میں درخواست کر رہے ہیں لیکن اس کا زیادہ ریکارڈ نہیں ملتا۔

اس سلسلہ میں ایک موقع پر وزارت خارجہ کے جنوبی ایشیائی امور کے افسران کے ساتھ میٹنگ ہو رہی تھی تو تاجیما صاحب اپنے عملہ کو کہنے لگے کہ انیس احمد ندیم کو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے وہ دستخط لا کر دکھائیں جو آپ نے اس موقع پر کئے اور جاپانی وزارت خارجہ نے اسے بڑی محبت سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ ان دستخطوں کی کاپی بھی انہوں نے خاکسار کو دی۔

ایک اور افسر نے جو اردو زبان بھی جانتے ہیں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی تصنیف ''تحدیث نعمت'' کا مطالبہ کیا اور کہنے لگے کہ سفارتی آداب کو سمجھنے کے لیے اس سے بہترین کتاب شاید کوئی اور نہ ہو۔

جائیداد برائے فروخت

ربوہ کے بالکل وسطی علاقہ بالمقابل ایوان محمود، جائیداد (مکان اور دکانیں) برائے فروخت ہے۔ (ڈیلر حضرات سے معذرت)

رابطہ: انس احمد۔ حال لندن

فون: +44-7917275766

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے 61ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

33 ہزار سے زائد افراد کی جلسہ میں شمولیت۔ مختلف اہم سیاسی و سماجی شخصیات کی جلسہ میں شمولیت اور جماعت احمدیہ کی مساعی پر خراج تحسین۔ پریس اور میڈیا میں کوریج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔ چار ممالک کے وفود کی جلسہ میں شمولیت۔

(رپورٹ حافظ سید شاہد احمد۔ مبلغ نائیجیریا)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کو 61واں جلسہ سالانہ نائیجیریا جمعہ، ہفتہ، اتوار 23-22-21 دسمبر 2012ء بمقام جامعہ احمدیہ، الارو۔ نائیجیریا منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد لله علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ سے قریباً دو ماہ قبل ہی جلسہ سالانہ کی تیاری شروع کردی گئی تھی اس سلسلہ میں جلسہ سالانہ نائیجیریا کے بارے میں مختلف طریق پر تشہیر کا انتظام کیا گیا۔ جس میں لیف لیٹس، پوسٹرز اور لیگوس میں دو مختلف روٹس کی بسوں پر جلسہ سالانہ کے اشتہارات لگوائے گئے۔ اوگوں سٹیٹ (Ogun State) ریڈیو پر پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا جس میں اخباری نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اس ریڈیو پروگرام میں احباب کو جلسہ کی اغراض و مقاصد کے بارے میں آگاہ کیا گیا نیز ان کے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ بعدازاں اس پروگرام کے متعلق خبریں بھی شائع اور نشر ہوئیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

جلسہ کی کامیابی کے لئے ملکی سطح پر صدقہ کے طور پر جانوروں کی قربانی کا پروگرام بنایا گیا۔ اس سلسلہ میں جماعتی ہیڈ کوارٹر میں تین بکرے صدقہ کے طور پر جلسہ سے قریباً ایک ہفتہ قبل ذبح کئے گئے اور ان کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اور باقی جماعتوں نے بھی اس پروگرام میں بھرپور حصہ لیا۔ اسی طرح چار بکروں کی قربانی جلسہ گاہ جامعہ احمدیہ الارو میں بھی کی گئی۔

جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں میٹنگز گاہے بگاہے ہوتی رہیں۔ جس میں جلسہ گاہ کی تیاری، مہمانوں کے سفر اور قیام کا انتظام، ضیافت و آب رسانی، راستوں کی نگرانی اور حکومتی عہدیداران سے رابطہ اور انہیں جلسہ میں مدعو کرنے کے حوالوں سے تجاویز مرتب کی گئیں اور انہیں حتمی شکل دے کر ان پر عمل درآمد کیا گیا۔

مورخہ 18 دسمبر 2012ء کو مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا جہاں مکرم امیر صاحب نے کارکنان کو نصائح کیں۔

جلسہ کے تینوں دن نماز تہجد کا التزام اور نماز فجر کے بعد درس کا اہتمام رہا۔

۞...... پہلے روز صبح 10:00 بجے تبلیغ و تربیت سیمینار کا آغاز ہوا۔ جس کی صدارت مکرم عبدالخالق نیر صاحب مشنری انچارج نائیجیریا نے کی۔ تلاوت وقصیدہ کے بعد صدر مجلس نے اپنے خطاب میں بتایا کہ یہ سیمینار کس لئے ہو رہا ہے۔ قرآن کریم نے اس بارے میں کیا فرمایا ہے۔ نیز بتایا کہ ہم سب کا فرض ہے کہ تبلیغ کریں اور پیغام حق پہنچائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بھی یہی منشاء ہے کہ ہر احمدی داعی الی اللہ بن جائے۔

اس پروگرام میں دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر ڈاکٹر سعید تمیہی (Dr Saeed Timihin) صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے کی۔ تقریر کا عنوان تھا: "Tabligh: Important Duty of Every Ahmadi"۔ اس کے بعد دوسری تقریر مکرم عبدالخالق نیر صاحب مشنری انچارج نائیجیریا نے کی جس کا عنوان تھا "Securing the Future through Tarbiyyat"۔ ہر دو تقاریر کا خلاصہ دو مقامی زبانوں ہاؤسا اور یوروبا میں بھی پیش کیا گیا۔

اس کے بعد حاضرین نے مقررین سے بعض سوالات کئے۔ اور مقررین نے ان سوالات کے جوابات دیئے۔ اس پروگرام کے آخر پر صدر مجلس نے دعا کروائی اور یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

۞...... شام چار بجے جلسہ سالانہ کے پہلے دن کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم الحاجی الحسن صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے کی۔ تلاوت وقصیدہ کے بعد لوائے احمدیت اور نائیجیریا کا قومی پرچم لہرایا گیا۔ اس کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب نائیجیریا مکرم داؤدا۔اے۔ راجی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا جس کا مکمل ترجمہ ہاؤسا اور یوروبا زبانوں میں بھی کر کے حاضرین کو سنایا گیا۔

اس کے بعد صدر مجلس نے ابتدائی کلمات کہے۔ جس میں صدر مجلس نے جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد کی بابت حاضرین کو بتایا۔ نیز دعا کی کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس جلسہ سے احسن رنگ میں مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آخر پر دعا کروائی۔

اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ اور پھر مجلس سوال وجواب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بعض معلمین سلسلہ نے سوالات کے مدلل اور تسلی بخش جوابات دیئے۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے دن کا خطبہ جمعہ Repeat ٹیلی کاسٹ میں سنانے کا انتظام کیا گیا۔

۞...... دوسرے دن کے پہلے اجلاس کا آغاز صبح 10:00 بجے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر مشہود اے فشولا صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے کی۔ اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر سعید تمیہی صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ نائیجیریا نے کی۔ جس کا عنوان تھا "Love of the Promised Messiah as for the Holy Prophet saw"۔ اس کے بعد دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر مشہود اے فشولا صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے کی جس کا عنوان تھا "Islam and Sustanable Development"۔ ہر دو تقاریر کا مقامی زبانوں ہاؤسا اور یوروبا میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

۞...... اس کے بعد جلسہ میں شامل ہونے والے بعض مہمانان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس اجلاس میں شامل ہونے والے معزز مہمانان کرام کے اسماء یہ ہیں:

1. His Royal Majesty, Oba Abdul Hazeez Olu Adeyemi, Alara of Aremoko Ekiti, Ekiti State.
2. His Royal Majesty, Oba Kehinde Gbadewole Olugbenle, the Olu of Ilaro and Paramount Ruler of Yewaland, Ilaro, Ogun State.
3. His Royal Majesty, Oba Busari Alamu Adetona, Orimadegun III, Obaladi of Afon Land, Afon, Ogun State.
4. His Royal Majesty, Oba Mikail Salako, Adokun of Igan Okoto.
5. Representative of His Excellence, Senator Ibikunle Amosun, Executive Governor of Ogun State.
6. Rt. Hon. Sirajudeen Adekunbi Ishola, Speaker Ogun State House of Assembly.
7. Hon. Aina Nurudeen Akinpelu, Member Ogun State House of Assembly.
8. Ambassador Ogunnaik, Chief of Staff of Ogun State Government.
9. Hon. Alhaji Safiu Alani Amoo, Executive Chairman, Yewa South Local Government.
10. The Commissioner of Information and strategy Alhaji Yusuf Olanyowu.
11. The Deputy Chief of Staff Alhaji Shuaib Salaisu.
12. Dr. G.A. Dada, Yewa South Local Government, Christian Association Nigeria (CAN)
13. Alhaji Abdullahi A. Muhammad, Sarki Hausa U.K.E, Nassrawa.
14. Imam Alhaj Abdullah, Chief Imam of Idi-Ode, Akinele Local Government, Monatan, Ibadan.
15. Hon. Ishaq Aderomun, Chairman Ipokia Local Government.
16. Captain Hassan Raji, Former Director Harber Nigerian Ports.

اختتامی کلمات اور معزز مہمانان کرام کے شکریہ کے بعد صدر مجلس نے اختتامی دعا کروائی اور اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ اسی دوران معزز مہمانوں نے جماعت احمدیہ کی طرف سے لگائی گئی نمائش کا وزٹ کیا۔

۞...... نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد بعض نکاحوں کا اعلان مکرم عبدالخالق نیر صاحب مشنری انچارج نائیجیریا نے کیا۔

۞...... شام ساڑھے چار بجے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں بھی دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم عبدالعظیم صاحب مبلغ سلسلہ نائیجیریا نے کی جس کا عنوان تھا: "Holy Prophet's (saw) Love for all Humanity"۔ دوسری تقریر بیرسٹر بشیر بدرو صاحب نے کی جس کا عنوان تھا "Islam and Human Rights"۔ ہر دو تقاریر کا مقامی زبانوں ہاؤسا اور یوروبا میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

۞...... نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا گیا۔ اور کھانے کے وقفہ کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔ جس میں مبلغین و معلمین سلسلہ نے سوالات کے مدلل اور تسلی بخش جوابات دیئے۔

۞...... جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا اجلاس صبح آٹھ بجے شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد معلم محمد قاسم صاحب نے تقریر کی جس کا عنوان تھا: "Holy Prophet (saw): True Liberator of Women"۔ اس تقریر کا مقامی زبانوں ہاؤسا اور یوروبا میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

۞...... اس کے بعد مکرم مشہود اے فشولا صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے اختتامی کلمات کہے۔ آپ نے کہا کہ ہمیں اسلامی احکامات کی پابندی کرنی چاہئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اپناتے ہوئے امن و سلامتی کو دنیا میں فروغ دینا چاہئے۔ اپنے نمونوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام ہونے کا ثبوت دینا چاہئے تا دنیا کو پتہ چلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر عظیم تعلیم جو دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی امان میں رکھے اور اسلام کی حقیقی تعلیم کے مطابق زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۞...... 10:30 بجے صبح مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے دعا کروائی۔ جس کے ساتھ جماعت احمدیہ نائیجیریا کا 61واں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ کی حاضری 33,480 رہی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

۞...... جلسہ میں 4 ممالک ریپبلک آف بینن، اکٹوریل گنی، کیمرون اور چاڈ کے وفود نے شرکت کی۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لجنہ جلسہ گاہ میں بھی تمام پروگرام براہ راست دکھانے کے لئے بڑی بڑی اسکرینیں لگائی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ ان کے اپنے پروگرام بھی ان کی مارکی میں جاری رہے۔

۞...... جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بک اسٹال بھی لگایا گیا تھا جہاں سے احباب کرام نے کتب خریدیں اور اس کو پسند کیا۔

۞...... جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کھانے کی تیاری کے لئے لجنہ اور مردانہ کچن کا الگ الگ انتظام کیا گیا تھا جس کی وجہ سے کھانے کی پکوائی اور تقسیم کا کام نہایت تسلی بخش رہا۔ جبکہ شاملین کے لئے پہلی بار ٹینٹ لگا کر کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا۔

۞...... اسی طرح جلسہ سالانہ کے دوران میڈیکل کلینک کا بھی انتظام تھا۔ جہاں مریضوں کے چیک اَپ کے لئے 12 ڈاکٹرز کے علاوہ 15 نرسز اور 7 فارمیسسٹ موجود رہے۔ اور دوران جلسہ 793 مریضوں کا معائنہ کرنے کے بعد انہیں دوائی بھی دی گئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

آخر پر مولا کریم سے دعا ہے کہ وہ آئندہ بھی ہمیں اپنے فضل اور رحم سے ان امور کو بہتر طریق پر انجام دینے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور اپنی تائید و نصرت کے نشان آئندہ بھی ہمیں اسی طرح سے دکھاتا چلا جائے۔ آمین

تاریخ احمدیت سے

احمدیہ مسلم سپین مشن کا احیاء

سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے دل میں سپین کے اندر از سرِ نَو اسلامی حکومت قائم کرنے کی اس درجہ تڑپ تھی کہ جب مارچ 1946ء میں برطانوی وزارتی مشن ہندوستانی سیاست کی گتھیاں سلجھانے کے لئے ہندوستان آیا تو حضورؓ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''کیا سپین میں سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اسے بھول گئے ہیں؟ ہم یقیناً اسے نہیں بھولے۔ ہم یقیناً ایک دفعہ پھر سپین کو لیں گے ...... ہماری تلواریں جس مقام پر جا کر کُند ہوگئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا اور اسلام کے خوبصورت اصول کو پیش کر کے ہم اپنے ...... بھائیوں کو خود اپنا جزو بنالیں گے''۔

اس اعلان پر ابھی دو ماہ بھی نہیں ہوئے تھے کہ مجاہد تحریک جدید مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر اور مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی 3/احسان (جون) کو سپین کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر لانے کا عزم کر کے لندن سے روانہ ہوئے اور 10/ماہِ احسان (جون) کو اس کے دارالحکومت میڈرڈ میں پہنچ گئے۔ دونوں احمدی جوان قریباً چھ ماہ سے دوسرے مجاہدین کے ساتھ لنڈن میں مقیم تھے اور نہایت بے تابی سے سپین میں داخلہ کی اجازت کا انتظار کر رہے تھے۔

مجاہدین سپین کے پہنچنے پر حضرت مصلح موعودؓ کا نہایت اہم بیان

سیّدنا المصلح الموعودؓ نے فرزندان احمدیت کے سپین میں پہنچنے کی اطلاع پر مسجد مبارک قادیان میں ایک تقریر کرتے ہوئے سپین میں مسلمانوں کے شاندار عروج اور دردناک زوال کی تاریخ پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا:

''اسلامی تاریخ میں ایک نہایت ہی اہم واقعہ سپین پر اسلامی لشکر کا حملہ ہے جس سے یورپ میں اسلام کا قیام ہوا۔ یوں تو سارے انسان ہی خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک جیسے ہیں اور کسی جماعت یا کسی طبقہ کو کسی دوسرے جماعت پر فوقیت نہیں۔ لیکن یورپ اس اسلامی حملہ کے بعد سارے مشرق پر چھا گیا۔ گویا یہ اسلامی حملہ ایسا تھا جس نے ذوالقرنین کے بند کو توڑ دیا۔ یورپ سویا ہوا تھا اسلامی حملہ نے اسے بیدار کر دیا۔ یورپ غافل تھا اسلامی حملہ نے اسے ہوشیار کر دیا۔ اس نے بیدار ہوتے ہی ایشیا اور افریقہ پر قبضہ کر لیا۔ مسلمان اگر ہمّت دکھاتے اور جو چیز ان کو دی گئی تھی اسے مضبوطی سے پکڑے رکھتے اور اپنی طاقت کو کمزور ہونے سے بچاتے تو آج مسلمانوں کی یہ حالت نہ ہوتی کہ بجائے اِس کے کہ ایشیا یورپ پر قابض تھا آج یورپ ایشیا پر قابض ہے۔ اور بجائے اس کے کہ اسلام کے غلبہ اور شوکت کی وجہ سے یورپ میں عیسائیت کا نام ونشان نہ ملتا آج عیسائیت ایشیا میں اسلام کو کمزور کر رہی ہے......۔

اس ملک میں آج تک مسلمانوں کے بنائے ہوئے عالی شان محلات موجود ہیں۔ غرناطہ اور قرطبہ میں اِس اِس قسم کے محلات تھے کہ تاج محل ان کے مقابل پر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ انسان جب ان کے کھنڈرات کی تصویروں کو دیکھتا ہے تو عش عش کر اُٹھتا ہے۔ غرناطہ میں ہزاروں باغات تھے۔ مسلمانوں کے وقت میں جگہ جگہ لائبریریاں تھیں۔ بعض کتب میں لکھا ہے کہ چھ سات سو کے قریب وہاں لائبریریاں تھیں اور بعض لائبریریوں میں لاکھ لاکھ ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ کتابیں تھیں۔ سارا یورپ وہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتا تھا جس طرح آج لوگ برلن اور انگلینڈ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں یہی حال اس وقت قرطبہ اور غرناطہ کا تھا اور فرانس کی یونیورسٹیوں میں اٹھارھویں صدی تک وہاں کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھائی جاتی رہی ہیں۔ جس ملک میں مسلمانوں نے اس شان سے حکومت کی آج وہاں کوئی ایک مسلمان بھی نہیں ملتا۔ کوئی غیر ملک سے وہاں تعلیم کے سلسلہ میں یا اور کسی کام کے لئے گیا ہو تو اور بات ہے لیکن اس ملک کا کوئی باشندہ مسلمان نظر نہیں آئے گا۔ وہ لوگ جنہوں نے سینکڑوں سال تک سپین پر حکومت کی وہ آج سپین کے زیرِ نگیں ہیں اور وہ لوگ جو سپین کے بادشاہ تھے آج سپین کے غلام ہیں۔ یہ واقعات ایسے اہم ہیں جن کو کسی وقت بھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ آٹھ سو سال کی حکومت کوئی معمولی بات نہیں لیکن آج اس ملک کی یہ حالت ہے اس میں کسی مسلمان کی ہوا تک سونگھنے کو نہیں ملتی۔ اندلس میں مسلمانوں کو جو شان وشوکت حاصل تھی اور پھر اس کے بعد جو سلوک وہاں کے مسلمانوں سے کیا گیا اسی طرح صقلیہ میں مسلمانوں کا جو رُعب و دبدبہ تھا اور اس کے بعد جس طرح انہیں وہاں سے نکالا گیا جب مَیں نے یہ حالات تاریخوں میں پڑھے تو مَیں نے عزم کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی تو مَیں ان علاقوں میں احمدیت کی اشاعت کے لئے اپنے مبلّغین بھجواؤں گا جو اسلام کو دوبارہ ان علاقوں میں غالب کریں اور اسلام کا جھنڈا دوبارہ اس ملک میں گاڑ دیں۔

پہلے مَیں نے ملک محمد شریف صاحب کو اس ملک میں بھیجا لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہاں اندرونی جنگ شروع ہوگئی اور سپین کے انگریزی قنصل نے ان سے کہا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں، پھر مَیں نے ان کو اٹلی بھیج دیا۔ مگر اب جو وفود گئے ہیں ان میں مَیں نے سپین کو بھی مدّ نظر رکھا ہے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مبلّغ سپین کے دارالسلطنت میڈرڈ میں پہنچ گئے ہیں جیسا کہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ دو آدمی اتنے بڑے علاقہ کے لئے کافی نہیں ہو سکتے اور ہمیں اس کے لئے مزید کوشش جاری رکھنی ہوگی مگر سرِ دست ہم ان دو کو ہی ہزاروں کا قائمقام سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے لئے کثرت سے اہم مقامات پر نئے تبلیغی رستے کھل رہے ہیں اور وہاں سے پیاسی روحیں پکار رہی ہیں کہ ہماری سیرابی کا کوئی انتظام کیا جائے لیکن ہمارے پاس نہ اتنی تعداد میں آدمی ہیں کہ ہم ہر آواز پر ایک وفد بھیج دیں اور نہ ہی وفود بھیجنے کے لئے اخراجات ہیں۔ ایسے حالات میں ایک مومن کا خون کھولنے لگتا ہے، خصوصاً سپین اور صقلیہ کے واقعات کو پڑھ کر تو اس کا خون گرمی کی حد سے نکل کر ابلنے کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ جہاں ہمارے آباء واجداد نے سینکڑوں سالوں تک حکومتیں کیں اور وہ ان ممالک کے بادشاہ رہے وہاں مسلمانوں سے یہ سلوک کیا گیا کہ ان کو جبراً عیسائی بنالیا گیا اور آج وہاں اسلام کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں۔ پھر یہ علاقے اِس لحاظ سے بھی خصوصیّت رکھتے ہیں کہ وہاں سے تمام یورپین ملکوں میں تبلیغ کے رستے کھلتے ہیں۔ پس اس فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی، ضرورت ہے متواتر قربانی کی، ضرورت ہے بلند عزائم کی''۔ (تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 26 تا 29)

سپین کی نسبت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی پُرشوکت پیشگوئی

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے سپین کے مستقبل کی نسبت ایک نہایت پر شوکت پیشگوئی 29/ماہِ احسان/جون 1349ھ بمطابق 1970ء کو فرمائی۔ حضور نے ارشاد فرمایا:۔

''ہم مسلمان سپین میں تلوار کے ذریعہ داخل ہوئے اور اس کا جو حشر ہوا وہ ظاہر ہے۔ اب ہم وہاں قرآن لے کر داخل ہوئے ہیں اور قرآن کی فتوحات کو کوئی طاقت زائل نہیں کر سکتی''۔ (تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 71)

لجنہ اماء اللہ سیرالیون کا چوتھا سالانہ اجتماع

(رپورٹ: مبشرہ فردوس۔ سیرالیون)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے لجنہ اماء اللہ سیرالیون کو مرکزی شہر فری ٹاؤن میں مورخہ 15 اور 16 دسمبر 2012ء کو اپنا چوتھا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں 10 ریجنز سے 502 لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔ الحمدللہ علی ذلک۔ مربیان کرام اور صدران وسیکرٹریان لجنہ اماء اللہ نے اجتماع کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کیا۔ اجتماع کے لئے مرکزی مسجد (بیت السبوح) کے ہال کو مختلف خوبصورت بینرز اور پوسٹرز کے ساتھ سجایا گیا تھا۔

اجتماع کا پہلا دن

ملک کے دوسرے صوبوں سے ممبرات لجنہ و ناصرات ایک روز قبل پہنچنا شروع ہوگئی تھیں جن کی رہائش کے لئے احمدیہ سیکنڈری سکول کے کمروں میں انتظام کیا گیا تھا۔ تمام شاملین اجتماع کو رجسٹریشن کارڈ جاری کئے گئے۔

15 دسمبر کو نماز ظہر وعصر کے بعد کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ خاکسارہ نے لجنہ کا عہد دہرایا۔ مقامی بچی عزیزہ Nemata Koroma (نعمتہ کوروما) نے اردو زبان میں بڑی خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن، حفظ احادیث ودعائیں، نظم خوانی، تقریر اور مقابلہ دینی معلومات شامل ہیں۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی اور کھانے کے بعد شاملین اجتماع نے گزشتہ سال منعقد ہونے والے اجتماع کی ویڈیو ملاحظہ کی۔

اجتماع کا دوسرا دن

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس کے بعد مہمانوں کو ناشتہ کروایا گیا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد عہد دہرایا گیا اور پھر نظم پڑھی گئی۔ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ مکرمہ سلمٰی کالوں صاحبہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور مہمانان کرام کا تعارف کروایا۔

جنرل سیکرٹری مسز للیاں سونگو صاحبہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد ریجنل صدران لجنہ اماء اللہ نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔

پہلی تقریر محترمہ Marima Sowa نے ''لجنہ آرگنائزیشن کیا ہے؟'' کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسری تقریر Messi Mewa نے Status of Woman in Islam کے موضوع پر کی۔

تیسری تقریر Hawa Alzabith صاحبہ نے Blessings Of Khilafat کے موضوع پر کی۔

چوتھی تقریر Kadie Yillah صاحبہ نے Training of children کے موضوع پر کی۔

اس کے بعد مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر و مشنری انچارج نے اپنی تقریر میں خواتین کو اہم نصائح کیں۔

اس اجتماع میں مختلف مساجد سے غیر از جماعت مہمان عورتیں بھی شامل ہوئیں۔ انہوں نے پروگرام کو بہت سراہا۔ ان تمام مہمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے موضوع پر کتاب بطور تحفہ پیش کی گئی۔

مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز لینے والی لجنہ و ناصرات میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے اور مجلس عاملہ کی عہدیداران کو بھی حوصلہ افزائی کے انعامات اور اچھی کارکردگی کے سرٹیفکیٹ دئے گئے۔ مجموعی طور پر Mile 91 ریجن اوّل قرار پایا اور ٹرافی کا حق دار ٹھہرا۔

اجتماع کے پروگرام کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

بعد ازاں کھانا پیش کیا گیا اور اس کے بعد تمام وفود واپس تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس اجتماع میں شامل ہونے والی تمام لجنہ وناصرات کو اپنے فضل سے نوازے اور دین کی مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جماعت مسلمہ احمدیہ البانیہ کے پانچویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

کوسووو، مونٹی نیگرو اور جرمنی سے مہمانوں کی آمد۔ مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر تقاریر۔ قرآنِ کریم کی نمائش کا اہتمام

(رپورٹ: شاہد احمد بٹ۔ صدر جماعت و مبلّغ سلسلہ البانیہ)

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعت مسلمہ احمدیہ البانیہ کو مورخہ 8/اکتوبر 2012ء بروز اتوار جماعتی روایات کے مطابق اپنا پانچواں جلسہ سالانہ دارالحکومت ترانا (Tarana) میں واقع مسجد بیت الاوّل میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی خصوصی طور پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِرشاد کے مطابق قرآنِ کریم کے متعلق ایک نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں قرآنِ کریم کی خوبصورت اور مکمل تعلیم کو ایک صد سے زائد دیدہ زیب پوسٹرز کی صورت میں دیوار پر چسپاں کیا گیا تھا، جو دورانِ جلسہ حاضرین کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ علاوہ ازیں حضرت امام مہدی اور مسیح موعودؑ کی آمد کے متعلق قرآن و حدیث سے ثابت پیشگوئیوں کو بھی دلکش پوسٹرز کی صورت میں پیش کیا گیا۔ نیز البانین زبان میں شائع شدہ جملہ کتب اور جماعت کی طرف سے مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم بھی اِس نمائش میں پیش کیے گئے تھے۔ اِمسال جلسہ سالانہ البانیہ میں بعض دیگر یورپین ممالک مثلاً کوسووو، مونٹی نیگرو اور جرمنی سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں نے بھی شرکت کی۔

۞......امسال جلسہ کی مجموعی حاضری 205 افراد پر مشتمل تھی جس میں ہمسایہ ملک Kosovo سے 66 افراد شامل تھے۔ اِمسال جلسہ میں شامل زیرِ تبلیغ افراد کی تعداد 77 تھی جبکہ 74 خواتین نے بھی شرکت کی۔ مہمانوں کی رہائش کا انتظام احمدیہ مشن ہاؤس دارالفلاح اور مسجد بیت الاول وغیرہ میں کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ اور رہائش گاہوں کی تیاری جلسہ سے دو ہفتہ قبل سے ہی وقارِ عمل کے ذریعہ شروع ہوگئی۔ مہمان لجنہ کی رہائش اور تواضع کے سلسلہ میں مقامی لجنہ کو نمایاں خدمات سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔ مورخہ 7/اکتوبر کو رات تقریباً 8 بجے کوسووا سے تشریف لانے والے مہمانوں پر مشتمل بس مشن ہاؤس کے احاطہ میں داخل ہوئی تو محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے بنفسِ نفیس مہمانوں کا استقبال کیا۔

۞......اِمسال یہ جلسہ اِس لحاظ سے بھی منفرد حیثیت رکھتا ہے کہ پہلی مرتبہ جلسہ میں تشریف لانے والے مہمانانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضیافت کے لیے لنگرخانہ کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ Kosovo سے تشریف لائی ہوئی ایک ٹیم نے مقامی خدام کے ساتھ مل کر جلسہ کے روز اور اُس سے ایک روز قبل کھانا تیار کیا۔ الحمدللہ یہ تجربہ نہایت ہی کامیاب رہا اور سب نے ہی اِسے سراہا۔ **فجزاھم اللہ خیراً۔**

۞...... جلسہ کا آغاز صبح نمازِ فجر سے ہوا۔ جس کے بعد محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے حاضرین کو زرّیں نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں تقریباً پونے دس بجے پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ تقریباً دس بجے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کی زیرِ صدارت ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر محترم صمد احمد صاحب غوری مبلّغ سلسلہ کوسووو نے ''ہستی باری تعالیٰ قبولیت دعا کے آئینہ میں'' کے عنوان پر کی۔ موصوف نے قرآنِ کریم کی روشنی میں قبولیت دعا کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ تمام انبیاء کی زندگی کے واقعات، جن سے ہمیں ان کی دعاؤں کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا علم ہوتا ہے، دراصل خدا تعالیٰ کی ہستی کے زبردست دلائل ہیں۔ موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت مبارکہ سے قبولیتِ دعا کے مختلف واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے تب تک زندہ تعلق قائم نہیں ہوسکتا جب تک مومن دعاؤں کی قبولیت کے ذریعہ اس کو اپنی ذات میں محسوس نہیں کرتا۔ بعد ازاں موصوف نے قبولیت دعا کی شرائط بھی بیان کیں۔

دوسری تقریر محترم جاوید اقبال صاحب ناصر مبلّغ سلسلہ البانیہ نے ''سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عفو اور درگزر کے آئینہ میں'' کے موضوع پر کی۔ موصوف نے اِسلام اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بابرکت ذات پر کئے جانے والے متعدد اعتراضات کے مدلل و مسکت جوابات پیش کیے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات کے ذریعہ آپ کے عفو و درگزر، عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کے حقوق کے قیام وغیرہ پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ علاوہ ازیں موصوف نے ان احادیث کو بھی پیش کیا جن میں آنحضورؐ نے اُمّت کو اِن پاکیزہ اوصاف کو اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

بعد ازاں خاکسار نے ''خلافت احمدیہ'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اِس تقریر میں قرآن مجید، حدیث نبوی اور ائمہ سلف کی تحریرات کی روشنی میں خلافت کی اہمیت و برکات، خلافت راشدہ کے قیام اور اِسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کے قیام کی تفصیلات بیان کی گئیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں منصبِ خلافت کی اہمیت و افادیت بیان کرنے کے بعد جہاں خلفاءِ احمدیت کی بابرکت اور تائیدات الٰہیہ سے مشرف روحانی قیادت کے سو سالہ دَور میں جماعت احمدیہ پر ہونے والی عظیم الشان برکات کا ذکر کیا گیا وہیں دورِ حاضر میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے اولوالعزم دورِ خلافت میں اسلام احمدیت کے عالمگیر غلبہ اور دنیا میں قیام امن کے لئے جاری غیر معمولی کوششوں کا بھی تذکرہ ہوا۔

بعد ازاں مکرم بیار رامائے (Buyar Ramay) صاحب نے ''حب الوطنی'' کے عنوان پر تقریر کی۔

پھر نماز ظہر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے لئے وقفہ ہوا۔

وقفہ کے بعد مکرم البان زچیرائے (Mr. Alban Zechiray) معلم سلسلہ کوسووو نے ''سیرت سیدنا حضرت عمر فاروقؓ'' کے عنوان پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم اڑتان شلاکو (Artan Shllaku) صاحب نے تقریر کی۔ موصوف کی تقریر کا عنوان تھا: ''رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق''۔ انہوں نے اس تقریر میں سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخی خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ستمبر 2012ء کے نکات خلاصۃً پیش کیے۔

بعد ازاں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے اختتامی تقریر کی۔ آپ نے مغربی ممالک کی مادّی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اِس ترقی کے بالمقابل خاندانی نظام بہت بری طرح سے متأثر ہوا ہے۔ یورپ میں نصف سے زائد شادیوں کا انجام علیحدگی ہوتا ہے۔ اگر مسلمان بھی مکمل طور پر اسلامی تعلیمات اور سنت نبویؐ پر کاربند نہیں ہوں گے تو اِس مادی ترقی کے منفی نقصانات سے وہ بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ آپ نے حاضرین جلسہ کو قرآنِ کریم کے مطالعہ کی تلقین کی اور دعا کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ جب تک انسان اپنے خالق کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم نہیں کرتا تب تک وہ ایمان کی حلاوت کو محسوس نہیں کرسکتا۔ آپ نے کہا کہ دنیا کے تمام مسائل و اختلافات کا حل اسی صورت میں ممکن ہے جب تمام لوگ اپنے اپنے مذہب کی مذہبی اور اخلاقی تعلیمات پر عمل کریں۔ دنیا میں حقیقی امن صرف اور صرف انبیاء کے طریق کی پیروی کرکے ہی حاصل ہوسکتا ہے، جن میں سب سے اعلیٰ ہمارے پیارے آقا حضرت خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمام دنیا کے لئے کامل و ابدی تعلیمات لے کر آئے۔ لیکن آپؐ نے بھی یہی اعلان فرمایا کہ لَا اِکْـرَاہَ فِـی الـدِّیْـن (بقرہ:257) کہ دینی معاملات میں کوئی جبر نہیں۔ آج وہ واحد جماعت جو اِس تعلیم پر فی الحقیقت عمل پیرا ہے وہ صرف جماعت مسلمہ احمدیہ ہے جو اپنے پیارے امام خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی قیادت میں باہم متحد ہوکر اس جہادِ اکبر میں مشغول ہے جس کا مقصد اپنی ذاتی کمزوریوں کو دُور کرنا ہے۔ آپ نے کہا کہ آپ نسلاً بعد نسلٍ یوروپین مسلمان ہیں اِس لیے آپ کا فرض بنتا ہے کہ اپنے عملی نمونہ اور دعاؤں کے ذریعہ اسلام کی حقیقی روشنی کو یورپ تک پہنچائیں۔ اسلام روحانیت اور دعا کا ہی مذہب نہیں، بلکہ وہ معقولیت اور سائنس کا بھی علمبردار ہے جس کا ثبوت اسلام کے ابتدائی دَور میں مسلمانوں کی علمی و سائنسی ترقیات ہیں۔ بعد ازاں امیر صاحب نے تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور پُرسوز دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام شاملین جلسہ کو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور اس کے جملہ فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کا حقیقی پیغام زیادہ سے زیادہ سعید روحوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۞......۞......۞......۞

مینجمنٹ بورڈ ایم ٹی اے انٹرنیشنل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4 مارچ 2013ء سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا جو نیا مینجمنٹ بورڈ مقرر فرمایا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری لندن)

Management Board
MTA International

Managing Director	Munir ud Din Shams
Deputy Mananging Director 1	Mirza Mahmood Ahmad
Deputy Mananging Director 2	Syed Naseer Ahmad
Secretary Management Board	Abid Waheed Khan
Director Finance	Mirza Mahmood Ahmad
Director Transmission	Syed Aqeel Shahid
Director Programmes	Asif Mahmood Basit
Director Production	Munir Odeh
Director Scheduling	Zaheer Ahmad Khan
Director IT	Adil Mansoor Ahmad
Director Satellites	Syed Naseer Ahmad
Director News	Abid Waheed Khan
Director Social Media	Nadeem Karamat
Director Human Resources	Mubarak Ahmad Zafar
Director Legal Affairs	Shajar Ahmad Faruqi
Director Translations	Attaul Mujeeb Rashed
Director Library	Ashfaq Ahmad Malik
Director MTA 3	Maha Dabbous
Member	Iftikhar Ahmad Ayyaz
Member	Mirza Naasir Inaam
Member	Jonathan Butterworth

کوتونو کے نیشنل میلہ میں جماعت احمدیہ بینن کے زیر اہتمام

قرآن کریم کے تراجم اور اسلامی لٹریچر کی نمائش کا کامیاب انعقاد

ہزاروں افراد تک اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر

جماعت احمدیہ بینن ریجنل سطح پر قرآن کریم کی نمائشوں کا انعقاد کر رہی ہے اور کوتونو کی نمائش اس کڑی کا 9واں حصہ تھی۔

یکم اگست ملک بینن کا یوم آزادی ہے اور اس حوالہ سے چند سالوں سے جشن آزادی کی تقریبات میں گورنمنٹ نے یہ پروگرام بنا رکھا ہے کہ ہر سال ایک شہر ان تقریبات کیلئے منتخب کیا جاتا ہے۔ ان تقریبات میں ایک event صنعتی نمائش کا بھی ہوتا ہے اور ملک کے طول وعرض، بلکہ بیرونی ممالک کی مصنوعات کے بھی سٹالز لگتے ہیں اور میلے کا خوب رنگ ہوتا ہے۔ امسال یہ تقریبات بینن کے انڈسٹریل کیپیٹل سٹی کوتونو (Kotono) میں رکھی گئیں۔ چنانچہ اس سال کا سالانہ نیشنل میلہ بھی کوتونو میں نیشنل فٹبال اسٹیڈیم میں ہوا، جہاں پرفیومز سے لے کر ہینڈی کرافٹ تک افریقن دنیا کی ہر قسم کی مصنوعات موجود تھیں۔

اس نمائش میں 25 جولائی تا 5 اگست 2012ء جماعت نے بھی بفضلہٖ تعالیٰ ایک سٹینڈ خریدا اور ظاہری ڈیکوریشن کے انتظامات کرنے کے بعد دو چیزوں کی نمائش کا اہتمام کیا گیا جن میں قرآن کریم کے تراجم اور اسلامی و جماعتی لٹریچر کی نمائش کی گئی۔

جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کے جو تراجم شائع کئے ہیں ان میں سے 60 تراجم کو عوام کے سامنے پیش کرنے کی توفیق ملی۔ ان زبانوں کے تعارفی کارڈز بھی تیار کئے گئے اور یہ بتایا گیا تھا کہ یہ زبان کتنے ممالک میں بولی جاتی ہے ان ممالک کے اسماء بھی درج تھے نیز یہ بھی کہ دنیا کی کتنی آبادی یہ زبان بولتی ہے۔ اس طرح قرآن کریم کے ساتھ اس کے سامنے اس کا تعارفی کارڈ بھی چسپاں کیا جاتا جس سے visitors کے لیے اس زبان کا بھرپور تعارف ملنے کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کی قرآن کریم کے حوالے سے خدمت کا صحیح اندازہ ہو جاتا تھا۔ ان کے ساتھ ساتھ مختلف موضوعات پر جماعتی لٹریچر نمائش میں رکھا گیا۔

ہومیو پیتھک اسٹینڈ

اس مختصر سے اسٹینڈ پر ہومیو پیتھک ادویات کا ایک میز بھی لگایا تھا جس پر مکرم ڈاکٹر لقمان نصیر ناصر صاحب نے 10 دن تک میلے پر آئے ہوئے لوگوں میں مفت تشخیص (consultation) کی خدمات پیش کیں اس طرح ''اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْیَان وَعِلْمُ الْاَبْدَان کی پیروی میں جماعت احمدیہ کی دونوں خدمات عوام کو پیش کی جاتی رہیں اور ان 10 دنوں میں ہومیو پیتھک کے حوالے سے بھی اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے معجزانہ واقعات دیکھنے کو ملے جن میں سے ایک درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں: یہاں ایک خصوصی واقعہ پیش آیا جس کا دعا کی غرض سے ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفا کا یہ واقعہ پیش آیا اور ساتھ تبلیغ کا ذریعہ بھی بنا۔

دوران کیمپ ایک عورت مادام مارٹن جن کی عمر 57 سال ہے عرق النساء یعنی دردِ لنگڑی کی تکلیف کے ساتھ آئی۔ عرصہ 2 سال سے وہ بہت سی ایلو پیتھک ادویات کھا چکی تھی اس نے بڑے درد کے ساتھ اپنی تکلیف کا اظہار کیا اور ساتھ ہی کہا کہ اگر علاج ہے تو سچ بتائیں۔ خاکسار نے عرض کی آپ خدا پہ توکل کر کے دوا کھائیں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ صرف سات دن کی دوا دے کر اسے کلینک پر آنے کا کہا گیا۔ چنانچہ سات دن بعد جب وہ کلینک پر آئی تو اس کی چند ایک علامات بہتر تھیں مگر درد بدستور جاری تھی۔ مَیں نے اسے کہا کہ آپ کو 7 دن روزانہ آنا ہوگا میں آپ کا میگنیٹک تھراپی سے علاج کروں گا۔ وہ مان گئی اور پہلے دن جب علاج کا آغاز دعا سے کیا، اور رات کو خاکسار نے اس کے لیے نماز میں بہت دعا کی۔ وہ کانگو سے یہاں آئی ہوئی تھی۔ وہ روزانہ تقریباً 50 کلومیٹر سفر کر کے کلینک آتی تھی جب تیسرے دن تھراپی کی گئی تو اسی دن اس نے اپنے آپ کو مکمل ٹھیک پایا اور بہت خوش ہوئی، اور بہت سی دعائیں دینے لگی۔ 7 دن بعد جب اس کا علاج مکمل ہوا تو بہت خوش تھی۔ دوران علاج چونکہ وہ مطمئن تھی اس نے کلینک پر تمام خلفاء اور حضرت مسیح موعودؑ کی تصاویر دیکھیں تو پوچھنا شروع کر دیا۔ خاکسار نے تفصیل سے جماعت کا پیغام دیا، ساتھ ہی جماعت کی ویب سائٹ بھی لکھوائی اور کانگو میں جماعت سے رابطہ میں رہنے کا اس نے وعدہ بھی کیا اور اس نے کہا کہ میں خدا کا کس طرح شکر ادا کروں خاکسار نے اسے خدا کی وحدانیت کی طرف توجہ دلائی اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کی طرف توجہ کرنے کو کہا۔ ساتھ ہی صدقے کی طرف توجہ دلائی۔ اس نے عام حالات میں مُلّاں پر اور دوسرے لوگوں پر غیر یقینی کا اظہار کیا۔ خاکسار نے جماعتی تحریکات کے متعلق بتایا تو اس نے ایک ماہ کی میڈیسن کے ساتھ ساتھ یتامیٰ فنڈ اور مساجد فنڈ کے لیے دس ہزار فرانک سیفا (10,000frc) جمع کروایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہاں جسمانی شفا عطا فرمائے وہاں اس کے دل کو حقیقی اسلام احمدیت کی روشنی سے منور کر دے آمین''۔

قرآن کریم کی اس نمائش کے ایام میں نماز باجماعت کا انتظام کیا گیا۔ جس سے وہاں پر آئے ہوئے دوسرے visitors بھی استفادہ کرتے اور جماعت احمدیہ کے متعلق غلط نظریات (کہ احمدیوں کی نماز اَور ہے) بھی صاف ہوتے رہے۔ بلکہ ایک مسلمان عورت محترمہ آمنہ صاحبہ جو اس میلے کی آرگنائزر ٹیم کی ممبر تھی اور گزشتہ 4 سال سے باقاعدہ اسٹالز منتخب کرنے کی ذمہ دار تھی۔ پہلے دن جب ہم نماز پڑھنے لگے تو اس نے پوچھا کہ کیا آپ یہاں نماز پڑھیں گے میں بھی مسلمان ہوں اور گزشتہ 4 سال مَیں نے یہاں میلے کے دوران کسی کو باجماعت نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ کیا آپ مجھے بھی بتا سکتے ہیں کہ اس جگہ پر کس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ چونکہ اس کا آفس ہمارے اسٹینڈ کی ہمسائیگی میں تھا تو باقی ایام میں جب ہم نماز پڑھتے تو وہ بھی اپنے آفس کے سامنے نماز پڑھ لیتی۔

رمضان المبارک کی برکت سے یہ انتظام بھی کیا گیا تھا کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت سپیکر کے ذریعے سنی اور سنائی جاتی رہی جس کو سن لوگوں کی خاص توجہ ہمارے اسٹینڈ کی طرف ہو جاتی۔

نیز روزانہ وقتاً فوقتاً قرآن کریم کے تراجم اور جماعتی اسلامی لٹریچر نیز جماعت کی طبی خدمات خصوصاً ہومیو پیتھک کے اعلانات کیے جاتے رہے۔

تبلیغ کے مواقع

میلے کے تیسرے دن خیال آیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مواقع پر میلے کے بازاروں میں تبلیغ کیا کرتے تھے یوں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اجاگر کیا جائے۔ چنانچہ اپنی ٹیم کے دو حصے بنا کر ایک سٹال پر اور دوسرا موبائل مائیک اور سپیکر لے کر روزانہ 2 سے 3 بار rush hours میں میلے کے بازاروں اور گلیوں میں نکل جاتا اور اس عیسائیت کے بڑے ملک کے نیشنل میلے میں جہاں صرف اور صرف ہمارا اسٹینڈ ہی قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کی نمائش کر رہا تھا وہاں صرف غلامان مسیح الزماںؑ کو ہی یہ توفیق مل رہی تھی کہ ہر اسٹینڈ پر جا کر، میلے کی گلیوں میں اور بازاروں میں خدا کی وحدانیت کو نیز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں گزشتہ صحائف مقدّسہ اور بائبل میں حتیٰ کہ دَورِ آخر میں مسیح کی آمد کی جو پیشگوئیاں تھیں وہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کے ذریعے برحق ہو چکی ہیں کے حوالے سے گفتگو اور تبلیغ کرنے کا بھرپور موقع میسر آتا رہا (الحمدللہ علی ذالک) اس دوران کئی بار لوگوں کی طرف سے مخالفت بھی ہوئی۔

یہ میلہ جہاں ہمارے لیے قرآن کریم کی نمائش اور تبلیغ کا بہت عمدہ ذریعہ بن رہا تھا وہاں اسلام کا پیغام، جماعت احمدیہ کا تعارف، حضرت عیسیٰؑ کے متعلق 5 بنیادی نکات اور جاء المسیح کے موضوعات پر جماعت کے تیار کردہ باحوالہ فولڈرز کی تقسیم کا بھی خاص اہتمام کیا گیا اور اس طرح پیغام حق لوگوں تک پہنچانے کا موقع میسر آیا۔ اس طرح بفضلہٖ تعالیٰ روزانہ ہر لٹریچر کی فروخت اور اسٹینڈ پر آئے ہوئے visitors کو ان کا ایک سیٹ بنا کر دیا جاتا، نیز روزانہ مذکورہ فولڈرز میں سے کسی ایک کا انتخاب کر کے اس کا تعارف کروایا جاتا رہا، اور پھر دن بھر اس کو تقسیم بھی کیا جاتا۔ جس جگہ میلہ کا انتظام کیا گیا، وہ نیشنل اسٹیڈیم ہے۔ اس سے باہر چند ایک بس سروسز یہاں سے چلتی ہیں جو ملک کے دُور دراز شہروں میں مسافروں کو لے کر جاتی ہیں۔ ان دنوں میں میلہ کی وجہ سے مسافروں کا بھی کافی آنا جانا تھا اس لیے بس سروس بھی زیادہ تھی۔ دوران ایام میلہ جب بسیں مسافروں کو لے کر جانے کے لئے تیار ہوتیں تو ڈرائیور سے اجازت لے کر صرف دو چار منٹ میں فولڈر کا تعارف پیش کر کے مسافروں میں ہر ایک کو تقسیم بھی کر دیا جاتا۔

جشن آزادی کے دن یکم اگست 2012ء کو بعض یونیورسٹیز اور سکولوں کے طلباء، طالبات مارچ پاسٹ نیز دوسری کھیلیں پیش کرنے آئے تھے۔ ان کی gathering کے وقت خاکسار نے ان کے P.T ماسٹر سے اجازت لے کر ان طالبعلموں کو فولڈرز دینے کی کوشش کی۔ اس طرح اس میلے کے دوران بفضلہٖ تعالیٰ 17533 فولڈرز فرداً فرداً تقسیم ہوئے (الحمدللہ علیٰ ذالک)۔ ان مساعی کی بدولت میلے کے دوران بھی اور اس کے بعد آج تک مسلسل لوگوں کے رابطے ہو رہے ہیں، اور سوال و جواب کا سلسلہ جاری ہے۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

بہرحال عوام الناس نے اس نمائش کو خوب سراہا۔

آخر پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہیں کہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی روشنی میں اور محترم امیر صاحب کی راہنمائی میں ہمیں یہ نمائش لگانے کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ اس نمائش کے مثبت نتائج پیدا کرے اور اس کے لئے جن خدام نے خدمت سرانجام دی ہے، اُن کو اجر عظیم سے نوازے (آمین ثم آمین)

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ از صفحہ 18

چوہدری مشتاق احمد صاحب سے ملا دیا۔ باہمی معاہدہ تحریر ہونے لگا تو مکرم چوہدری صاحب نے محترم باجوہ صاحب سے کہا کہ آپ بھی حصہ دار بن جائیں۔ فرمایا کہ ایک حصہ میرا ہوگا اور ایک آباد کرنے والے کا اور تیسرا حصہ آپ کا ہوگا۔ انہوں نے اس بات پر بڑا زور دیا لیکن باجوہ صاحب نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ آپ زمین خریدنے والے اور یہ آباد کرنے والے، میرا کوئی تعلق نہیں، میں مفت میں کیسے حصہ دار بن جاؤں، آپ کی زمین آپ کو مبارک ہو۔ کوئی عام زمیندار ہوتا تو وہ ضرور لالچ میں آ جاتا لیکن مکرم باجوہ صاحب اس طرف بالکل مائل نہ ہوئے اور آخر تک اپنے اس فیصلہ پر خوش رہے۔ بحیثیت واقف زندگی سادگی اور کفایت شعاری آپ کا طرّۂ امتیاز تھا۔

آسٹریلیا میں تعلیم القرآن کلاسز کا بابرکت انعقاد

(مجیب الرحمٰن سنوری۔ سیکرٹری تعلیم القرآن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی مختلف جماعتوں میں تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔

یہ کلاسز ہر ہفتہ ایک گھنٹہ کے لئے منعقد کی جاتی رہی ہیں۔ اور ان کلاسز میں سات سے دس افراد شامل ہوتے ہیں۔ ان کلاسز کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایک ایسی ٹیم تیار کی جائے جو مختلف جگہوں پر جا کر لوگوں کو قرآن پڑھا سکے۔ سڈنی میں ان کلاسز میں مکرم امیر صاحب مشکل الفاظ کے معانی اور مختصر تفسیر بیان کرتے ہیں تا کہ قرآن کریم پڑھ کر اس کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

علاوہ ازیں مہینہ میں تین کلاسز اطفال اور واقفین نَو کے لئے منعقد کی جاتی ہیں۔ اس میں 30 سے 40 بچے شامل ہوتے ہیں۔ اور ان کو یسرنا القرآن پڑھایا جاتا ہے اور صحیح تلفظ کی ادائیگی پر خاص زور دیا جاتا ہے۔

آسٹریلیا کی دیگر جماعتوں مثلاً Queensl Lans, South Australia اور Victoria میں بھی ایسی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔

اسی طرح سڈنی میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھی مہینہ میں ایک بار کلاس منعقد ہوتی ہے۔ نیز انصاراللہ کی طرف سے بھی اس طرح کی کلاسز منعقد کی جارہی ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس قسم کی کلاسز کو بہت بابرکت کرے اور احباب جماعت کے دلوں میں قرآن کریم کی عظمت اور پیار پیدا ہو۔ آمین

تربیتِ اولاد کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انداز اور ارشادات

(مظفر احمد دُرّانی۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

اسلام کے دورِ آخرین میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت حکیم الحاج مولانا نورالدینؓ مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ نے جہاں اپنے بچوں کی تربیت کا لحاظ رکھا وہاں اپنی جماعت کی بھی اس میدان میں خوب رہنمائی فرمائی۔ جس کی ایک جھلک پیشِ خدمت ہے۔

قرآن سب سے بالا

۞...... محترم قریشی ضیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایک طالب علم نے قرآن کریم پر دوات رکھ دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اس کی اس حرکت کو دیکھ کر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا:

"میاں! اگر تمہارے منہ پر کوئی شخص گو برا اٹھا کر مار دے تو تمہیں کیسا برا لگے۔ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے، ہمیشہ اس کا ادب ملحوظ رکھا کرو اور اس کے اوپر کوئی چیز نہ رکھا کرو۔ سب سے بالا یہی کلام رہنا چاہئے"۔

(حیاتِ نورؓ صفحہ 694 از عبدالقادر (سابق سوداگرمل)۔ مطبوعہ: پنجاب پریس، وطن بلڈنگ لاہور۔ نومبر 1963ء)

رخصتی کے وقت بیٹی کو تحریری نصائح

۞...... حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں حفصہ نامی بیٹی 1874ء کو بھیرہ میں پیدا ہوئی جس کی آپ نے خوب تعلیم و تربیت فرمائی۔ اس کی شادی حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب سے 31 مئی 1891ء کو ہوئی۔ عام جہیز کے علاوہ آپ نے اپنی بیٹی کو ایک بڑا صندوق کتابوں کا بھی دیا جو آپ کے زیرِ مطالعہ رہتی تھیں۔ وہ سب کتابیں قرآن کریم، احادیث وغیرہ دینیات کی تھیں۔ جب بچی کو ڈولی میں سوار کیا گیا تو آپؓ نے رخصتی کے وقت فرمایا: "حفصہ! میں تیرا جہیز لایا ہوں" اور ایک کاغذ اس کی گود میں رکھ کر فرمایا: "بچہ! اس کو سسرال پہنچ کر کھولنا اور پڑھ لینا۔"

اس کاغذ پر آپؓ نے درجِ ذیل نصائح تحریر فرمائی تھیں:

"بچہ! اپنے مالک، رازق، اللہ کریم سے ہر وقت ڈرتے رہنا۔ اور اس کی رضامندی کا ہر دم طالب رہنا، اور دعا کی عادت رکھنا، نماز اپنے وقت پر اور منزل قرآن کریم کی بقدر امکان بدوں ایامِ ممانعت شرعیہ ہمیشہ پڑھنا۔ زکوٰۃ، روزہ، حج کا دھیان رکھنا اور اپنے موقع پر عمل درآمد کرتے رہنا۔ گلہ، جھوٹ، بہتان، بیہودہ قصے کہانیاں یہاں کی عورتوں کی عادت ہے اور بے وجہ باتیں شروع کر دیتی ہیں، ایسی عورتوں کی مجلس زہرِ قاتل ہے۔ ہوشیار، خبردار رہنا۔ ہم کو ہمیشہ خط لکھنا۔ علم دولت ہے بے زوال ہمیشہ پڑھنا۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کو قرآن پڑھانا۔ زبان کو نرم، اخلاق کو نیک رکھنا۔ پردہ بڑی ضروری چیز ہے۔ قرآن شریف کے بعد ریاحین العابدین کو ہمیشہ پڑھتے رہنا۔ مرأۃ العروس اور دوسری کتابیں پڑھو اور ان پر عمل کرو۔ اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہو اور تم کو نیک کاموں میں مدد دیوے۔ والسلام نورالدین، 31 مئی 1891ء"

(حیاتِ نورؓ صفحہ 80 از عبدالقادر (سابق سوداگرمل)۔ مطبوعہ: پنجاب پریس، وطن بلڈنگ لاہور۔ نومبر 1963ء)

ہمارا بچہ آگیا

۞...... اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 25 دسمبر 1905ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بچہ کا نام عبدالسلام رکھا۔ اس بچہ کے بارہ میں حکیم محمد صدیق صاحب سکنہ میانی متصل بھیرہ حال دارالرحمت ربوہ بیان کرتے ہیں:

"ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد اقصیٰ میں قرآن کریم کا درس دے رہے تھے، کافی لوگ جمع تھے۔ میاں عبدالسلام صاحب جو ہنوز بچہ ہی تھے، چار پانچ سال عمر ہوگی، پیچھے سے آئے اور آپ کے کندھوں پر سوار ہو گئے، پگڑی گرادی۔ کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دائیں طرف جھکانے کی کوشش کرتے کبھی بائیں طرف۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے خوش کرنے کے لئے جھک جاتے اور ساتھ ساتھ فرماتے جاتے کہ ہاں! ہمیں معلوم ہو گیا ہے ہمارا بچہ آگیا۔ ہاں! ہمیں معلوم ہو گیا ہمارا بچہ آگیا۔"

(حیاتِ نورؓ صفحہ 286 از عبدالقادر (سابق سوداگرمل)۔ مطبوعہ: پنجاب پریس، وطن بلڈنگ لاہور۔ نومبر 1963ء)

کہو میں نوکر ہوں

۞...... مذکورہ بالا واقعہ میں آپ نے پڑھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بیٹے عبدالسلام سے کس قدر محبت تھی اور آپ نے ان کی تربیت کے لئے کس قدر سنتِ نبوی پر عمل کی توفیق پائی۔ چنانچہ جب اسی بچہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد سے واسطہ پڑا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تربیت کے لئے ایک اور عاشقانہ رنگ اختیار فرمایا۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تحریر فرماتی ہیں:

"آپ کے صاحبزادہ میاں عبدالسلام مرحوم چھوٹے بچے تھے۔ میں جب پڑھنے کو روز صبح جاتی تو ان کے لئے جیب میں بادام، اخروٹ وغیرہ لے جاتی۔ اور جیسا کہ بچوں کے کھیل ہوتے ہیں، روز ہی پہلے ان سے پوچھتی کہ بتاؤ عبدالسلام! تم کتنے اخروٹ کے نوکر ہو؟ وہ روز جواب دیتے: دو اخروٹ کا نوکر ہوں۔ ایک دن میاں عبدالحیٔ مرحوم نے غصے سے کہا کہ عبدالسلام! نوکر کیوں کہتے ہو، تم کوئی نوکر ہو؟ کہہ دو میں نوکر نہیں ہوں۔ اندر کمرے میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن رہے تھے، نہایت جوش سے کڑک کر فرمایا: عبدالحیٔ! یہ کیا کہا تم نے؟ یہ نوکر ہے اور فرمایا: عبدالسلام! اندر آؤ۔ ہم دونوں اندر چلے گئے۔ فرمایا: کہو میرے سامنے میں نوکر ہوں۔ بچہ نے دوہرا دیا۔

اس جذبہ کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت سے واقف، آپ کی صحبت میں رہ چکے یا آپ کی سیرت کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ وہ کوہِ وقار تھے، غیور تھے، خوددار تھے۔ ان کا سر کبھی کسی کے سامنے نہ جھکا، جھکا تو اپنے محبوب آقا کے سامنے۔ اور اسی عشقِ کامل کا نتیجہ تھا کہ ایک کم عمر لڑکی جو اُن کی شاگرد بھی تھی، اس کے لئے بھی اپنے پیارے لڑکے کا اتنا کہنا کہ 'کہو میں نوکر نہیں ہوں' سخت ناگوار گزرا۔ آپؓ کا چہرہ مجھے اب تک یاد ہے، ایسا اثر تھا کہ صرف غصہ اور ناگواری ہی نہیں بلکہ بہت صدمہ گزرا ہے۔

حالانکہ جیسا وہ والدین کی مانند بے انتہا لاڈ پیار مجھ سے کرتے تھے، بے تکلف تھے، ان کا حق تھا، وہ بآسانی مجھے بھی کہہ سکتے تھے، سمجھا سکتے تھے کہ بچہ سے ایسا نہیں کہلواتے، ذلیل ہو جاتا ہے، عزتِ نفس نہیں رہتی۔ تم اس کو جو چاہو ویسے ہی دے دیا کرو۔ مجھے بھی آپ کا روکنا ذرا بھی برا معلوم نہ ہوتا۔ کیونکہ ان کی محبت کا پلڑا بہت بھاری تھا۔ مگر انہوں نے اپنے طبعی وقار کے خلاف صرف اپنے جذبۂ عشق و محبت کے تحت الٹا بچہ سے سامنے کہلوایا کہ 'میں نوکر ہوں۔'"

(حیاتِ نورؓ صفحہ 287 از عبدالقادر (سابق سوداگرمل)۔ مطبوعہ: پنجاب پریس، وطن بلڈنگ لاہور۔ نومبر 1963ء)

نیک اولاد میرے لئے دعا کر سکے

۞...... محترم چوہدری غلام محمد صاحب جو قادیان بورڈنگ کے انچارج تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جذبہ تربیتِ اولاد کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"میاں عبدالحیٔ کی تعلیم کی پہلے ماہ کی رپورٹ لے کر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس میں میں نے لکھا تھا کہ عزیز عبدالحیٔ اس ماہ میں باقاعدہ نمازیں پڑھتا رہا ہے۔ آپ نے رپورٹ پڑھ کر اپنی جیب سے ایک روپیہ نکال کر دیا اور فرمایا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی خوشخبری دے تو اسے کچھ دینا چاہئے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بڑھاپے میں لڑکے دے کر اس شرک سے بھی بچا لیا ہے کہ میں بچوں سے کوئی خدمت کی بھی امید رکھ سکوں۔ نیز میرے پاس کوئی سند نہیں ہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے میرے باپ دادا کے پاس بھی کوئی سند نہیں تھی۔ لیکن ہم سب عزت کی روٹی کھاتے رہے ہیں۔ اس لئے میرے بچوں کو سندوں کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر ان میں سے کوئی نیک ہو جائے تو میرے لئے بعد میں دعا کر سکے"۔

(اصحابِ احمد جلد ہشتم صفحہ 72۔ از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ارشادات

بیویوں سے حُسنِ سلوک کا نتیجہ نیک اولاد ہے

۞...... "عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ جیسا کہ لباس میں سکون، آرام، گرمی سردی سے بچاؤ، زینت، قسماقسم کے دکھ سے بچاؤ ہے، ایسا ہی اس جوڑے میں ہے، جیسا کہ لباس میں پردہ پوشی۔ ایسا ہی مردوں اور عورتوں کو چاہئے اپنے جوڑے کی پردہ پوشی کیا کریں، اس کے حالات کو دوسروں پر ظاہر نہ کریں۔ اس کا نتیجہ رضائے الٰہی اور نیک اولاد ہے۔ عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک چاہئے اور ان کے حقوق کو ادا کرنا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ 4 جون 1909ء، خطبات نورؓ صفحہ 400۔ از نظارت اشاعت ربوہ)

ایک طرف انسان دوسری طرف مسلمان بناؤ

۞...... "اولاد کے لئے ایسی تربیت کی کوشش کرو کہ ان میں باہم اخوت، اتحاد، جرأت، شجاعت، خودداری، شریفانہ آزادی پیدا ہو۔ ایک طرف انسان بناؤ، دوسری طرف مسلمان۔"

(خطباتِ نور صفحہ 75۔ از نظارت اشاعت ربوہ)

عربی زبان سکھاؤ

۞...... "یہ بات میں نے کئی مرتبہ سکھائی ہے کہ ہمارے رسولؐ، قرآن اور عقل کا منشاء ہے کہ ہر مسلمان کچھ عربی بھی سیکھے۔ نماز ہماری عربی میں ہے۔ تمام دعائیں ہماری عربی میں ہیں۔ پھر اگر ہم عربی نہیں جانتے تو ہم نے نماز ہی کو کیا سمجھا۔ ہماری ملاقات کا ذریعہ السلام علیکم بھی عربی میں۔ اسی طرح نکاح میں، غمی میں، بچہ کی پیدائش کے وقت کان میں اذان دینے میں، غرضیکہ ہمارے ہر کام میں عربی کا دخل ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو عربی کا سیکھنا ضروری ہے۔"

(خطباتِ نور صفحہ 530۔ از نظارت اشاعت ربوہ)

بچپن میں تربیت

۞...... "تم جانتے ہو برسات میں جب آم کی گٹھلیاں زمین میں اُگ آتی ہیں تو بچے اکھیڑ کر ان کی پیپیاں بناتے ہیں۔ لیکن اگر اس آم کی گٹھلی پر پانچ چھ برس گزر جاویں تو باوجودیکہ یہ لڑکا بھی پانچ چھ برس گزرنے پر جوان اور مضبوط ہو جاوے گا لیکن پھر اس کا اکھیڑنا دشوار ہو گا۔ پس معلوم ہوا کہ جب تک جڑ زمین میں مضبوطی کے ساتھ گڑ نہ جائے اس وقت تک اکھیڑنا آسان ہے اور جڑ مضبوط ہونے کے بعد دشوار۔ عادات و عقائد بھی درخت کی طرح ہوتے ہیں۔ بری عادات کا اب اکھیڑنا آسان ہے لیکن جڑ پکڑ جانے کے بعد ان کا ترک کرنا یعنی اکھیڑنا ناممکن ہو گا۔ بعض بچوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اگر شروع سے ہی اس کو دور نہ کرو گے تو پھر اس کا دور کرنا مشکل ہو گا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جن کو بچپنے میں جھوٹ کی عادت پڑ گئی ہے، پھر عالم فاضل ہو کر بھی ان سے جھوٹ کی عادت نہیں چھوٹی ہے۔"

(حیاتِ نورؓ صفحہ 427 از عبدالقادر (سابق سوداگرمل)۔ مطبوعہ: پنجاب پریس، وطن بلڈنگ لاہور۔ نومبر 1963ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے اسوہ اور ارشادات و ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جزائر فجی کے 43ویں جلسہ سالانہ 2012ء کا انعقاد

(رپورٹ: سیف اللہ مجید۔ مبلغ سلسلہ فجی)

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعتِ احمدیہ جزائر فجی کا 2 روزہ 43واں جلسہ سالانہ اپنی تمام برکات کو سمیٹتا ہوا نہایت کامیابی کے ساتھ مورخہ 9,8، دسمبر 2012 کو ہیڈکوارٹر صووا کی مسجد فضلِ عمر میں منعقد ہوا۔

پہلا دن:

مورخہ 8 دسمبر 2012ء کو نمازِ تہجد، نمازِ فجر اور بعد ازاں درس القرآن کے ساتھ جلسہ کے دن کا آغاز کیا گیا۔ جلسہ میں فجی کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت نے شمولیت اختیار کی۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے مکرم فضل اللہ طارق صاحب امیر و مشنری انچارج فجی نے لوائے احمدیت اور مکرم طاہر حسین صاحب منشی نائب امیر فجی نے فجی کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔

کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں جلسے کی اہمیت اور برکات کے بارے بتایا اور اپنے اندر ایمان پیدا کرنے کی تلقین کی۔

پہلے سیشن میں مکرم امیر صاحب کی تقریر کے علاوہ 2 نظمیں اور 2 تقاریر مختلف تربیتی اور علمی عناوین پر پیش کی گئیں۔ جن میں سے پہلی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر کئے جانے والے گستاخانہ حملوں کے جواب میں جماعت احمدیہ کا ردِّعمل بیان کیا گیا جبکہ دوسری تقریر ''پیشگوئیاں حضرت مسیح موعودؑ'' کے عنوان پر تھی۔

لجنہ سیشن

نماز ظہر اور عصر کے بعد خواتین نے اپنا علیحدہ پروگرام بھی کیا جس میں تربیتِ اولاد مالی قربانی، نظامِ وصیت کی اہمیت، نماز، اور قرآن تلاوت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کئی اہم امور پر روشنی ڈالی گئی۔

نومبائعین اور فجین مہمانوں کا اجلاس

اسی طرح نومبائع اور فجین مہمانوں کے ساتھ علیحدہ دو گھنٹے کا سیشن کیا گیا جس میں نومبائعین کو کلمہ نماز سادہ اور نماز کا طریقہ سکھایا گیا اور ان کو مالی قربانی کی اہمیت کے بارے میں بھی بتایا۔ نیز بائبل میں اسلام کے حوالہ سے موجود پیشگوئیوں کے بارہ میں انگلش اور فجین زبانوں میں تفصیل سے گفتگو کی گئی جس کے بعد سوال و جواب کا موقع بھی دیا گیا۔ اس پروگرام میں چند غیراز جماعت مہمانوں سمیت 30 سے زائد فجین احباب شامل ہوئے۔ مہمانوں نے سوالات بھی کئے جن کے جواب میں تفصیل کے ساتھ اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ اسلام ایک محبت کا اور پُرامن پیغام دینے والا مذہب ہے۔ اور ایسی تمام تعلیمات اور عمل سے پاک ہے جو آج کے زمانہ میں میڈیا پر غیر اسلامی انداز میں دکھائی جاتی ہیں۔ نومبائعین کو بتایا گیا کہ آج ایک سچے احمدی بن کر اسلام کی اصل تصویر پیش کرنے کی اور دعائیں کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔

نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دوسرے سیشن کا آغاز تلاوت قرآنِ مجید سے ہوا۔ اس سیشن میں 3 نظمیں اور 5 تقاریر پیش کی گئیں جن میں ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی لوگوں میں کیا پاک تبدیلی پیدا کی''، ''قرآن کی روشنی میں قربِ الٰہی کے طریق''، ''کیا فیس بک بہت ضروری ہے؟''، ''اسلام خلافت ذریعے کے غالب آئے گا'' اور آخری تقریر ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی غیرت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تعلیم کیا ہے'' کے بارہ میں تھی۔

مجلس سوال و جواب

شام کے کھانے اور نمازِ مغرب وعشاء کے بعد ایک مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔

دوسرا دن

مورخہ 9 دسمبر جلسہ کے دوسرے اور آخری دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت، نمازِ فجر اور درسِ حدیث اور درس ملفوظات کے ساتھ ہوا۔

جلسہ کے دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ اس سیشن میں دو نظموں کے علاوہ تین تقاریر بھی ہوئیں۔ جن میں ''بچوں کی اللہ سے محبت''، ''تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کا تعارف و اہمیت'' اور اس سیشن کی آخری تقریر بعنوان ''کیا عیسیٰ علیہ السلام قوم کے لئے نجات دہندہ تھے؟'' پیش کی گئیں۔

اس دفعہ جلسہ سالانہ کا ایک خاص سیشن سیکرٹریان کی ذمہ داریوں کے حوالے سے بھی رکھا گیا تھا۔ اس سیشن میں نیشنل سیکرٹریان نے اپنی اپنی ذمہ داری اور اپنے شعبہ کے حوالے سے اپنے کاموں کے متعلق آگاہ کیا۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآنِ مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ نظم کے بعد ایک تقریر بعنوان ''نظامِ وصیت ہماری زندگیوں میں کیا تبدیلیاں لاتا ہے''، پیش کی گئی۔ پھر ایک نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر کی جس میں آپ نے ایک مومن کو ہر لحظہ شیطان سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ انسان کس کس طرح شیطان کے حملوں میں آجاتا ہے۔ اور اس سے بچنے کے لئے دعاؤں اور اسلامی تعلیمات پر چلنا اور حضورِ انور کے خطابات اور خطبات کا سننا کس قدر ضروری ہے۔ تقریر کے بعد آپ نے اختتامی دعا کروائی۔ جس کے بعد گروپس کی شکل میں نظمیں پیش کی گئیں اور کلمہ طیبہ کا ترجمہ بھی فجین زبان میں گروپ کی شکل میں خوش الحانی سے پیش کیا گیا۔ جس کے بعد کھانا پیش کیا گیا اور نمازِ ظہر و عصر کی ادئیگی ہوئی اور مہمان اپنی اپنی منزلو ں کی طرف روانہ ہوئے۔

الحمدللہ کہ یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا جلسہ میں 350/سے زائد افراد شامل ہوئے۔ اس جلسہ کی کارروائی کو ملک کے میڈیا نے بھی کوریج دی اور جلسہ کے اگلے روز اخبارات میں ''جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ'' کے عنوان کے تحت جلسہ کی خبر کو شائع کیا۔

امریکہ کے مغربی ساحل کی جماعتوں کا 27واں جلسہ سالانہ

رپورٹ: سید شمشاد احمد ناصر۔ مربی سلسلہ امریکہ

امریکہ کے مغربی ساحل کی جماعتوں کا 27واں جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل سے 28 تا 30 دسمبر 2012ء کو ویسٹ کوسٹ کی مسجد بیت الحمید میں منعقد ہوا۔ ایک محتاط اندازہ کے مطابق جلسہ کی حاضری 1300 سے بڑھ گئی تھی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

28 دسمبر 2012ء خاکسار نے نماز جمعہ پڑھائی، خطبہ جمعہ میں پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ مختصراً بیان کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے 7 دسمبر اور 17 دسمبر 1892ء کے اشتہارات بغرض جلسہ سالانہ اور غرض و غایت، نیز جلسہ سالانہ پر آنے کی برکات حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے بیان کئے گئے۔

28 دسمبر 2012ء:

پہلا سیشن مکرم ملک وسیم احمد صاحب نائب امیر کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یو ایس اے ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے انٹرنیٹ کے ذریعہ حاضرین جلسہ کو مختصراً خطاب کیا۔ جس میں آپ نے جلسہ کے حاضرین کو مبارکباد، جلسہ کے اغراض و مقاصد نیز وقف جدید اور Peace Through Messiah کے بارے میں تلقین کی۔

اس کے بعد مکرم مولانا مبشر احمد صاحب مبلغ سلسلہ سان فرانسسکو نے اللہ تعالیٰ کی صفت ''السلام'' پر مدلل تقریر کی۔ مکرم ناصر ملک محمود صاحب نے آنحضرت ﷺ کی صفت السلام کہ آپ امن کے پیغامبر تھے کے عنوان پر تقریر کی، مکرم سید وسیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے امن کے پیغام کو آپ کی تحریرات سے پیش کیا۔

اس دن جلسہ کی کارروائی ختم ہونے پر نمازوں اور کھانے سے فراغت کے بعد تعلیم اور تبلیغ کے شعبہ جات کی ورکشاپس ہوئیں۔

29 دسمبر 2012ء:

ہفتہ کے دن آغاز نماز تہجد، نماز فجر اور درس القرآن سے ہوا۔

اس دن کا پہلا سیشن مکرم ملک مسعود احمد صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ یو ایس اے کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس سیشن میں مکرم سیف الرحمٰن صاحب نے ''سوسائٹی کی بداخلاقیوں سے بچنے کے بارہ میں اسلامی تعلیمات'' کے عنوان پر تقریر کی، مکرم ڈاکٹر احسن خان صاحب نے ''مسابقت الی الخیرات'' کے موضوع پر۔ مکرم حارث ظفر صاحب نے ''آزادی کے بارے میں اسلام کا صحیح تصور''، مکرم معین الدین سراجی صاحب نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر و حوصلہ'' کے عنوان پر، مکرم عاصم انصاری صاحب نے ''مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' پر تقاریر کیں۔

خواتین نے اس دوران اپنا الگ جلسہ کیا۔ جس کی صدارت محترمہ صالحہ ملک صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ یو ایس اے نے کی۔ لجنہ کے سیشن میں تلاوت و نظم اور استقبالیہ ایڈریس کے بعد درج ذیل تقاریر ہوئیں: محترمہ شازیہ سہیل صاحبہ نے ''اللہ تعالیٰ پر کامل توکل'' کے عنوان سے، محترمہ رابعہ چوہدری صاحبہ نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان کا دفاع''۔ محترمہ بینا مجید صاحبہ نے ''کامیاب عائلی زندگی کے بارے میں نصائح'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد تین بہنوں نے (ایک کا تعلق غانا سے تھا اور دو ایفرو امریکن نے ''امن کی تلاش'' کے عنوان سے اپنے احمدی ہونے کے واقعات بیان کئے۔ محترمہ کرن احمد صاحبہ نے عقائد و اعمال اور روایات کے ذریعہ اپنی زندگی کس طرح بیلنس رکھنی چاہیے، کے موضوع پر تقریر کی۔

ہفتہ کے دن کے دوسرے سیشن کی صدارت مکرم ڈاکٹر ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر امریکہ نے کی۔ تلاوت و نظم و ترجمہ کے بعد مکرم ڈاکٹر فہیم یونس صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کو از روئے قرآن بیان کیا۔ مکرم ڈاکٹر رانا بلال احمد صاحب (نیشنل صدر خدام الاحمدیہ) نے جماعت احمدیہ کی روایات اور ذمہ داریوں کو ایک احمدی کی شناختی علامت کے طور پر بڑے احسن رنگ میں بیان کیا۔ اس کے بعد مغربی افریقہ نائیجیریا سے آئے ہوئے ایک نوجوان نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا عربی میں قصیدہ۔ اور پھر اس کا ترجمہ اچھے اور احسن رنگ میں سنایا۔

اس کے بعد خاکسار نے ''احمدیہ مسلم کمیونٹی اور خلافت احمدیہ سے تعلق میں ذمہ داریوں'' کو بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے اس پیغام کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا جو حضور نے ہیوسٹن کی مسجد بیت السمیع کے افتتاح کے موقع پر بھجوایا تھا۔ جس میں آپ جماعت احمدیہ کے افراد کو خلافت کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: ''میری آپ کو یہ نصیحت ہے کہ خلافت کے استحکام کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں۔ اور برکات خلافت کے تذکرے اپنے گھروں میں اپنے ماحول اور مجالس میں اور اپنے اجلاسات میں کرتے رہیں؟ مساجد کی آبادی اور خلافت کی رسی مضبوطی سے تھام لینا لازم و ملزوم ہیں۔ حقیقی عبادت کا قیام خلافت کے بغیر ممکن نہیں اس لیے جہاں آپ مساجد کو آباد کرنے کے لئے مستقل جدوجہد کرنے کا عزم کرینگے وہاں خلافت کے استحکام اور اس سے وفا کا تعلق قائم رکھنے کا بھی عزم کریں''

نماز مغرب وعشاء سے پہلے دوران سال مرحومین کے نام بغرض دعا پڑھے گئے۔

30 دسمبر 2012ء:

جلسہ کے تیسرے دن نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس ہوا۔

آخری سیشن کی صدارت مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم انعام الحق کوثر صاحب مبلغ شکاگو نے صحابہ حضرت مسیح موعود کے اخلاص و وفا کے عنوان پر کی۔ مکرم مرزا نصیر احسان صاحب نے ''ذکرِ حبیب'' حضرت اقدس مسیح موعود کی عائلی زندگی اور بچوں سے حسن سلوک و تربیت کے عنوان پر موثر رنگ میں تقریر کی۔ اور مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے آخر میں صدارتی ریمارکس میں نماز باجماعت، تقوی اور اخلاص باللہ۔ تعلق باللہ بڑھانے اور جماعت کی روایات کو قائم رکھنے کی طرف احسن رنگ میں توجہ دلائی۔

پریس اور میڈیا کورج:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے لوکل اخبارات مثلاً ڈیلی ''بلیٹن''، ''الاخبار''، ''چینو چیمپین'' اور دیگر اخبارات کے علاوہ ریڈیو میں بھی ہمارے جلسہ کے بارے میں خبریں نشر ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق دے آمین۔

سرینام (جنوبی امریکہ) میں 33 ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر تقاریر۔ قرآن مجید کے تراجم اور اسلامی لٹریچر کی نمائش۔

غیر مسلم مہمانوں کی طرف سے باہمی امن و رواداری کیلئے جماعتی مساعی پر خراج تحسین۔ میڈیا میں کوریج

(رپورٹ: لئیق احمد مشتاق مبلغ سلسلہ سرینام)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ سرینام کو اپنا 33واں جلسہ سالانہ مورخہ 30 نومبر اور یکم دسمبر 2012ء بروز جمعہ ہفتہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔ اس جلسہ کے لئے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مخلوق خدا پر احسان اور آپؐ کی سچی محبت'' کا عنوان چنا گیا تھا۔

جلسہ کے لئے ایک دیدہ زیب دعوت نامہ تیار کر کے اراکین پالیمنٹ، مذہبی جماعتوں، عمائدین شہر اور میڈیا کے نمائندوں تک پہنچایا گیا۔ جلسہ کی تیاری کے لئے متعدد وقارعمل ہوئے۔ جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش کی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی اجازت سے محترم احسان اللہ مانگٹ صاحب مبلغ انچارج گیانا جلسہ میں شمولیت کے لئے جمعہ کی سہ پہر تشریف لائے۔ جماعت گیانا کا تین رکنی وفد بھی ان کے ہمراہ تھا۔

جلسہ کا پہلا روز

مورخہ 30 نومبر کو صبح نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ فجر کے بعد قرآن مجید کا درس دیا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ اور جلسہ کے مقاصد بیان کئے۔

پہلی تقریر میں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ وارفع مقام بیان کیا۔ پھر دو بچوں نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات کے حوالے سے تقریر کی۔ پھر ایک نظم کے بعد بھی دو بچوں نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف واقعات بیان کئے۔ آخر میں خاکسار نے حاضرین کو دوران سال جماعت سرینام کے نمایاں کاموں کی تفصیل سے آگاہ کیا۔

گیانا سے آنے والے مہمانوں کی سہولت کے لئے تمام تقاریر کا انگریزی میں ترجمہ تیار کیا گیا تھا جو انہیں ساتھ ساتھ دیا جاتا رہا۔ پہلے دن جلسہ افراد جماعت کے لئے مخصوص تھا اور حاضری ایک سو تھی۔

جلسہ کا دوسرا روز

مورخہ یکم نومبر کو بھی نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی، اور محترم احسان اللہ صاحب نے نماز فجر کے قرآن مجید کا درس دیا۔ دوسرے دن مختلف مہمانوں کی آمد کے پیش نظر خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔ جماعت کی طرف سے شائع شدہ تراجم قرآن مجید کی نمائش قرینے سے لگائی گئی اور دوسری طرف بک سٹال لگایا گیا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ جس کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا احسان اللہ مانگٹ صاحب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں سے شفقت کے حوالے سے کی۔ دوسری تقریر محترم فرید جمن بخش صاحب کی تھی جنہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر کے اکثر حصے اپنی تقریر میں پیش کئے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اور آپ کے اعلیٰ وارفع مقام کے حوالے سے جماعت احمدیہ کا مؤقف حاضرین کے سامنے پیش کیا۔

تعلیمی ایوارڈز

خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلی دفعہ جماعت کے 15 بچوں کو مختلف گریڈز میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے پر تعلیمی ایوارڈز دیئے گئے۔ اس مقصد کے لئے ایک دیدہ زیب سرٹیفکیٹ اور پھولوں کا گلدستہ تیار کروایا گیا۔ اور ایک سو پچاس سے پچاس سرینامی ڈالر تک نقد دئے گئے۔ گیارہ بچے اور بچیاں ایسے ہیں جنہوں نے اپنی کلاسوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور باقی چار بھی نمایاں پوزیشن کے ساتھ کامیاب ہوئے۔ جماعت کے دو بزرگان نے بچوں کو اور لجنہ کی دو ممبرات نے بچیوں کو ایوارڈز دئے۔

مہمان مقررین

تعلیمی ایوارڈز کی تقریب کے بعد سب سے پہلے پارلیمنٹ کے ممبر مسٹر راجکمار رنجیت سنگھ (Mr. Radjkoemar Randjietsing) کو تقریر کی دعوت دی گئی، جو ملک کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی (VHP) کے صدر مسٹر چندریکا پرشاد سنتوکھی کی نمائندگی میں اپنے ساتھی رکن پارلیمنٹ مسٹر گنیش کمار کندھائی کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف خود اس پارٹی کے نائب صدر اور ملک کے تجربہ کار سیاستدانوں میں سے ہیں اور متعدد دفعہ وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سارا پروگرام توجہ سے سنا ہے اور نوٹس بھی لئے ہیں۔ میں بانیان مذاہب اور خاص طور پر حضرت محمدؐ کی عزت کے حوالے سے آپ کی جماعت کے مئوقف کی قدر کرتا ہوں اور ہم سب کو اس نمونہ پر چلنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے اپنے نبیؐ کی ذات اور ان کے مقام کو جس انداز سے پیش کیا ہے وہ بہت قابل تعریف ہے۔

اس کے بعد بہائی کمیونٹی کی نمائندہ خاتون (Mrs. Mia Stregels Quik) اور آریہ سماج کے نمائندے مسٹر گنگادین (Gangadien) نے اپنی تقاریر میں ایک پُرامن معاشرہ کے قیام کے لئے مذہبی رواداری اور بھائی چارے کے قیام پر زور دیا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اتنے مفید پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی۔

اس کے بعد ایک غیر سرکاری تنظیم کلچرل یونی سرینام (Culturele Unie Suriname) کے صدر مسٹر اشون آدھن (Mr.Ashwien Adhin) کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی۔ موصوف نے ہالینڈ سے ٹیلی کمیونیکیشن میں انجینئرنگ کی ڈگری لی اور اس وقت یونیورسٹی آف سرینام میں لیکچرر اور مختلف پروجیکٹس کے مینیجر بھی ہیں، اور اسی مضمون میں پی ایچ ڈی بھی کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات سے کیا۔ اور بتایا کہ امسال جنوری میں مجھے اس جماعت کی طرف سے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' تحفۃً دی گئی تھی۔ یہ ایک بہترین کتاب ہے جو مجھے پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ انتہائی اعلیٰ پائے کے مصنف اور فلاسفر تھے۔ اور اس کتاب میں انہوں نے خَلق اور خُلق کی جو تشریح بیان فرمائی ہے وہ بہت ہی لطیف اور روحانی معارف سے پُر ہے۔ اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے آپ بہترین انسان بن سکتے ہیں اور ہم سب کو مل کر ایسے معاشرے کی قیام کے لئے کوشش کرنی چاہیں جہاں بااخلاق انسان رہتے ہوں۔

اس کے بعد موصوف نے چند دن قبل دیوالی کے موقعہ پر جماعت کی طرف سے پیش کئے گئے سوینیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری تنظیم کی پچاس سالہ تاریخ میں یہ پہلی مسلمان جماعت ہے جس نے ہمارے تہوار پر ہمیں رواداری، بھائی چارے اور پرامن معاشرہ کے قیام کے لئے مل کر کام کرنے کی پیشکش کی۔ ہم اس جماعت کے جذبہ کی قدر کرتے ہیں اور میں اپنی تنظیم کی طرف سے تہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس کے بعد محترم محمد علی صاحب نے گیانا اور محترم غفار ننھے خان صاحب نے ہالینڈ جماعت کی طرف سے مبارکباد کا پیغام دیا اور جماعت سرینام کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

آخر پر خاکسار اور محترم صدر صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ بعد ازاں خدام اور لجنہ کی ٹیم نے الگ الگ تمام حاضرین کی خدمت میں باوقار طریق سے عشائیہ پیش کیا۔

جلسہ کے دونوں دن سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم ڈاکٹر فیصل دین محمد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت سرینام نے احسن رنگ میں ادا کئے۔

تمام مہمانوں کو جماعت کے تعارف اور حضور کے خطبہ جمعہ فرمودہ اکیس ستمبر کا فولڈر دیا گیا۔ اور حاضرین نے تراجم قرآن مجید کی نمائش بھی دیکھی۔ اور خدمت قرآن کے حوالے سے جماعت کی مساعی کی تعریف کی۔

بک سٹال پر دوسو پچیس (225) سرینامی ڈالر کا لٹریچر فروخت ہوا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسرے دن جلسہ کی حاضری 245 تھی جس میں ایک سو غیر از جماعت مہمان شامل ہیں۔ انڈین ایمبیسی کی طرف سے انڈین کلچرل سنٹر کے ڈائریکٹر مسٹر سنیل بھلا (Mr.Sunil Bhalla) اپنی اہلیہ کے ساتھ پروگرام میں شامل ہوئے۔ انہوں نے پروگرام کے معیار کی بہت تعریف کی۔ اور جماعت کی مساعی کو سراہا۔ متعدد مہمان مثلاً مسٹر راجکمار رنجیت سنگھ، مسٹر اشون آدھن پہلی دفعہ جماعت کے کسی پروگرام میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بھی پروگرام کے معیار کی بہت تعریف کی۔ مہمانوں کی اکثریت نے جلسہ کے معیار اور پروگرام کی بہت تعریف کی اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جس انداز سے پیش کیا گیا اسے انتہائی قابل قدر قرار دیا اور جماعت کی مہمان نوازی کو سراہا۔

میڈیا میں تذکرہ

مورخہ 29 نومبر کو راپارٹی وی چینل (RBN TV Ch.5) کے نمائندے نے محترم صدر صاحب کا انٹرویو لیا۔ جس میں جلسہ کے مقاصد اور طریق کار کے بارے میں سوالات کئے۔ انٹرویو کے دوران اس نے خاص طور پر جلسہ کے اخراجات کے حوالے سے بھی سوال کیا کہ آپ اس جلسہ کے اخراجات کیسے پورے کریں گے۔ اس پر محترم صدر صاحب نے اسے چندہ کے نظام کے بارے میں بتایا۔ اور سمجھایا کہ ہم اپنے تمام کام اور اخراجات جماعت کے ممبران کے چندہ سے پورے کرتے ہیں۔

اس انٹرویو کے لئے ٹی وی کا نمائندہ مسٹر وجے گنیش (Mr.Widjai Ganesh) محترم صدر صاحب سے خاص طور پر ملنے گیا جو اس وقت ایک سیمینار میں شمولیت کے لئے ایک ہوٹل میں تھے۔ یہ انٹرویو اسی شام سات بجے اور رات بارہ بجے ٹی وی پر نشر ہوا۔

اُسی شب دو اخبارت کے نمائندوں نے محترم صدر صاحب سے رابطہ کیا اور جلسہ کے موضوع مقاصد اور جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

مورخہ یکم دسمبر کو ملک کے دو کثیر الاشاعت روزناموں (De Ware Tijd) ''داوارٹیڈ'' اور ''داخ بلا د سرینام'' (Dagblad SURINAME) نے جلسہ کی خبر کو تفصیل سے شائع کیا۔

اوّل الذکر اخبار نے اسلام مخالف فلم کے حوالے سے جماعت کے موقف کی وضاحت کی اور لکھا کہ ''آجکل بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق امریکہ میں بنائی گئی ایک فلم کا کافی چرچا ہے اس لئے جماعت احمدیہ سرینام نے اپنے جلسہ سالانہ کا پروگرام اسی حوالے سے ترتیب دیا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہی جلسہ کا عنوان بنایا ہے تاکہ دین اسلام کے بارے میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے۔ جماعت احمدیہ کا موقف ہے کہ کسی مسلمان کے ذاتی عمل کی وجہ سے دین اسلام کی تضحیک کرنا درست نہیں، کیونکہ اسلام کی تعلیم بہت پاک، سچی اور حقیقت پر مبنی ہے۔ اسلام مخالف فلم کے حوالے سے اس جماعت کے امام حضرت مرزا مسرور احمد دنیا کے سامنے اپنا موقف پیش کر چکے ہیں، کہ آزادی رائے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی مذہب کے بانی کے بارہ میں بیہودہ گوئی کی جائے''۔

اور مئوخر الذکر اخبار نے جماعت سرینام کے جلسہ ہائے سالانہ کی مختصر تاریخ اور جلسہ کے اغراض و مقاصد کو نمایاں طور پر شائع کیا۔ اور لکھا کہ ''اس جماعت کے بانی نے جماعت کے قیام کے دو سال بعد ممبران کی روحانی اور دینی علم کو بڑھانے کے لئے جلسہ سالانہ کا نظام جاری کیا، اور یہ جلسہ اسی نظام کا حصہ ہے۔ اس جلسہ کا موضوع بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت ہے۔ کیونکہ آجکل بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملے ہو رہے ہیں''۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کامیاب جلسہ سے جماعت کی پہچان اور وقار میں اضافہ ہوا۔ میڈیا میں جماعت کا تذکرہ ہوا۔

قارئین سے تمام شاملین جلسہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور اپنے فضلوں کے سائے میں رکھے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4 فروری 2010ء میں محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب کا تفصیلی ذکرخیر مکرم چوہدری رشید الدین صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

مکرم باجوہ صاحب کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد محترم چوہدری شیر محمد صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے عنفوان شباب میں ہی بیعت کر لی۔ جبکہ اُن کے والد مکرم چوہدری علی بخش صاحب نمبردار اُن کی مخالفت کرتے تھے۔ بیٹے کی خواہش کے باوجود وہ کسی احمدی عالم کی بات سننے کے روادار نہ تھے۔ مرکز سلسلہ سے آنے والے علماء انہی کے چوپال میں آکر قیام کرتے۔ وہیں ایک کونہ میں نمازیں پڑھتے، درس دیتے اور تقاریر کرتے۔ بزرگ نمبردار صاحب کو یہ باتیں پسند نہ تھیں۔ تقاریر کے وقت وہ چوپال کے دوسرے کونہ میں موجود رہائشی کمروں میں جا بیٹھتے تا کہ احمدیت کا ذکر اُن کے کانوں میں نہ پڑے۔ اسی طرح کئی سال گزر گئے۔ ایک دفعہ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ وہاں تشریف لے گئے۔ اور ایک دن لوگوں کے سامنے مسائل تصوف اور روحانی حقائق بیان کرنے شروع کئے۔ حسب دستور نمبردار صاحب وہاں سے اٹھ کر کچھ دُور ایک کمرہ میں جا بیٹھے۔ حضرت مولانا صاحبؓ نے اپنی آواز بلند کر دی تا کہ نمبردار صاحب کے کانوں تک کچھ نہ کچھ کلماتِ خیر پہنچ جائیں۔ ایک تو تقریر ان کے ذوق کے مطابق تھی اور دوسرے مولانا صاحبؓ کا دلی خلوص کام کر رہا تھا چنانچہ نہ چاہنے کے باوجود نمبردار صاحب کے ذوق تصوف کو تسکین ملی اور روحانی حقائق ان پر اثر انداز ہوئے۔

تقریر کے بعد حضرت مولانا صاحبؓ حسب پروگرام روانہ ہونے لگے تو نمبردار صاحب نے پیغام بھجوایا کہ اگر وہ آج روانگی ملتوی کر دیں تو رات کو میں ان کی تقریر ان کے سامنے بیٹھ کر سنوں گا۔ چنانچہ آپؓ نے روانگی ملتوی کر دی اور رات کو فلسفۂ ایمان اور مسائل تصوف پر تین گھنٹے تک تقریر کی۔ اگلے دن بھی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا اور آخر انہیں انشراح صدر حاصل ہو گیا اور انہوں نے اپنے کئی ساتھیوں سمیت بیعت کر لی۔

محترم چوہدری علی بخش صاحب تعلیم یافتہ اور زیرک انسان تھے۔ بیعت کے بعد انہوں نے ایمان اور اخلاص میں جلد جلد ترقی کی اور بہتوں سے آگے نکل گئے۔ وصیت بھی کر دی جو اُن کی جائیداد کے لحاظ سے ایک بڑی قربانی تھی۔ وفات کے بعد آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مکرم باجوہ صاحب کے بچپن میں تعلیمی سہولتوں کا فقدان تھا۔ خوشحال گھرانہ تھا۔ خاندان میں چودھراہٹ کے علاوہ نمبرداری بھی تھی اور آپ سب سے بڑے اور لاڈلے بیٹے تھے۔ لیکن اس شان و شوکت اور چوپال کی رونق کو تیاگ کر آپ تعلیم حاصل کرنے میں جت گئے۔ بی اے آپ نے دُور دراز واقع بہاولپور سے کیا۔ میں نے ایک دفعہ دریافت کیا کہ آپ کیوں اتنی دور چلے گئے۔ کیا اس سے ورے کوئی کالج موجود نہیں تھا؟ بے ساختہ فرمایا کہ اس وقت ریاست بہاولپور پر عباسی خاندان کے نوابوں کی حکومت تھی اور ساری ریاست میں تعلیم مفت تھی۔

بی اے کرنے کے بعد 1942ء میں آپ وائسرائے کے سیکرٹریٹ دہلی میں ملازم ہوگئے۔ 1945ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائی تو آپ نے بھی لبیک کہا اور مارچ 1945ء میں قادیان حاضر ہو کر مربیان کلاس میں داخل ہو گئے۔ اسی سال دسمبر میں آپ کا تقرر لندن میں بطور مربی سلسلہ ہو گیا۔ چار سال بعد فروری 1949ء میں واپس پاکستان آئے اور ڈیڑھ سال قیام کیا۔ جولائی 1950ء میں آپ امام مسجد فضل لندن مقرر ہوئے اور پھر پانچ سال بعد 1955ء میں مستقل طور پر پاکستان تشریف لائے۔

آپ بتایا کرتے تھے کہ جب میں نے زندگی وقف کرنے کے بعد اپنی ملازمت سے استعفیٰ دیا تو میرے انگریز افسر نے بڑے تعجب کا اظہار کیا اور ازراہ ہمدردی مجھے بہت سمجھایا اور بار بار کہا کہ اتنی اچھی سرکاری ملازمت کو نہ چھوڑو۔ تمہارا کام تسلی بخش ہے۔ میں جلد تمہاری ترقی کے لئے سفارش کرنے والا ہوں اور آئندہ بھی ترقی کے بڑے مواقع ہیں۔ مَیں نے انہیں بتایا کہ دین کی خدمت کے لئے میں نے امام وقت کی آواز پر لبیک کہا ہے اب میں ہرگز پیچھے نہیں رہ سکتا۔ وہ بہت حیران ہوئے۔ پھر کئی سال بعد لندن میں قیام کے دوران اس انگریز افسر سے ملاقات ہوگئی۔ اور وہ کبھی کبھی میرے پاس آتے رہے اور کہتے کہ تم نے اچھا کیا کہ دنیا چھوڑ کر دین کی خدمت اختیار کر لی۔ یہ اچھا اور تسلی بخش سودا ہے۔

مکرم باجوہ صاحب کی شادی دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ کے ایک معزز زمیندار خاندان میں ہوئی۔ آپ کے خسر محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب اپنے علاقہ کے ذیلدار تھے اور وسیع تعلقات اور اثر و رسوخ رکھنے والے مخلص احمدی تھے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا شوق تھا۔ چنانچہ اپنی بچی کی شادی کے موقعہ پر انہوں نے ایسا پروگرام بنایا کہ علاقہ کے بااثر لوگوں تک بطریق احسن پیغام حق پہنچ جائے۔ مرکز نے آپ کی درخواست پر اعلان نکاح کے لئے حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ کو بھجوا دیا۔ حضرت مولانا صاحبؓ نے ''حیات قدسی'' میں ایک تبشیری الہام کے عنوان کے تحت اس تقریب کا ذکر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ اس موقع پر تمام مذاہب کے لوگ مدعو تھے اور اُن سے خطاب کرنے سے قبل مَیں نے مسجد میں جا کر دعا کی تو پنجابی شعر الہام ہوا جس میں بشارت اور تسلی تھی۔ چنانچہ خطبہ نکاح کے دوران ایسے معارف میری زبان سے جاری ہوئے کہ تمام حاضرین نہایت محظوظ ہوئے اور بار بار اس بات کا اظہار کیا کہ ایسے حقائق اس سے پہلے سننے میں نہیں آئے۔

محترم باجوہ صاحب کو خوشگوار ازدواجی زندگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔ مکرم ڈاکٹر چوہدری ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر جماعت امریکہ آپ کے چھوٹے بیٹے ہیں۔

محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب سے میری شناسائی 1955ء میں ہوئی جب آپ لندن سے واپس ربوہ تشریف لائے اور نائب ناظر اصلاح وارشاد مقرر ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ اُس وقت ناظر تھے۔ 1957ء میں ہماری کلاس نے شاہد پاس کیا تو حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے خاکسار کو کام کے لئے اپنے ساتھ رکھ لیا۔ اس طرح قریباً ایک سال تک مجھے محترم باجوہ صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع بھی ملا۔ آپ کی تحریر پختہ، مختصر اور موثر ہوتی تھی۔ خطوط میں آپ عموماً اس فقرہ کا اضافہ فرماتے کہ آپ کو سلسلہ کی روایات کا خیال رکھنا چاہئے۔ ان دنوں آپ کبھی کبھی رسالہ ''لاہور'' میں ایک کالم بھی لکھا کرتے تھے جو مختصر مگر دلچسپ ہوتا تھا۔ آپ کی دینی گفتگو بھی بڑی مؤثر اور تسلی بخش ہوتی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے 26 دسمبر 1955ء کو جلسہ سالانہ کی اپنی افتتاحی تقریر میں نوجوانوں کو قرآن شریف اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ کی مثال دی۔ حضور نے فرمایا: ''لندن میں ہمارے ایک مبلغ ہوتے تھے چوہدری ظہور احمد باجوہ۔ وہ آج کل ناظر رشد و اصلاح ہیں۔ ان کے ساتھ بعض دفعہ لوگوں کی گفتگو ہوتی تھی، بعض دفعہ انگریزوں کی اور بعض دفعہ بڑے بڑے ہوشیار اور جہاندیدہ پیغامی مبلغ وہاں ہیں ان کی۔ جب وہ سوال یا جواب آتا تو ہمیشہ ان کا خط پڑھ کر میرا دل کانپتا تھا کہ یہ کوئی غلطی نہ کر بیٹھیں۔ مگر ہمیشہ ہی میں نے دیکھا کہ جب میں ان کا جواب پڑھتا تھا تو دل خوش ہو جاتا تھا۔ وہ ایسا مکمل اور اعلیٰ جواب ہوتا تھا کہ میرا دل مانتا تھا کہ اس شخص کی اللہ تعالیٰ نے مدد کی ہے۔''

محترم باجوہ صاحب دفتری امور میں بڑے باقاعدہ انسان تھے۔ عین وقت پر دفتر پہنچتے۔ پورا وقت موجود رہتے۔ ضروری کاموں کے سوا کہیں ادھر ادھر نہ جاتے۔ دلجمعی اور دلچسپی سے کام کرتے۔ دفتر کا ہر کام ان کے ذہن میں مستحضر ہوتا اور ان کی خواہش اور کوشش ہوتی کہ سب کام وقت پر سرانجام دیئے جائیں۔

مسجد اقصیٰ کا انتظام نظارت اصلاح وارشاد کے ماتحت ہوتا ہے۔ آپ ریڈیو پر موسمیاتی خبریں سنتے تا کہ جمعہ کے دن نمازیوں کے لئے حالات کے مطابق انتظام کیا جاسکے۔ کام مکمل کرنے کی خواہش میں رکھ رکھاؤ کا زیادہ خیال نہ رکھتے۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے دن قریب تھے۔ آپ جلدی میں دفتر سے نکلے اور فرمایا کہ مجھے جلد از جلد جلسہ گاہ تک پہنچاؤ، ابھی اطلاع ملی ہے کہ حضورؓ معائنہ کے لئے وہاں تشریف لے جارہے ہیں۔ اس وقت موٹریں تو میسر نہ تھیں۔ سائیکل کے پیچھے کیریر پر وہ بیٹھتے نہ تھے۔ فرماتے کہ مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے۔ میں نے آگے انہیں بٹھایا اور سائیکل دوڑائی۔ ہمارے پہنچنے کے دو منٹ بعد حضرت مصلح موعودؓ تشریف لے آئے، جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا اور تیاری کو مکمل پاکر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ تھوڑی دیر بعد ہم بھی اسی طرح سائیکل پر دفتر واپس آگئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی نگرانی میں قریباً پانچ سال تک نظارت اصلاح وارشاد کا انتظام آپ نے بڑی کامیابی سے چلایا۔ حضرت مصلح موعودؓ کا اعتماد آپ کو حاصل تھا۔ جب لمبی بیماری اور کمزوری کی وجہ سے حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے لئے کام کرنا مشکل ہو گیا تو حضورؓ نے آپ کو ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقرر فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے بطور ناظر زراعت، ناظر صنعت و تجارت، ناظر امور عامہ اور ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صدر، صدر انجمن احمدیہ بھی رہے۔ غرض اس ممتاز خادم سلسلہ کا آخر عمر تک اوڑھنا بچھونا سلسلہ احمدیت کی خدمت ہی رہا۔

غالباً 1960ء میں جبکہ خاکسار بطور مربی سلسلہ کوئٹہ میں مقیم تھا تو مکرم باجوہ صاحب مختلف جماعتوں کا دورہ کرتے ہوئے کوئٹہ بھی تشریف لائے اور یہ کہتے ہوئے خاکسار کے غریب خانہ پر قیام فرمایا کہ آپ کے ہاں قیام بے تکلفی کی وجہ سے خوشگوار رہے گا۔ سادگی اور بے تکلفی آپ کا خاص وصف تھا۔ ایک رات سونے سے قبل میرے بھائی نے آپ کو تہبند پہنے دیکھا تو پوچھا کہ کیا آپ لندن میں بھی رات کو تہبند ہی پہنا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ لندن میں تو مَیں نے تہبند نہیں پہنا لیکن پاکستان واپس آنے کے بعد پہلی رات سے ہی مَیں نے تہبند پہننا شروع کر دیا تھا۔

محترم ظہور باجوہ صاحب نے ایک واقف زندگی کے طور پر ساری زندگی سادگی اور کفایت شعاری سے بسر کی اور کسی طرف طمع کی نظر سے نہیں دیکھا۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب سابق امام مسجد فضل لندن و وکیل الزراعت تحریک جدید سے آپ کے قریبی تعلقات تھے۔ جب سندھ میں غلام محمد بیراج بنا تو انہوں نے وہاں ایک وسیع رقبہ حاصل کیا۔ اب انہیں ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جو اس زمین کو آباد کر سکے۔ انہوں نے اس بارہ میں مکرم باجوہ صاحب سے رابطہ کیا۔ مکرم باجوہ صاحب نے اپنے گاؤں کے ایک بزرگ جو ان کاموں میں دلچسپی رکھتے تھے کو مکرم

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16 جنوری 2010ء میں مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب ایک خوبصورت نظم سے انتخاب پیش ہے:

رُوکشِ حُسن مہ و مہر ستارا تھا کوئی
آج پھر دل میں مرے انجمن آرا تھا کوئی
روزِ اوّل سے محبت کی حکومت ہے یہاں
دل کی دنیا میں سکندر ہے نہ دارا تھا کوئی
خود بخود کھلتے نہیں پھول چمن زاروں میں
تیرے ہونٹوں کے تبسم کا اشارہ تھا کوئی
مشعلِ غارِ حرا سے ہے منور ورنہ
ایسا روشن کبھی سورج نہ ستارا تھا کوئی
حُسن کے اشکِ ندامت سے ہے ظاہر محمود
بازیٔ عشق بڑی شان سے ہارا تھا کوئی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

5th April 2013 – 11th April 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 5th April 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Huzoor's Tour To West Africa: Programme 8, recorded on 19th March 2004.
02:15	Japanese Service
03:05	Tarjamatul Qur'an Class: rec. on 23rd July 1996.
04:20	Aaina
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 3rd January 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Huzoor's Tours To West Africa: Programme 13, recorded on 23rd March 2004.
07:40	Siraiki Service
08:25	Rah-e-Huda
10:00	Indonesian Service
11:00	Fiq'ahi Masa'il
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
14:05	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
14:15	Yassarnal Qur'an
14:35	Bengali Reply to Allegations
15:50	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tours To West Africa [R]
19:10	Real Talk
20:10	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:15	Rah-e-Huda [R]

Saturday 6th April 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:40	Yassarnal Qur'an
01:10	Huzoor's Tours To West Africa
02:10	Friday Sermon: recorded on 5th April 2013.
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 4th January 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:15	Al Tarteel
06:55	Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK: recorded on 26th September 2010.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time
08:55	Question And Answer Session: recorded on 20th May 1995
09:55	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Recorded on 5th April 2013
12:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:25	Al Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Spotlight
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:05	MTA World News
18:30	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir: An Arabic discussion programme about the true concepts of Islam.
20:35	International Jama'at News
22:40	Story Time
23:05	Friday Sermon [R]

Sunday 7th April 2013

00:20	MTA World News
00:36	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:50	Al Tarteel
01:25	Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK
02:30	Story Time
03:00	Friday Sermon: recorded on 5th April 2013
04:10	Spotlight
04:50	Liqa Maal Arab: recorded on 9th January 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Huzoor Ke Saath Tulaba Ki Nashist: An educational programme with Huzoor and students of Jamia Ahmadiyya UK. Recorded on 15th January 2011.
08:00	Faith Matters
09:00	Question and Answer Session: Recorded on 10th May 1998.
10:05	Indonesian Service
11:10	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 27th April 2012.
12:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:50	Yassarnal Qur'an
13:05	Friday Sermon [R]
14:05	Bengali Reply To Allegation
15:10	Huzoor Ke Saath Tulaba Ki Nashist [R]
16:30	Kasauti
17:00	Live Beacon Of Truth: An English talk show series exploring various matters relating to Islam
18:00	MTA World News
18:30	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:35	Canadian Warplane Museum: a documentary about the Canadian Warplane Heritage Museum.
21:05	Real Talk
22:05	Friday Sermon [R]
23:15	Question and Answer Session [R]

Monday 8th April 2013

00:20	MTA World News
00:40	Tilawat& Dars-e-Hadith
01:20	Yassarnal Qur'an
01:40	Huzoor Ke Saath Tulaba Ki Nashist
03:00	Canadian Warplane Museum
03:35	Friday Sermon: recorded on 5th April 2013.
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 10th January 1996.
06:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:30	Al-Tarteel
07:00	Huzoor's Tours To West Africa: Programme 14, recorded on 24th March 2004.
08:00	International Jama'at News
08:30	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat, Recorded on 23rd December 1997.
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon recorded on 18th January 2013.
11:15	Jalsa Salana Qadian 2012 Speeches
12:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:10	Insight: recent news in the field of science
12:35	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on 15th June 2007.
14:00	Bangla Shomprochar
15:15	Jalsa Salana Qadian 2012 Speeches [R]
16:00	Rah-e-Huda: recorded on 6th April 2013
17:35	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tour To West Africa [R]
19:25	Real Talk
20:25	Rah-e-Huda [R]
22:00	Friday Sermon [R]
23:05	Jalsa Salana Qadian 2012 Speeches [R]
23:40	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday 9th April 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:30	Insight: recent news in the field of science
00:55	Al Tarteel
01:20	Huzoor's Tour To West Africa
02:25	Friday Sermon: Recorded on 15th June 2007.
03:30	Jalsa Salana Qadian 2012 Speeches
04:20	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood
04:55	Liqa Ma'al Arab: recorded on 11th January 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK: recorded on 26th September 2010.
08:05	Insight: recent news in the field of science
08:30	Toowoomba Flower Carnival: Programme 1 featuring a tour of the Toowoomba Flower Carnival.
09:00	Question and Answer Session: Recorded on 10th May 1998
10:05	Indonesian Service
11:05	Sindhi Service: Translation of Friday Sermon recorded on 5th April 2013.
12:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprochar
15:10	Spanish Service
16:00	Aao Kahani Sunain
16:30	Seerat-un-Nabi (saw)
17:20	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK [R]
19:35	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 5th April 2013.
20:35	Insight: recent news in the field of science
21:00	Aao Kahani Sunain [R]
21:30	Toowoomba Flower Carnival [R]
22:00	Seerat-un-Nabi (saw)
23:00	Question and Answer Session [R]

Wednesday 10th April 2013

00:05	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:30	Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK
02:35	Medical Matters
03:00	Toowoomba Flower Carnival
03:30	Aao Kahani Sunain
04:00	Seerat-un-Nabi (saw)
04:55	Liqa Ma'al Arab: Rec. 16th January 1996.
06:00	Tilawat & Dars
06:35	Al-Tarteel
07:05	Ijtema Lajna Imaillah UK: Recorded on 3rd October 2010.
08:05	Real Talk
09:05	Question and Answer Session: Recorded on 20th May 1995, part 2.
10:05	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:00	Tilawat & Dars
12:35	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on 29th June 2007.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Fiq'ahi Masa'il
15:35	Kids Time
16:05	Faith Matters
17:05	Maidane Amal Ki Kahani: A series of programmes looking at the lives and experience of Waqfeen-e-Zindagi.
17:40	Al-Tarteel
18:05	MTA World News
18:25	Ijtema Lajna Imaillah UK [R]
19:25	Real Talk [R]
20:20	Fiq'ahi Masa'il [R]
20:45	Kids Time [R]
21:15	Maidane Amal Ki Kahani [R]
21:50	Friday Sermon [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan

Thursday 11th April 2013

00:05	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars
00:50	Al-Tarteel
01:20	Ijtema Lajna Imaillah UK
02:20	Fiq'ahi Masa'il
02:40	Mosha'airah
03:45	Faith Matters
04:50	Liqa Ma'al Arab: recorded on 17th January 1996.
06:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
06:15	Yassarnal Qur'an
07:00	Huzoor's Tours To West Africa: Programme 15, recorded on 24th March 2004.
08:00	Beacon of Truth
09:00	Tarjamatul Qur'an class: rec. on 5th August 1996.
10:05	Indonesian Service
11:15	Pushto Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Beacon Of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on 5th April 2013.
15:05	Kasre Saleeb
15:45	Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:15	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tours To West Africa [R]
19:30	Faith Matters
20:30	Aaina
21:10	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:15	Kasre Saleeb [R]
22:55	Beacon of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 29 March, 2013 | Issue No. 13

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر78)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''سواے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ .... نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 15)

قارئین الفضل کے لئے Persecution Report بابت ماہ اکتوبر 2012ء سے ماخوذ چند واقعات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کیلئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

اب تو چُپ بھی رہا نہیں جاتا

۞......**ربوہ، 4اور 5اکتوبر:** ربوہ شہر کی آبادی کو سال میں متعدد مرتبہ اپنے ہی گھروں میں نظربندی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دوکان دار حضرات اور دیگر دیہاڑی دار لوگ روزی روٹی کمانے کا موقع کھو دیتے ہیں اور معصوم بچوں کا حق تعلیم پامال ہوتا ہے۔ اور وجہ؟ وجہ لکھتے ہوئے قلم رکتا ہے۔ مذکورہ بالا نقصانات اور بدانتظامی کے محرک وہ لوگ ہیں جو امت مسلمہ کے ہر ایک امر میں خود کو کارمختار خیال کرتے ہیں، تحریک پاکستان کے مخالف تھے، قائداعظم کی 11 اگست کی تقریر سے شاکی ہیں اور قرارداد مقاصد کے خالق ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ ان فسادیوں کا گروہ قانون شکن تو تھا ہی اب قانون ساز بھی بن چکا ہے۔ ان لوگوں کی شہر ربوہ میں آبادی اور نمائندگی محض برائے نام ہے لیکن یہ اکثریت کو ڈرانے دھمکانے کے تمام اجازت نامے اپنی جیب میں رکھتے ہیں۔ ہر سال یہ مجموعہ اشرار متعدد دفعہ اِدھر اُدھر سے یہاں جمع ہوتا ہے اور لاؤڈ سپیکر استعمال کر کے دن کو بھی اور رات کو بھی بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات والا صفات کو وہ گندی گالیاں دیتے ہیں کہ انتہائی اوباش شخص بھی ایسے الفاظ زبان پر لانے سے کتراتا ہے اور ان تقاریب پر اٹھنے والے اخراجات اور درکار خطیر رقوم کے ماخذ کی تلاش کے لئے وِکی لِیکس کے مراسلے پڑھنے کی چنداں ضرورت نہ ہے۔

یاد رہے کہ اس 4اور 5اکتوبر کی زیرنظر کانفرنس سے چند دن قبل بھی مولوی لوگ ربوہ میں جمع ہو کر اہل شہر کے مذہبی جذبات کی پامالی کا ارتکاب کر چکے تھے لیکن چونکہ ظالم کے ہوس کی کوئی حد نہیں ہوا کرتی ہے لہٰذا اب پھر کچھ مولوی اور مذہبی سیاسی جماعتوں کے غول ربوہ میں آن دھمکے اور دو روز تک سپیکر گاڑھ کر شہر کی سمع خراشی کرتے رہے اور مذہبی جذبات سے کھیلتے رہے۔ اسلامی جمہوریہ میں مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے پر کڑی سزائیں دینے کا قانون تو موجود ہے لیکن شائد احمدی اس سے استفادہ کرنے کا استحقاق ہی نہیں رکھتے ہیں جبکہ کھلم کھلا ان کے مقدس امام کو نہایت بے حیائی سے گالیاں دی جاتی ہیں۔ ان کے عقائد کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور مقررین کی طرف سے جماعت احمدیہ پر بیہودہ الزامات لگانے کے لئے جھوٹ جیسی نجس شے سے بھی اجتناب نہیں کیا جاتا ہے۔

اس دوروزہ کانفرنس میں 10 ہزار سے زیادہ لوگوں نے شمولیت کی اور بیرون شہر سے آنے والوں کو آمدورفت کے لئے سواریوں کی سہولت مہیا کی گئی۔ حاکم شہر نے نہ صرف اجازت نامہ مہیا کیا بلکہ ان واردین کو ہر ممکن تعاون بھی پیش کیا۔ یاد رہے کہ یہ وہی شہر ہے جس میں احمدیوں کو باآواز بلند اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے پر جیل بھیج دیا جاتا ہے۔

اس موقع پر جو تقاریر ہوئیں اور جو قراردادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں ان کی جھلک ہی ہمارے مذکورہ بالا بیان کی تصدیق کے لئے کافی ہے:

☆......تمام مقررین نے جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت بیہودہ اور اخلاقیات کے مروجہ معیار سے انتہائی حد تک گری ہوئی زبان کا استعمال کیا۔

☆......محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی نشانی، قادیانیوں کا مکمل سماجی بائیکاٹ۔

☆......قادیانیوں کی بنائی ہوئی تمام اشیاء کا بائیکاٹ لازم ہے۔

☆......ڈسکہ سے لائے گئے مولوی ایوب ثاقب نے دھمکی دی کہ اگر انتظامیہ نے قادیانی عبادت گاہوں کے مینار مسمار نہ کروائے تو ہم مسلمان خود ان مقامات پر قبضہ جمالیں گے۔

☆......قاضی احسان نے متکبرانہ انداز میں دھمکیاں لگائیں اور پاکستان کے تمام اہم شعبوں سے قادیانیوں کی برطرفی کا مطالبہ کیا۔

☆...... قادیانی مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔

☆......اگر قادیانی اپنے گھروں پر کلمہ طیبہ لکھیں تو وہ مٹا دیا جائے۔

☆...... ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم ناقابل برداشت ہے۔

مقررین کے اس ریلے میں مندرجہ ذیل نے بطور خاص زہرافشانی کی:

سید منور حسن امیر جماعت اسلامی کی لاہور سے آمد ہوئی۔ ان صاحب نے زور دیا کہ جہاد کی روح کو زندہ کیا جائے نیز اب امریکہ کی شکست یقینی ہے۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان، جن کی زیادہ شہرت The Merchant of Menace کے طور پر ہے، نے ٹیلیفون کے توسط سے حاضرین سے خطاب کیا اور پیغام دیا کہ مسلمان ساری دنیا سے مخالف اسلام قوتوں کے خاتمہ کے لئے تیار ہیں اور اب ہمیں ختم نبوت کی تائید کے لئے یک جان ہونے کی ضرورت ہے۔

مولوی فضل الرحمٰن کے بھائی ایم این اے مولوی عطاء الرحمٰن نے بھی خطاب کیا اور غیر تعلیم یافتہ عوام کو اکسایا کہ ملک کے نام سے ''اسلامی'' ختم کرنے کی سازشیں جاری ہیں نیز پاکستان کے صدر اور وزیراعظم کے منصب پر صرف مسلمان کو فائز کیا جا سکتا ہے کوئی یہودی، عیسائی یا ہندو اس کا اہل نہیں ہے۔

حکومت وقت کے تنخواہ دار مولوی عبدالکبیر آزاد، خطیب بادشاہی مسجد لاہور نے بھی خطاب کیا۔

مولوی عزیز الرحمٰن جالندھری نے جمعہ کا خطبہ دیا۔

اخبارات کی زینت بننے والی بعض قراردادیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

گورنر پنجاب کے قاتل ممتاز قادری کو فوری طور پر باعزت رہا کیا جائے۔ تمام تقاریر میں اس خونی کو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر ہی بیان کیا گیا۔

عافیہ صدیقی کی رہائی اور مرتد کی سزا قتل پر عملدرآمد کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز کہا گیا کہ مذہبی مدارس کی خودمختاری قائم رہنی چاہئے اور علماء اور مذہبی کارکنان کے خلاف ناواجب پولیس مقدمات ختم کر کے انہیں رہا کیا جائے۔

تمام سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے داخلہ فارم میں عقیدہ ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے ارتداد کا اقرار نامہ داخل کیا جائے۔

قادیانیوں کی دہشت گرد تنظیموں پر مکمل پابندی عائد کر کے ان تنظیموں نے اندرون ملک اور بیرون ملک تمام اثاثے سرکاری تحویل میں لئے جائیں۔ دہشت گرد تنظیموں میں خدام الاحمدیہ، تحریک وقف جدید، انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ، اطفال الاحمدیہ کا نام درج کیا گیا۔

قارئین کرام، معصوم بچوں کی تربیت کے لئے مخصوص تنظیم کو بھی دہشت گرد قرار دینا یقیناً جہالت کا قابل شرم نمونہ ہے۔ قبل ازیں ایک دفعہ ماہ ستمبر 1952ء میں معاند احمدیت اخبار ''آزاد'' نے جھوٹ کی آمیزش سے حضرت مصلح موعودؓ پر سندھ کی زمینوں کے بارہ میں ایک نہایت ناواجب الزام لگایا تھا جس کے جواب میں آپؓ نے ایک مضمون لکھ کر جہاں ان مخالفین کے ہوائی قلعے مسمار کئے تھے وہاں ایک پرشوکت چیلنج بھی دیا تھا۔ اسی مضمون میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

''یہاں یہ لطیفہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان سندھ کی زمینوں کو بعض دفعہ ہمارے اخبارات میں اسٹیٹس لکھا جاتا ہے جس کے معنے انگریزی میں زمینداری کے ہیں یا ایک کوٹھی اور اس کے اردگرد کی زمینداری کے۔ لیکن احرار جہلاء ہمیشہ اسی لفظ پر شور مچاتے رہے ہیں کہ احمدیوں نے ریاستیں قائم کر لی ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا مضمون میں بھی اسٹیٹ کا ترجمہ ریاست کیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ مرزا محمود سب سے پہلے سندھ میں اپنی ریاستوں کی زمین فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اس ملک کی کتنی بدقسمتی ہے جس کے علماء جہلاء ہوں یا دوسرے کو بدنام کرنے کے لئے جھوٹ بولنا جائز سمجھتے ہوں۔''

(احرار کو چیلنج، انوارالعلوم، جلد23 صفحہ:36 حاشیہ)

اس بظاہر ضمنی لیکن اصلاً تاحال حقیقت حال قرار پانے والی چھوٹی سی بات کے بعد اس کانفرنس کی طرف واپس لوٹتے ہیں۔ یہاں دو روزہ تقریبات کے دوران حفاظت کے غیر معمولی انتظامات کئے گئے تھے نیز پولیس نے خاطر خواہ مدد فراہم کی۔ دو روز تک لاؤڈ سپیکرز سے ''قادیانیت مردہ باد'' کے نعرے بلند ہوتے رہے۔ جماعت مخالف لٹریچر کی تقسیم عام ہوئی۔ اس کانفرنس کے موقع پر شعبہ معلومات، پارکنگ، خوراک اور آب رسانی، ٹریفک پلان، مفت ڈسپنسری فعال رہی۔ دو روز تک 10000 لوگوں کو مفت کھانا پیش کیا جاتا رہا۔ سوکھی روٹیاں جمع کرنے کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھانے والوں کے پاس اتنا بجٹ کہاں سے آیا؟

کیا کہیں، کچھ کہا نہیں جاتا
اب تو چُپ بھی رہا نہیں جاتا

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔